جنت کی حوروں کے حسن و جمال اور مومن کے انعامات کے حوالے سے مستند انسائکلوپیڈیا

جنت کی حوریں

فضل الرحمن الرشیدی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

ادارالکتاب

عزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

فون: ۷۲۳۱۱۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

انتساب

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کی ان تمام بیٹیوں اور بیٹوں کے نام جنہوں راہ حق پاتے ہی اسلام کی حقانیت کو تسلیم کیا اور اپنی زندگی کا سنہری دور دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق گذار کر بارگاہ ایزدی میں قبولیت کا شرف حاصل کیا اور اپنے رب کی زیارت کو اپنے اوپر واجب کر لیا۔

ریحانؔ

۴ رمضان المبارک

۱۴۲۷ ہجری

نوٹ: کسی بھی قسم کی غلطی پانے کی صورت میں مندرجہ ذیل ای۔میل پر اطلاع دیجئے ہم آپ کے نہایت ممنون ہوں گے rehanshabbir@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالی نے دنیا میں ہزاروں قسم کی مخلوقات پیدا فرمائی ہیں تا کہ حضرت انسان ان مخلوقات سے مستفید ہو اور مالک الملک کا شکر گزار ہو۔ اب جبکہ حضرت انسان دنیا میں جلوہ افروز ہوا اور عالم ناپائیدار میں اللہ تعالی کے احکامات کو بجالا کر انعام و کرام کا مستحق ٹھہرا تو ارحم الراحمین نے اس مادی جہان فانی کی لذتوں کے مقابلے میں اس انسان کیلئے اس سے اعلیٰ پیانے پر دل بہلانے والی مخلوق پیدا فرمائی تا کہ دنیا کہ نشیب وفراز کو عبور کرتا ہوا تھکا ہارا بندہ جس نے رب العالمین کی خواہش پر اپنی خواہشات کو قربان کیا' دنیا کے کونے کونے میں دین کی سربلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے تن من دھن کی قربانیاں دے کر مارا مارا پھرتا رہا' پراگندا بال' خاک آلود قدم' نہ مال و دولت کی حرص' نہ عہدہ ومنصب کا خیال' نہ ملک وجاگیر کی فکر' نہ مرغوب کھانوں کی خواہش' نہ مرصع ومزین لباس کی محبت' نہ جاہ حشمت کی لالچ' نہ ذاتی وجاہت کی آرزو' نہ فکر و فاقہ کا خوف' نہ لوگوں کی طعن وتشنیع کی پروا۔ بس چلتا رہا' پھرتا رہا' کٹتا رہا' پٹتا رہا' شہروں' دیہاتوں' پہاڑوں' صحراؤں' میدانوں' دریاؤں اور سمندروں کو عبور کرتا رہا اور یا ایھا الناس قولو لاالہ الا اللہ کا پیغام پہنچاتا رہا' ایک ایک کو سناتا رہا' اللہ تعالی کے سامنے ہر فرد و بشر کو جھکاتا رہا اور سرور عالم ﷺ کی سنتوں سے چمٹاتا رہا' دنیا کی عارضی سج دھج' ناپائیدار زیب و زینت اور دھوکہ و فریب سے آگاہ کرتا رہا' اور اس دار فانی کی دلدل میں پھنسے ہوئے بندگان خدا کو پیار و محبت کیساتھ باہر نکالتا رہا' غفلت کی نیند سوئے ہوئے خیر الامم کے جانبازوں کو جگاتا رہا' متکبر و مغرور کو عاجزی اور مسکینی کا سبق سکھاتا رہا' بغض وعداوت سے بھرے ہوئے لوگوں کو اخوت ومحبت کا درس دیتا رہا' ہر شجر وحجر سے ڈرنے والوں کو صرف اللہ تعالی سے ڈرنا سکھاتا رہا' در در کی خاک چھاننے والوں کو ایک در کا بناتا رہا' ڈاکوؤں' قاتلوں' گنہگاروں' بدکاروں' بدکرداروں' مے خواروں کو بوقت سحر گڑگڑا کر ندامت کے آنسو بہانے والا بناتا رہا۔

ایسے محنت کش' وفادار' با کردار بندے کیلئے اس کے اعمال کے بدلے میں خالق ارض وسماء نے ایک ایسی مخلوق پیدا فرمائی ہے جس کو دیکھ کر اس کی ساری تھکاوٹ کافور ہو جائے گی۔ مصائب و آلام' غم و پریشانیاں' دکھ درد' فاقے اور بلائیں بھول جائے گا۔ وہ مخلوق جس کی قرآن میں وحور عین کأمثال اللؤلؤ المکنون ۔ حور مقصورات فی الخیام ۔ کے الفاظ سے تعریف بیان کی گئی ہے۔ نو جوان' نوخیز' حسین وجمیل' گورے رنگ کی' سیاہ بڑی بڑی آنکھوں والی' لمبے لمبے بالوں والی' انار کی طرح ابھری ہوئی چھاتیوں والی' نگاہ نیچے رکھنے والی' شوخ نظر' خوش وضع' من پسند' معشوقہ انداز' پیار لانے والی' مشک وکافور اور زعفران سے پیدا ہونے والی' خاوند سے عشق ومحبت کرنے والی۔ جب یہ تھکاوٹ سے چور دین کی خاطر در در کی ٹھوکریں کھانے والا آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو چالیس سال تک لب و رخسار کے نظارے کرتا رہے گا۔ نہ آنکھ سیر ہو گی نہ دل اکتائے گا۔

اس کے علاوہ عجیب وغریب صفات والی حوریں جن کی صفات کتاب کے اوراق میں آپ کو ملیں گی ۔علاوہ ازیں دنیوی عورتیں جو امتحان بندگی میں کامیاب ہوکر جنت کے بالاخانوں میں پہنچیں گی' اُن کا حسن و جمال' نازونخرے' دوبارہ جوانی اور بکارت اور تمام حوروں پر فضیلت جو دنیوی عورتوں کیلئے سب سے بڑا اعزاز ہے اور حوروں کی تخلیق حسن و جمال' حوروں کی تعداد ان سی لطف اندوز ہونے کی کیفیت' حوروں کے گیت و نغمے' اُن کا حق مہر اور حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال بڑے آسان لفظوں میں عام فہم اور دلنشیں انداز میں مستند کتابوں کا نچوڑ آپ کے سامنے ہے۔

مؤلف کتاب رفیق محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن الرشیدی صاحب زید مجدہ مدیر مدرسہ مخزن العلوم نے بڑی کاوشوں سے حوروں کا تعارف (بنام جنت کی حوریں) آپ کے سامنے رکھا ہے' جس کی اشاعت کی بڑی ضرورت محسوس ہو رہی تھی ۔کیونکہ بارہا ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کا تقاضا ہوتا ہے کہ انہیں جنت اور اس کی نعمتوں کا حال سنایا جائے' حوروں کی تعداد اور اوصاف بیان کئے جائیں وہ اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں ۔تو جب کتاب عام فہم زبان میں سامنے ہوگی تو معمولی پڑھے لکھے حضرات بھی بغیر کسی تکلیف کے اپنی آخرت کے بارے میں آگاہی حاصل کرلیں گے ۔موصوف محترم نے بھی ان کی اس تشنگی کو محسوس کرتے ہوئے ان روایات کو جمع کیا ہے کیوں کہ وہ خود بھی کئی ممالک میں گھوم پھر چکے ہیں ۔ڈائجسٹوں' ہیجان خیز ناولوں' شہوت ابھارنے والی کہانیوں کی جگہ دینی معلوماتی اور آخرت کی فکر پیدا کرنے والی کتب کا مطالعہ کیجئے اور آخرت کی ان بیش بہا نعمتوں کو حاصل کرنے کیلئے اپنی زندگی کو رب العالمین کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق بنانے کی کوشش کیجئے۔

دعا ہے کہ رب العالمین موصوف بمعہ راقم الحروف کے اور جملہ مسلمانان عالم کو فکر آخرت نصیب فرما کر ان تمام نعمتوں سے مالامال فرمادیں ۔آمین یارب العالمین ۔

حافظ محمد خان عثمانی

ادارہ تحقیق والتصنیف مدرسہ عربیہ مخزن العلوم

خطیب جامعہ مسجد فاروق اعظم کنھائی تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ

۱۹ اگست ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

تمہید

بعض دوست احباب کا اصرار رہا ہے کہ حورعین یعنی جنت کی عورتوں کے اوصاف کو تفصیل کے ساتھ ایک جگہ جمع کیا جائے تا کہ آج کل نوجوانوں کا عام طور پر اللہ تعالی کی نافرمانیوں میں مبتلا ہونا' دنیوی لہولعب' گندے ڈائجسٹ اور ناولوں کا پڑھنا' غلیظ میگزینوں اور اخبار اور رسالوں میں اپنے شوق کو پورا کرنا' نیم برہنہ تصاویر اور ٹی وی' وی سی آر' سینما بینی کی لعنت میں پڑنا اکثر و بیشتر عورت کے فتنہ کی وجہ سے ہے۔ان کے سامنے جنت کی حسین وجمیل حوروں اور عورتوں کا نقشہ ہو' وہ اس کے پڑھنے اور دیکھنے سے ان موجودہ غلاظتوں سے اپنے آپ کو محفوظ کر کے اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر کے ان حوروں تک اپنی رسائی کرائیں اور اپنی حقیقی خواہشات کو پورا کریں۔

اس لئے ہم نے اپنے اس رسالہ میں صرف حورعین کا تذکرہ کیا ہے تا کہ ایک زندہ دل انسان پر ان کے تمام تر محاسن اور اوصاف ظاہر ہو جائیں اور فانی اور عارضی نقشوں سے اس کا دل بھر جائے۔گویا کہ اس رسالہ میں حور کا ایک تعارفی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔جس کو ہم نے اپنے ذہنی اختراع سے کام لینے کی بجائے صرف قرآن وحدیث' اقوال صحابہؓ اور تابعین اور اقوال ائمہ مفسرین کے آثار مرویہ سے جمع کیا ہے۔اللہ رب العزت ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور ناظرین وقارئین کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

بندہ فضل الرحمن الرشیدی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

جمعرات ۱۰ اگست ۲۰۰۰ء

حور کا تعارفی خاکہ

حافظ ابن قیمؒ اپنی کتاب حادی الارواح حوروں کے اوصاف اور حسن و جمال اور خوبیوں کو ان الفاظ میں جمع کر کہ ایک تعارفی خاکہ یوں تحریر کرتے ہیں کہ (جنت میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی جو بیویاں ہوں گی وہ) ابھرے ہوئے پستانوں والی ہم عمر ایسی ہوں گی کہ ان کے اعضاء میں جوانی کا پانی چل رہا ہوگا۔گلاب کے پھول اور سیب کی طرح حسین ان کے رخسار اور انار کی طرح ان کے پستان اور موتیوں کی لڑی کی طرح ان کے چمکیلے دانت ہوں گے اور ان کی کمروں میں باریکی ہوگی ان کے چہروں کا حسن ایسا ہوگا کہ سورج ان کے گرد گردش کر رہا ہے جب وہ مسکرائے گی تو اس کے دانتوں کے درمیان سے چمک نکلے گی۔جب وہ اپنے محبوب کے سامنے آئے گی تو دو روشنیوں کے آمنے سامنے ہونے کی حالت کے بارے میں جو تم کہنا چاہو کہ لو۔یعنی اس حالت کا کیا ہی کہنا اور جب وہ اس سے باتیں کرے گی تو دو محبوبوں کے درمیان بات چیت کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے؟ اور اگر وہ اس سے بغلگیر ہوگی تو دو لچکدار ٹہنیوں جیسے جسموں کے معانقہ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے وہ آدمی اس عورت کے رخساروں کے آنگن میں اپنا چہرہ اس طرح دیکھے گا جس طرح شیشے میں دیکھتا ہے جس کی چمک واضح ہو اور وہ آدمی اس عورت کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت کے اندر دیکھے گا اس کو نہ اس کی جلد چھپائے گی اور نہ اس کی ہڈی اور نہ اس کے کپڑوں کے جوڑے۔اگر وہ عورت دنیا کی جانب جھانک کر دیکھے تو زمین و آسماں کے درمیان ہر چیز خوشبو سے بھر جائے۔اور مخلوق کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی تکبیر اور تسبیح پکارنے لگیں۔اور مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز اس کی وجہ سے جگمگا اُٹھے اور سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑھ جائے گی جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کے سامنے ماند پڑھ جاتی ہے اور سطح ارضی پر موجود ہر شے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لے آئے۔اور اس کا دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے وہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔اور جنتی آدمیوں کی تمام تر آرزؤں سے بڑھ کر آرزو اُسکا اس عورت سے وصال ہوگا۔وہ وقت گزرنے کے ساتھ حسن و جمال میں زیادہ ہوتی چلی جائے گی اور مدت کا گزرنا اس کی محبت اور وصال کو زیادہ کرے گا۔وہ حمل اور ولادت اور حیض و نفاس سے پاک ہوگی اور ناک کے سینڈھ اور تھوک اور پیشاب و پیخانہ اور ہر قسم کے میل کچیل سے صاف ستھری ہوگی۔نہ اس کی جوانی ختم ہوگی نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔اور نہ اس کے حسن و جمال میں کمی آئے گی اور نہ اُس کے وصال کی خوشبو اُکتاہٹ میں ڈالے گی۔بے شک وہ اپنی نظر اپنے خاوند تک محدود رکھے گی اور اس کے سوا کسی کی جانب نظر نہ اُٹھائے گی اور وہ آدمی بھی اپنی نظر اس عورت تک محدود رکھے گا۔کیونکہ وہ عورت اس کی آرزؤں اور چاہت کی انتہا ہوگی۔اگر وہ آدمی اس کی طرف دیکھے گا تو ہوہ اس کو خوش کرے گی اگر وہ اس کہ حکم دے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے گی۔اگر وہ اس سے غائب ہوگا تو اس کے عزت و آبرو کی حفاظت کرے گی۔پس وہ اس کے ساتھ انتہائی آرزؤں اور امان میں ہوگی۔

اس کے ساتھ مزید یہ کہ اس سے پہلے اس عورت کو نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے۔جب کبھی وہ اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کے دل کو خوشی سے بھر دے گی اور جب کبھی اس سے بات کرے گا تو اس کے کانوں میں موتیوں کی لڑیاں اور بکھرے ہوئے موتی بھر دے گی۔اور جب وہ ظاہر ہوگی تو محل اور بالا خانوں کو نور سے بھر دے گی۔

اگر تو اس کی عمر کے متعلق پوچھے تو وہ ہم عمر اور شباب کی عمر کے درمیان میں ہوگی۔اور تو اس کے حسن کے متعلق پوچھے تو کیا تو نے

سورج اور چاند کو دیکھا ہے اگر تو اس کی آنکھوں کے متعلق پوچھے تو صاف سفیدی میں اور خوبصورت سیاہی میں خوبصورت حور ہو گی۔ اگر تو اس کے قد کے متعلق پوچھے تو کیا تو نے لچکدار خوبصورت ٹہنیوں کو دیکھا ہے اور اگر تو اس کے پستانوں کے ابھار کے متعلق پوچھے تو وہ اُبھرے ہوئے پستانوں والی ہو گی۔ اس کے پستانوں کا اُبھار عمدہ انار کی طرح ہو گا۔ اور اگر اس کی رنگت کے متعلق پوچھے تو وہ گویا کہ یاقوت اور مرجان ہے۔ اگر تو اس کے اچھے اخلاق کے متعلق پوچھے تو وہ خیرات حسان ہیں جن میں ظاہری اور باطنی حسن جمع کر دیا جائے گا۔ پس وہ دلوں کی خوشیاں اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

اور اگر تو خاوندوں کے ساتھ ان کا حسن معاشرت اور وہاں جو لذت ہو گی اس کے متعلق پوچھے تو وہ بہت ہنسنے والی، خاوندوں کے ازدواجی تعلقات میں اس سے نرمی کی وجہ سے پیار دلانے والی ہوں گی جو روح کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ پس تیرا کیا خیال ہے اس عورت کے متعلق جس کے ہنسنے سے جنت روشن ہو جائے اور جب وہ ایک محل سے دوسرے محل کی طرف منتقل ہو تو 'تو پکار اُٹھے گا کی سورج اپنے آسمان کے برجوں میں منتقل ہو رہا ہے اور جب وہ اپنے خاوند کے پاس حاضر ہو گی تو اس کی موجودگی کا کیا ہی نظارہ ہو گا اور اگر وہ اس کے گلے لگے تو اس معانقہ اور پہلو میں لگنے کی کیا ہی لذت ہو گی۔

وحديثها السحر الحلال لو انه لم

يجن قتل المسلم المتحرز

ان طال لم يملل و ان هي حدث

و دالمحدث انها لم توجز

ترجمہ: اور اس کی بات حلال جادو ہے کاش کہ وہ بچنے والے مسلمان کو قتل کر دینے کا جرم نہ کرے۔

اگر گفتگو لمبی ہو جائے تو اُکتاہٹ میں نہیں ڈالتی اور اگر وہ بات کرے تو مخاطب چاہتا ہے کہ وہ بات کو مختصر نہ کرے (بلکہ کلام کرتی رہے اور میں اس سے محظوظ ہوتا رہوں)۔

اور اگر وہ گیت گائے تو آنکھوں اور کانوں کو کیسی لذت حاصل ہو گی اور تو اگر اس سے محبت کرے اور اس سے فائدہ اُٹھائے تو تیرا اس سے یہ محبت کرنا اور فائدہ اُٹھانا کیا ہی خوب ہو گا۔ اور اگر وہ بوسہ لے تو اس بوس و کنار سے بڑھ کر کوئی چیز پسندیدہ نہ ہو گی اور اگر کوئی چیز پکڑائے گی تو اس پکڑانے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ لذیذ اور مزیدار نہ ہو گی۔

(ترجمہ قارن حادی الارواح)

﴾ارشادربانی﴿

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

و بشر الذین آمنوا و عملوا الصالحات ان لهم جنٰت تجری من تحتها الانهار کلمارزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هذا الذی رزقنا من قبل و اوتو به متشابها و لهم فیها ازواج مطهرة و هم فیها خالدون.

(سورة البقرة ۲۵)

ترجمہ: اور اے محمد ﷺ آپ خوشخبری دیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے کہ بے شک ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہیں جب کبھی انہیں اُسکے پھل کھانے کو دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہیں جو ہمیں اس سے پہلے دیئے گئے تھے۔ اور وہ پہلے پھل سے ملتا جلتا دوسرا پھل دیئے جائیں گے اور ان کیلئے اس جنت میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کیلئے جنت میں بیشمار نعمتیں تیار کر رکھی ہیں ان نعمتوں میں سے حوریں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر حوروں کا ذکر فرمایا اور ان کی مدح سرائی کی ہے۔ کہیں "حور عین" سے تعبیر کی ہے کہیں ان کے وصف میں "قاصرات الطرف عین" ذکر فرمایا۔ کہیں "کانهن الیاقوت والمرجان" سے تشبیہ دی۔ کہیں "خیرات حسان" کا تذکرہ کیا کہیں فرمایا کہ وہ "قاصرات الطرف اتراب" ہوں گی کہیں فرمایا کہ وہ "ابکار عرب اتراب" ہوں گی۔ کہیں فرمایا "کانهن البیض مکنون" کہیں ان کی مثال "اللؤلؤ المکنون" سے دی اور کہیں ان کو "کواکب اتراب" بتایا اور فرمایا کہ "لم یطمس هن انس قبلهم ولا جان" اللہ تعالیٰ نے اپنے ان ارشادات میں ایک عورت کے حسن میں جتنے بھی اوساف اور محاسن ہوتے ہیں وہ سارے حور میں جمع کر دئے ہیں۔

علامہ ابن قیم تحریر فرماتے ہیں:

و انما یستحب الضیق منها فی اربعة مواضع' فمها' وخرق اذنهاد و انفها وما هنالک و یستحب السعة منها فی اربعة مواضع وجهها و صدرها و کاهلها وهو ما بین کتفیها اجبهتها.

و یستحسن البیاض منها فی اربعه مواضع لونها وفرقها و ثغرها و بیاض عینها.

و یستحب السواد منها فی اربعه مواضع عینها و حاجبها وا بنانها (وشعرها)و یستحب القصر منها فی اربعه و هی معنویة☆ لسانها ویدها و رجلهاو عینها' فتکون قاصرة الطرف قصیرة الرجل و اللسان عن الخروج و کثرة الکلام قصیرة الید عن تناول ما یکره الزوج عن بذله و تستحب الرقة منها فی اربعه حصرهاو حاجبها وانفها.

(حادی الارواح ص ۲۵۹)

ظاہر بات ہے کہ عورت کے چار مقامات ایسے ہوتے ہیں جن میں تنگی پسندیدہ اور مطلوب ہوتی ہے اس کا منہ اور اسکے کان اور ناک کے سوراخ اور اس کی شرمگاہ۔ اور اس کے اعضاء میں سے چار مقامات میں کشادگی پسندیدہ ہوتی ہے اس کا چہرہ اور اسکا سینہ اور اس کا کاہل یعنی گردن کے قریب پشت کا بالائی حصہ جو دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اس کی پیشانی اور اس کے اعضاء میں سے چار مقامات پر سفیدی پسندیدہ ہوتی ہے اس کا رنگ' اسکے سر کی مانگ' اور اسکے دانت اور اس کہ آنکھوں کی سفیدی کا حصہ خوب سفید ہونا۔

اور اس کے اعضاء میں چار مقامات پر سیاہی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی آنکھوں کا سیاہ حصہ خوب سیاہ ہونا اور اس کے ابرو اور اسکی پلکیں اور اسکے بال۔

اور اس کے اعضاء میں چار مقامات پر باریکی مطلوب ہوتی ہے یعنی اس کی کمر اور اس کے سر کی مانگ اور اس کے ابرو اور اس کا ناک۔

اور اس کے اعضاء میں چار مقامات پر لمبائی پسندیدہ ہوتی ہے اس کا قد اور اس کی گردن اس کے بال اور اس کی انگلیاں۔

اور اس کے اعضاء میں سے چار میں قصر یعنی چھوٹا ہونا پسند کیا جاتا ہے اور یہ چھوٹا ہونا ظاہر کے لحاظ سے نہیں بلکہ معنوی لحاظ سے ہے اور وہ اعضاء اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں اور اسکی آنکھ ہیں۔ یعنی اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں زبان فضول گوئی اور زبان درازی سے محفوظ ہو اور ہاتھ شوہر کی نہ پسندیدہ چیزوں کے لینے اور خرچ کرنے سے قاصر ہوں اور پاؤں بہت کم گھر سے باہر نکلتے ہوں۔

اب ان اوصاف میں سے کچھ وصف بھی دنیا کی عورت میں پائے جائیں تو وہ عورت کتنی اچھی تصور کی جاتی ہے جبکہ حور میں بدرجہ اکمل پائے جاتے ہیں جن اوصاف کو اللہ تعالی نے اور اسکے رسول ﷺ نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

﴿تشریح حور﴾

والحور جمع حوراء و هی المراة الشابة الحسناء الجميلة البيضاء شديدة سواد العين.

(حادی الارواح ۲۵۸)

حور' حوراء کی جمع ہے۔ اور حوراء اس عورت کو کہا جاتا ہے جو جوان' حسین و جمیل' سفید رنگ والی اور انتہائی سیاہ آنکھوں والی ہو۔

قال زيد بن اسلم الحوراء التي يحار فيها الطرف. (حادی الارواح ۲۵۸)

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ حوراء اس عورت کو کہا جاتا ہے (چمکیلے چہرے کی وجہ سے) جس کے چہرے پر نظر نہ جم سکے اور متحیر ہو جائے۔

وقال مجاهد الحواء يحار فيهاالطرف من رقه الجلد و صفاء اللون. (حادی)

مجاہدؒ کہتے ہیں حوراء اس عورت کو کہتے ہیں کہ جسکی نرم جلد اور رنگت کی صفائی کی وجہ سے نظر متحیر ہو۔

قال الحسن الحوراء شديد البياض العين شديدة سواد العين. (حادی الارواح ۲۵۸)

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کا سفید حصہ انتہائی سفید اور سیاہ حصہ انتہائی سیاہ ہو۔

قال مجاهد الحور العين التي يحار فيهن الطرف باديامخ سوقهن من وراء ثيابهن و يرى الناظر اجهه في كبد احداهن كالمرأة من اقه الجلد و صفاء الون. (حادی)

حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں کہ حور عین وہ ہیں کہ جن کو دیکھ کر نظر حیران ہوگی اور ان کے کپڑوں کے اندر سے بھی ان کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔ ان کی نرم جلد اور صاف ستھری رنگت کی وجہ سے ان کی جانب دیکھنے والا اپنا چہرہ ان کے جگر میں دیکھے گا جیسا کہ آئینہ میں دیکھتا ہے۔ (حادی الارواح)

﴿تشریح عین﴾

'عین' جمع ہے عیناء کی۔ ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جن کی آنکھوں میں حسن اور خوبصورتی کی صفات جمع ہوں۔

حضرت مقاتلؒ کہتے ہیں ''عین'' خوبصورت آنکھوں والی عورت کو کہتے ہیں۔

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ عرب کے لوگ 'عین حوراء' اس آنکھ کو کہتے ہیں جس میں سفیدی انتہائی سفید ہو اور سیاہی انتہائی سیاہ ہو۔ (حادی الارواح)

﴿قاصرات الطرف﴾

اللہ تعالیٰ نے حوروں کی تعریف میں تین جگہ 'قاصرات الطرف' ذکر فرمایا ہے ایک سورۃ رحمٰن ۵۶، دوسری جگہ سورۃ صافات ۴۸، تیسری سورۃ صٓ ۵۲۔

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ عورت اپنی نگاہیں اپنے ہی خاوندوں پر جمائے رکھیں گی اور کسی غیر کی طرف نظر نہیں اٹھائیں گی۔

عن الحسن قال : قصرن طرفهن على ازواجهن فلا يردن غيرهم و الله ما هن متبرجات ولا متطلعات۔ (حادی الارواح ۲۶۱)

حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنی نگاہیں اپنے خاوندوں پر ہی جمائے رکھیں گی ان سے کسی کی جانب نگاہ نہ پھیریں گی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ تو وہ اپنی زینت کو کسی دوسرے کے سامنے ظاہر کرنے والی ہوں گی اور نہ کسی کو جھانکنے والی ہوں گی۔

قال منصور عن مجاهدؒ : قصرن ابصارهن و قلوبهن اا نفسهن على ازواجهن فلا يردغيرهم.

(حادی الارواح ۲۶۱)

حضرت مجاہدؒ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کو اور اپنے دلوں کو اور اپنے آپ کو اپنے خاوندوں تک ہی محدود رکھیں گی کسی دوسرے کی جانب میلان نہ رکھیں گی۔

﴿اتراب﴾

اما الاتراب فجمع ترب و هو لذة الاالانسان۔

'اتراب' ترب کی جمع ہے اور یہ انسان کے ہم عمر کو کہتے ہیں۔

قال ابو عبیدہ و ابو اسحاق اقران اسنانھن واحدۃ. قال ابن عباس و سائر المفسرین مستویات علی سن واحد و میلاد الشباب و الحسن. (حادی الارواح ۲۶۱)

ابوعبیدہ اور ابواسحاق کہتے ہیں کہ وہ ہم سر اور ہم عمر ہوں گی ان کی عمریں ایک جیسی ہوں گی۔

حضرت ابن عباسؓ اور دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ وہ تمام کی تمام ایک ہی عمر کی تینتیس سال کی ہوں گی حسن و جوانی میں۔

ابواسحاقؒ کہتے ہیں کہ وہ بھرپور جوانی اور حسن والی ہوں گی۔ اور انسان کے ہم عمر کو اس کا 'ترب' اس لئے کہا جاتا ہے کہ زمین کی مٹی ایک ہی وقت میں دونوں کو مس کرتی ہے اور قرآن کریم میں یہ بتلانا کہ وہ ہم عمر ہوں گی اس سے یہ واضح کرنا ہے کہ ان میں کوئی بوڑھی نہ ہوگی کہ جس کا حُسن فوت ہو جائے اور نہ ہی کم عمر بچیاں ہوں گی جن سے خواہش پوری نہ کی جا سکے۔ بخلاف مَردوں کے ان میں ولدان بھی ہوں گے۔

﴿عرب﴾

'عرباً'، جمع عروب و ھن المتحبات الی و أزواجھن (حادی)

'عرب' یہ جمع ہے عروب کی اور یہ ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جو اپنے خاوندوں کو پیار کرنے والی ہوں۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ 'عروب' وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے خاوند کی فرمابردار اور اس کی جانب محبوب ہو۔

(قلت) یرید حسن مواقعتھاو ملاطفتھا لزوجھا عندلجماع.

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں 'عروب' اس سے مراد عورت کا جماع کے وقت اپنے خاوند کے سامنے اچھے انداز سے لیٹنا اور نرمی کرنا مراد ہے۔

مبردؒ کہتے ہیں کہ 'عروب' وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے خاوند پر عاشق ہو اس پر اس نے بطور دلیل لبید کا یہ شعر پڑھا،

و فی الحدوج عروب غیر فاحشۃ

دیا الروادف یغشی دونھا البصر

ترجمہ: عورتوں کی سواریوں میں ایسی عروب عورتیں ہیں جو بدکار نہیں ہیں۔ خوش منظر ہیں' پیچھے رہنے والی ہیں' ان کے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھنے سے اندھیرا چھا جاتا ہے۔

ذکر المفسرون فی تفسیر (العرب) أنھن العراش المتحبات الغنجات الشکلات المتعشقات الغلمات المفنوجات کل ذلک من ألفاظھم. (حادی الارواح ۲۶۶)

مفسرین کرام نے 'عرب' کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ بے شک وہ عشق کرنے والی' پیار دلانے والی' ناز نخرے والی' آنکھوں کے سفید حصے میں سرخ ڈورے والی' بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ شہوت والی' یہ سب الفاظ مفسرین سے منقول ہیں۔

﴿کواعب﴾

علامہ ابن قیمؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

فلکواعب جمع کاعب ا ھی الناھدہ.

'کواعب' کاعب کی جمع ہے اور وہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے پستان اُبھرے ہوئے ہوں۔

قال الکلبی ھن الفلکات اللواتی تکعب ثدیھن و تفلکت. واصل اللفظة من الاستدارة و المراد أن ثدیھن نواھد الرمان لیست متدلیة الی اسفل وہ یسمین نواھد و کواعب. (حادی الارواح ۲۶۷)

حضرت کلبیؒ کہتے ہیں کہ گول پستان اُبھرے ہوئے ہوں اس کو کاعب کہتے ہیں۔ اس لفظ کا اصل معنیٰ گولائی ہے اور مراد یہ ہے کہ اس کے پستان انار کی طرح اُبھرے ہوئے ہوں گے نیچے کی جانب لٹکے ہوئے نہ ہوں گے اور ایسی عورت کو 'نواھد' اور کواعب کہا جاتا ہے۔

﴿خیرات حسان﴾

'خیرات' جمع ہے خیرۃ کی اور 'حسان' جمع ہے حسنۃ کی۔ پس وہ اچھی صفات اور اعلیٰ اخلاق اور عادات والی ہوں گی' خوبصورت چہرہ والی ہوں گی۔

عن عبداللہ قال : لکل مسلم خیرۃ ولکل خیرۃ خیمة أربعة وأبواب یدخل علیھا فی کل یوم من کل باب تحفة و ھدیة و کرامة لم تکن قبل ذالک لاترحات ولا ذفرات ولا نجرات ولا طمحات. (حادی الارواح ۲۶۴)

حضرت وکیعؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان کو خیرہ ملے گی اور ہر خیرہ کیلئے خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے ان میں سے ہر دروزے سے ہر دن ایسے تحفہ اور ھدیہ اور بزرگی لے کر فرشتے داخل ہوں گے جو اس سے پہلے اس کو نہ ملے ہوں گے۔ وہ عورتیں نہ پریشان ہوں گی اور نہ وہ بدبودار ہوں گی اور نہ اُن کے منہ سے بدبو آئے گی اور نہ خاوند کے علاوہ کسی کی جانب نظر اُٹھانے والی ہوں گی۔

﴿حوروں کے حسن پر جامع حدیث﴾

عن الحسن عن أبیه عن ام سلمةقالت قلت یا رسول اللہ ﷺ أخبرنی عن قول اللہ عزوجل (حور عین) قال حور بیض عین ضخام العیون شقر الحوراء بمنزلة جناح النسر.

قلت أخبرنی عن قوله عزوجل (كأنھم لؤلؤ مکنون) قال صفاؤھن صفاء الدر الذی فی الاصداف الذی لم تمسه الأیدی' قلت یا رسول اللہ أخبرنی عن قوله عزوجل (فیھن خیرات حسان) قال خیرات الاخلاق

حسان الوجوه قلت يا رسول الله ﷺ أخبرني عن قوله عزوجل (كأنهن بيض مكنون) قال رقتهن كرقة الجلد الذي رأيته في داخل البيضة مما يلي القشر وهو الغرقي. قلت يا رسول الله ﷺ أخبرني عن قوله عزوجل (عرباً أتراباً) قال هن اللواتي قبضهن في دار الدنيا عجائز رمضاً شمطاً خلقهن الله بعدالكبر فجعلهن عذارى عرباً متعشقات متحببات اتراباً على ميلاد واحد قلت يا رسول الله. نساء الدنيا الفضل أم الحور العين؟ قال بل نساء الدنيا أفضل من الحور لفضل الظهارة على البطانة. قلت يا رسول الله و بما ذالک؟

قال بصلاتهن و صيامهن و عبادتهن الله تعالىٰ ألبس الله وجوههن النور و أجسادهن الحرير بيض الألوان خض الثياب صغر الحلي مجامرهن الدر و أمشاظن الذهب يقلن.

نحن الخالدات فلا نموت' و نحن الناعمات فلا تبأس أبداً و نحن المقيمات فلا نظعن أبداً. و نحن الراضيات فلا نسخط أبداً طوبىٰ لمن كنا له و كان لنا.

(رواه الطبراني، حادی الارواح ۲۶۸)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ارشاد 'حور عین ' کے متعلق مجھے کچھ بتادیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حور کا معانی موٹی آنکھوں والی دلچسپ سیاہ اور سفید آنکھوں والی گدھ کے پروں کی طرح۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ارشاد خداوندی ' کانھم لؤلؤ مکنون ' کے بارے میں وضاحت کردیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی صفائی اس موتی کی طرح ہوگی جو سیپی میں ہو اور اس کو کسی نے ہاتھ سے نہ چھوا ہو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد خداوندی 'فیھن خیرات حسان ' کے بارے میں بتادیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خیرات کا مطلب ہے کہ وہ اخلاق کے لحاظ سے اعلیٰ اور حسان کا معنی ہے کہ وہ چہرے کے لحاظ سے خوبصورت ہوں گی۔ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے 'کانھن بیض مکنون ' کی تفسیر بتلا دیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کی باریکی ایسی ہوگی جیسے انڈے کے اندر اس جھلی کی باریکی آپ دیکھتی ہیں جو کہ چھلکے کے قریب ہو فرماتی ہیں میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے 'عرباً اترابا ' کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ عورتیں جو اس دنیا سے بوڑھی کمزور نظر اور کمزور اعضاؤ الی قبض کی گئیں ان کو اللہ تعالیٰ بڑھاپے کے بعد پیدا کرے گا تو ان کو کنواری بنادے گا۔

﴿دنیوی عورتوں کو حوروں پر فضیلت﴾

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حورعین۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حورعین سے دنیا کی عورتیں اس طرح افضل ہیں جس طرح ظاہر کا ریشم استر سے افضل ہوتا ہے فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے وجہ پوچھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کی نمازوں' روزوں اور ان کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور اور جسموں کو ریشم کا لباس پہنائے گا۔ ان کے جسم حیران کردینے والے ہوں گے۔ گورے رنگ والی ہوں گی سبز لباس والی ہوں گی پیلے زیورات والی ہوں گی (خوشبو کی) انگیٹھیاں موتی کی طرح ہوں گی اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی یہ کہ رہی ہوں گی،

نحن الخالدات فلا نموت

و نحن الناعمات فلا تبأس أبداً

و نحن المقيمات فلا نظعن أبداً

و نحن الراضيات فلا نسخط أبداً

طوبیٰ لمن كنا له و كان لنا

ترجمہ: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی مریں گی نہیں۔ اور ہم نازنخرے والیاں ہیں کبھی بدحالی کا شکار نہ ہوں گی۔ اور ہم ٹھہرنے والی ہیں کبھی کسی جگہ کوچ کر کے نہ جائیں گی۔ اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ سعادت ہے اس شخص کیلئے جس کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

حضرت حبان بن ابی حبلہؒ کہتے ہیں کہ دنیا کی عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو ان کو دنیا میں نیک اعمال کرنے کی وجہ سے حوروں پر فضیلت عطا فرمائی جائے گی (درجہ میں بھی اور حسن میں بھی)۔

امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ بات حضور ﷺ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' ان الادميات افضل من الحور العين بسبعين الف ضعف '۔ دنیوی عورتیں حوروں سے ستر ہزار گنا افضل ہوں گی۔ (تذکرہ القرطبی ج ۲ ص ۴۷۷)

جنت میں دو دنیوی عورتوں کے حسن کا منظر

عن أبي هريرة قال حدثنا رسول الله ﷺ وهو في طائفة من أصحابه فذكر حديث الصور و فيه (فأقول يا رب و عدتني الشفاعة فعشفني في اهل الجنة يدخلون الجنة، فيقول الله قد شفعتك و أذنت لهم في دخول الجنة) وكان رسول ﷺ يقول : والذى بعثنى بالحق ما أنتم في الدنيا باعرف بازواجكم و مساكنكم من اهل الجنة بازواجهم و مساكنهم، فيدخل رجل منهم على اثنتين و سبعين زوجة مما ينشيء الله و ثنتين من ولد آدم لهما فضل على من أنشأ الله لعبادتهما الله عزوجل في الدنيا يدخل على الاولىٰ منهما في غرفة من ياقوتة على سرير من ذهب مكلل باللؤلؤ عليه سبعون زوجاً من سندس و استبرق و انه ليضع يده بين كتفيها ثم ينظر الى يده من صدرها و من وراء ثيابها و جلدها و لحمها و انه لينظر الى مخ ساقها كما ينظر احدكم الى السلك في قصبة الياقوت، كبدة لهما مرآة و كبدها له مرآة فبينا هو عندها لا يملها ولا تمله ولا يأتيها من مرآة الا وجدها عذراء ما يفتر ذكره ولا يشتكي قبلها، فبينا هو كذالك اذنودى انا قد عرفنا أنك لا تمل ولا تمل الا أنه لا منى الا منية الا أن تكون له ازواج غيرها فتخرج فتأتيهن واحدة واحدة كلما جاء واحدة قالت والله ما في الجنة شيء أحسن منك و ما في الجنة شيء أحب الى منك. (حادى الارواح ٢٦٩)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کی جماعت میں تھے تو آپ ﷺ نے

حدیث صور، ذکر فرمائی اوراس میں یہ الفاظ بھی ہیں پس میں نے کہا اے میرے پروردگار تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے تو میری شفاعت اہل جنت کے بارے میں قبول فرما کر ان کو جنت میں داخل فرما دے۔تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک میں نے تیری شفاعت قبول کر لی۔اوران کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے تم دنیا میں اپنے گھروں اور بیویوں کو اتنا نہیں پہچانتے جتنا کہ جنت والے اپنی رہائش گاہوں اور بیویوں کو پہچانتے ہیں۔پس ان میں سے ہر شخص بہتر بیویوں پر دخول کرے گا جو اللہ تعالیٰ ان کیلئے پیدا فرمائے گا۔ان میں دو بیویاں آدمؑ کی اولاد میں سے ہوں گی۔ان کو باقی تمام عورتوں پر فضیلت ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور یہ فضیلت ان کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وجہ سے حاصل ہوگی۔

جنتی جب ان دونوں میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا تو وہ یاقوت سے بنے ہوئے کمرے میں سونے سے بنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہوئی ہوگی جو موتیوں سے مرصّع کیا گیا ہوگا۔اوراس نے باریک اور موٹے ریشم کے ستر جوڑے پہنے ہوں گے۔(وہ عورت اتنی حسین ہوگی) کہ وہ جنتی جب اپنا ہاتھ اس عورت کے کندھے پر رکھے گا تو اس عورت کے کپڑوں اور جلد اور گوشت کے باوجود اپنا ہاتھ اس کے سینے کے اندر دیکھے گا اور بے شک اس کی پنڈلی کا گودا دیکھے گا جیسا کہ تم میں سے کوئی اس دھاگے کو دیکھتا ہے جو کھلے یاقوت میں پرویا جاتا ہے۔اس آدمی کا جگر اس عورت کیلئے اوراس عورت کا جگر اس آدمی کیلئے شیشہ ہوگا۔پس وہ آدمی اس عورت کی موجودگی میں اور وہ عورت اس مرد کی موجودگی میں اکتائیں گے نہیں اور جس مرتبہ بھی اس عورت کے پاس جائے گا تو اس کو کنواری ہی پائے گا۔نا تو مرد کے آلہ تناسل میں فتور آئے گا اور نہ ہی اس عورت کی شرمگاہ کے متعلق اس کو کوئی شکایت ہوگی۔پس وہ اس حال میں ہوں گے کہ آواز دی جائے گی بیشک ہم نے جان لیا ہے کہ یقیناً نہ تو اکتایا ہوا ہے نہ ہی وہ عورت اکتائی ہے مگر بیشک یہاں نہ منی کا نزول ہے اور نہ ہی موت ہے۔مگر یہ کہ اس کے علاوہ بھی بیویاں ہوں گی تو وہ عورت چلی جائے گی پھر اس مرد کے پاس اس کی بیویوں میں سے ایک ایک کر کے آئیگی۔جب بھی ان میں سے کوئی اس کے پاس آئیگی تو کہے گا اللہ کی قسم جنت میں تجھ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں ہے۔اور نہ ہی جنت میں موجود کوئی چیز مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿دنیوی عورت کا جنت میں ایک عجیب منظر﴾

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا دوست ایک تخت پر جلوہ افروز ہوگا۔اس تخت کی بلندی پانچ سو سال کے سفر کے برابر ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: و فرش مرفوعة (اور تخت ہوں گے بلند)۔فرمایا کہ یہ تخت یاقوت احمر کا ہوگا۔اس کے زمرد اخضر کے دو پر ہوں گے اور تخت پر ستر بچھونے ہوں گے۔ان سب کا ڈھانچہ نور کا ہوگا اور ظاہر کا حصہ باریک ریشم کا ہوگا اور استر موٹے ریشم کا ہوگا۔اگر اوپر کے حصے کو نیچے کی طرف لٹکایا جائے تو چالیس سال کی مقدار کو بھی نہ پہنچے۔اس تخت پر ایک حجلہ عروسی ہوگا جو لؤلؤ موتی سے بنا ہوگا۔اس پر نور کے ستر پردے ہوں گے۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ھم و ازواجھم فی ظلال علی الارائک متکئون۔ (جنتی حضرات اوران کی بیویاں سائیوں میں حجلات عروسی میں ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے۔

یہاں سائیوں سے مراد درختوں کے سائے نہیں۔ یہ جنتی اس طرح سے اپنی بیوی سے بغلگیر ہوگا کہ نہ بیوی اس سے سیر ہوگی نہ مرد اس سے سیر ہوگا۔ یہ بغلگیری کا عرصہ چالیس سال تک کا ہوگا۔ اچانک یہ اپنا سر اُٹھائے گا تو دیکھے گا کہ ایک اور بیوی اس کو جھانک لے گی اور اس کو پکار کر کہے گی۔ ''اے دوستِ خدا! کیا ہمارا آپ میں حصہ نہیں؟'' جنتی کہے گا۔ ''اے میری محبوبہ تم کون ہو۔''

وہ کہے گی۔ ''میں ان بیویوں میں سے ہوں جنکے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''و لدینا مزید'' (ہمارے پاس اور بھی ہیں)''

چنانچہ اس کا وہ تخت یا سونے کے پروں والی وہ کرسی اڑ کر اس بیوی تک پہنچ جائے گی۔ جب یہ جنتی اپنی اس بیوی کو دیکھے گا تو وہ اس پہلی بیوی سے نور کے ایک لاکھ حصے زیادہ حسین ہوگی۔ یہ اس سے چالیس سال بغلگیر رہے گا۔ نہ یہ اس سے اکتاتی ہوگی اور نہ وہ اس سے اکتاتا ہوگا۔ جب یہ اس سے سر اٹھا کر دیکھے گا اس کے محل میں ایک نور لشکارا مارے گا تو یہ حیران اور ششدر رہ جائے گا اور کہے گا۔ ''سبحان اللہ! کیا کسی شان والے فرشتے نے جھانک کر دیکھا ہے یا ہمارے پروردگا نے اپنی زیارت کرائی ہے؟''

فرشتہ اس کو جواب دے گا جبکہ یہ جنتی نور کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوگا اور اس کے اور فرشتے کے درمیان ستر سال کا فاصلہ ہوگا۔ یہ فرشتہ باقی دربان فرشتوں کے پاس ہوگا۔

''نہ تو کسی فرشتے نے تیری زیارت کی ہے اور نہ ہی تجھے تیرے پروردگار عزوجل نے جھانک کر دیکھا ہے۔''

وہ پوچھے گا۔ ''تو پھر یہ نور کس کا تھا؟''

فرشتہ کہے گا۔ ''تیری دنیا کی بیوی ہے۔ یہ بھی جنت میں تیرے ساتھ ہے۔ اسی نے آپ کی طرف جھانک کر دیکھا ہے اور آپ کے بغلگیر ہونے پر مسکرائی ہے۔ یہ جو آپ نے اپنے گھر میں دیکھا ہے، اس کے دانتوں کا چمکتا ہوا نور ہے۔''

چنانچہ یہ جنتی اس کی طرف اپنا سر اٹھا کر دیکھے گا تو وہ کہے گی ''اے ولی اللہ! کیا ہمارا آپ میں کوئی نصیب نہیں؟''

وہ پوچھے گا۔ ''اے میری دوست آپ کون ہیں؟''

وہ کہے گی۔ ''اے ولی اللہ! میں ان بیویوں میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین (کوئی جی نہیں جانتا کہ ان جنتیوں کے لئے کیا کیا آنکھوں کی راحتیں چھپا کر رکھی ہوئیں ہیں)۔''

فرمایا کہ چنانچہ اس کا وہ تخت اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گا۔ جب یہ اس سے ملاقات کرے گا تو یہ اُس آخری بیوی سے نور کے اعتبار سے ایک لاکھ گنا بڑھ کر ہوگی۔ کیونکہ اس عورت نے دنیا میں روزے بھی رکھے تھے، نمازیں پڑھی تھیں اور اللہ عزوجل کی عبادت بھی کی تھی۔ یہ جنت میں داخل ہوگی تو جنت کی تمام عورتوں سے افضل ہوگی۔ کیونکہ وہ تو محض پیدا کی ہوئی ہوں گی (اور اس نے دنیا میں عبادت کی ہوگی) یہ جنتی اس سے چالیس سال تک بغلگیر ہوگا۔ نہ وہ تھکے گی اور نہ وہ اس سے سیر ہوگا۔

جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی اس نے یاقوت کے پازیب پہن رکھے ہوں گے۔ جب اس سے قربت کی جائے گی تو اس کے پازیبوں سے جنت کے ہر پرندے کی حسین آوازیں سنی جائیں گی۔ جب وہ اس کی ہتھیلی کو مس کرے گا تو وہ ہڈی کے گودے سے زیادہ نرم ہوگی اور اس کی ہتھیلی سے جنت کے عطر کی خوشبو سونگھے گا۔ اس پر نور کی ستر پوشاکیں ہوں گی۔ اگر ان میں سے کسی ایک اُوڑھنی کو پھیلا دیا

جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دے۔ ان کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ پوشاکوں پر کچھ سونے کے کنگھن ہوں گے، کچھ چاندی کے کنگھن ہوں گے اور کچھ لؤلؤ کے کنگھن ہوں گے۔

یہ پوشاکیں مکڑی کے جال سے زیادہ باریک ہوں گی اور اٹھانے میں تصویر سے زیادہ ہلکی ہوں گی۔ ان پوشاکوں کی نفاست اتنی زیادہ ہوگی کہ اس بیوی کی پنڈلی کا گودا بھی نظر آتا ہوگا اور اس کی رقت ہڈی، گوشت اور جلد کے پیچھے سے چمکتی ہوگی۔

پوشاکوں کی دائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا:

الحمد لله الذی صدقنا وعده۔ (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا)۔

اور بائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا:

الحمد لله الذی اذهب عن الحزن۔ (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا)۔

اس کے جگر پر نور سے لکھا ہوگا۔ حبیبی انا لک لا اریدبک بدلاً۔ (اے میرے دوست! میں آپ کی ہوں، میں آپ کی جگہ کسی اور کو نہیں چاہتی)۔

اس عورت کا سینہ مرد کا آئینہ ہوگا۔ یہ عورت یاقوت کی طرح صاف و شفاف ہوگی، حسن میں مرجان ہوگی، سفیدی میں محفوظ رکھے ہوئے انڈے کی طرح ہوگی، اپنے خاوند کی عاشق ہوگی، پچیس سال کی عمر میں ہوگی، کشادہ دانتوں والی ہوگی، اگر مسکرائے گی تو اس کی دانتوں کا نور چمک اُٹھے گا۔ اگر مخلوق اس کی گفتگو سن لیں تو اس پر سب نیک و بد دیوانے ہو جائیں۔ جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی تو اس کی پنڈلی کا نور اور حسن اس کے قدموں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا۔ اور اس کی ران کا نور (اور حسن) اس کی پنڈلی سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کی سرین کا حسن اور نور اس کی رانوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کے پیٹ کا حسن اور نور اس کی سرینوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کے سینے کا حسن اور نور اس کے پیٹ سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کے چہرے کا حسن اور نور اس کے سینے سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا۔

اگر یہ دنیا کے سمندروں میں اپنا لعاب ڈال دے تو یہ سب شیریں ہو جائیں۔ اگر یہ اپنے گھر کی چھت سے دنیا کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو اس کا نور اور حسن سورج اور چاند کے حسن کو ماند کر دے۔ اس پر یاقوت احمر کا ایک تاج ہوگا جس میں دُرِ مرجان کا جڑاؤ ہوگا۔ اس کے دائیں طرف اس کے بالوں کی ایک لاکھ زلفیں ہوں گی۔ یہ زلفیں بعض تو نور کی ہوں گی، بعض یاقوت کی، بعض لؤلؤ کی اور بعض زبرجد کی، اور بعض مرجان کی اور بعض جواہر کی۔ ان کو زمردِ احضر اور احمر کے تاج پہنائے گئے ہوں گے۔ رنگا رنگ کے موتی ہوں گے جن سے ہر طرح کی خوشبو پھوٹتی ہوگی۔ جنت کی ہر خوشبو اس کے بالوں کے نیچے ہوگی۔ ہر ایک زلف کے در و جواہر چالیس سال کی مسافت سے چمکتے نظر آئیں گے۔ بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس کی پچھلی طرف ایک لاکھ مینڈھیاں اس کے سینے پر پڑتی ہوں گی، پھر اس کی سرین پر پڑتی ہوں گی، پھر اس کے قدموں تک لٹکتی ہوں گی۔ حتیٰ کہ وہ ان کو کستوری پر گھسیٹتی ہوں گی اس کے دائیں طرف ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی۔ ہر زلف ایک نوکرانی کے ہاتھ میں ہوگی (جس کو اس نے اٹھا رکھا ہوگا) اور اس کے بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا۔

پھر اس کی پشت کی طرف بھی ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی۔ ہر ایک نوکرانی نے اس کے بالوں کی ایک لٹھ اٹھا رکھی ہوگی۔ اس کی بیوی کے آگے ایک لاکھ نوکرانیاں چلتی ہوں گی۔ ان کے پاس موتیوں کی انگوٹھیاں ہوں گی جن میں آگ کے بغیر بخور جلتے ہوں گے اور ان کی خوشبو جنت میں سو سال کی مسافت تک پہنچتی ہوگی۔ اس کے گرد سدا رہنے والے لڑکے ہوں گے۔ ان پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ گویا کہ وہ موتی ہوں گے جو اپنی کثرت کی وجہ سے بکھر گئے ہوں گے۔ یہ بیوی اللہ تعالیٰ کے دوست کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی خیریت اور سرور کا مزہ لے رہی ہوگی اور اس سے مسرور ہو کر اس پر فدا ہو رہی ہوگی پھر اس سے کہے گی۔ ''اے اللہ کے دوست! آپ رشک وسرور میں اور ملاحظہ فرمائیے۔''

پھر وہ اس کے سامنے ایک ہزار طرح کی چال کے ساتھ چل کر دکھائے گی۔ ہر ایک چال میں نور کی ستر پوشاکیں نمودار ہوتی رہیں گی۔ اس کے بالوں کو سلجھانے والی اس کے ساتھ ہوں گی۔ جب وہ چلے گی تو نازونخرے سے چلے گی، بل کھا کر چلے گی، شرم کو درمیان سے اٹھا کر چلے گی، رقص کرتے ہوئے چلے گی۔ اس پر خوبصورت ہو کر خوشی اور مستی دکھائے گی اور مسکرائے گی۔ جب وہ کسی کی طرف مائل ہوگی تو اس کی کنیزیں اس کے بالوں کے ساتھ گھوم جائیں گی اور اس کی مینڈھیاں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی اور دونوں طرف کی نوکرانیاں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔

جب وہ گھومے گی تو اس کی کنیزیں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔ جب وہ اپنا رخ سامنے کرے گی تو وہ بھی رخ سامنے کرلیں گی۔ اللہ جل شانہ نے اس کو ایسی شکل میں (جنت میں جانے کیلئے دوسری بار) اس طرح پیدا کیا ہوگا کہ وہ اپنا رخ زیبا سامنے کرے گی تو وہ بھی سامنے رہے اور اگر پشت پھیرے تو بھی اس کا چہرہ سامنے رہے۔ نہ اس کا چہرہ خاوند سے ہٹے گا نہ اس سے غائب ہوگا۔ جنتی اس کی ہر شے دیکھے گا۔ جب وہ ایک لاکھ انداز سے چلنے کے بعد بیٹھے گی تو اس کے سیرین تخت سے باہر نکل رہے ہوں گے اور اس کی زلفیں اور مینڈھیاں لٹک رہی ہوں گی۔

ان پر کیف مناظر حسن کو دیکھ کر ولی اللہ ایسا بے چین و بے قرار ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے موت نہ آنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ خوشی کے مارے مر جاتا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت برداشت نہ دی ہوتی تو یہ اس کی طرف اس خوف سے دیکھ بھی نہ سکتا کہ اس کی بینائی نہ کھو جائے۔ یہ اپنے خاوند سے کہے گی۔ ''اے ولی اللہ! خوب عیش کرو، جنت میں موت کا نام ونشان نہیں۔'' (ترجمہ انوار)

(بستان الواعظین ابن جوزی صفحہ نمبر ۱۹۴ تا ۱۹۶)

﴿دنیوی عورتوں کی حوروں پر عبادت سے فوقیت﴾

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان فی الجنه لمجتمعا للحور العین یرفعن بالصوات لم تسمع الخلائق بمثلها یلقن.

''جنت میں حور عین کی ایک مجلس ہوا کرے گی۔ یہ ایسی خوبصورت آواز میں گیت گائیں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی نغمہ سرائی کبھی نہ سنی ہوگی۔ یہ کہیں گی:

نحن الخالدات فلا نموت

و نحن الناعمات فلا تبأس أبداً

و نحن الراضيات فلا نسخط أبداً

طوبیٰ لمن کنا له و کان لنا

ترجمہ: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی مریں گی نہیں۔اور ہم نازنخرے والیاں ہیں کبھی بدحالی کا شکار نہ ہوں گی۔اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔سعادت ہے اس شخص کیلئے جس کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب حورعین یہ ترانہ کہیں گی تو دنیا کی عورتیں ان کے جواب میں یہ ترانہ کہیں گی:

نحن المصليات و ما صليتن

و نحن الصائمات و ما صمتن

و نحن المتوضأت و ما توضأتن

و نحن المتصدقات و ما تصدقتن

''ہمیں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔ہم نے روزے رکھے ہیں اور تم نے روزے نہیں رکھے، ہم نے وضو کئے ہیں اور تم نے وضو نہیں کیے، ہم نے زکوۃ اور صدقات ادا کئے ہیں اور تم نے نہیں کئے۔''

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اس جواب کے ساتھ دنیا کی عورتیں غالب آجائیں گی۔ (التذکرہ القرطبی)

﴿دنیوی بوڑھی عورتوں کا جنت میں جوان ہونا﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

انا انشأناهن انشاءً فجعلناهن ابكارا عرباً اترابا (سورة واقعه)

''بیشک ہم ان عورتوں کو ایک خاص انداز میں پیدا کریں گے، پھر ہم ان کو کنواریاں پیار دلانے والی ہم عمر بنائیں گے۔''

آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے انسانی عورتیں مراد ہیں۔

حضرت کلبیؒ اور مقاتلؒ نے کہا۔''یعنی یہ دنیا والی عورتیں ہوں گی جو ادھیڑ عمر اور بوڑھی ہوں گی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں پہلے ان کو پیدا کرنے کے بعد جب وہ ادھیڑ عمر اور بوڑھی ہو جائیں گی تو قیامت کے دن ان کو دوبارہ جوان پیدا کیا جائے گا۔''

اس تفسیر کی تائید حضرت انسؓ کی مرفوع حدیث سے ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: هن عجائز كم العمش الرمض.

''کہ وہ تمھاری بوڑھی، کم نظر اور کم اعضاء والی عورتیں ہوں گی۔''

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ:

''حضور ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس شریف لائے۔اُس وقت میرے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی۔آپ ﷺ نے سوال

فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا، یہ میری خالہ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا، یاد رکھو جنت میں بوڑھیاں داخل نہ ہوں گی۔ یہ ارشاد سن کر اس بڑھیا کو اس قدر پریشانی لاحق ہوئی جس قدر اللہ نے چاہا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''انا انشأناھن انشاءً'' (بے شک ہم ان کو نئے سرے سے پیدا کریں گے)۔

آدمؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یدخل الجنة العجز. ''کہ بوڑھیاں جنت میں داخل نہ ہوں گی۔'' تو وہ بوڑھی رو پڑی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ اخبرھا انھا لیست بعجوزاً ''اس کو بتاؤ کہ وہ اس دن بوڑھی نہ ہوگی۔ انھا یومئذ لشابة ''وہ اس دن جوان ہوگی۔'' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ان انشأناھن انشاءً۔ (حادی الارواح)

حور کی تخلیق

حوروں کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الحور العین خلقن من الزعفران

''حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔'' (بیہقی)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔ (طبرانی)

حوروں کو آدم و حوا علیہما السلام نے نہیں جنا

قال ابو سلمة بن عبد الرحمن : ان ولی اللہ فی الجنة عروساً لم یلدھا آدم ولا حواء ولکن خلقت من زعفران۔ (حادی الارواح ۲۷۴)

''حضرتؒ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن (تابعی) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دوست کیلئے جنت میں ایسی بیوی ہوگی جس کو آدم و حوا علیہما السلام نے نہیں جنا بلکہ وہ تو زعفران سے پیدا کی گئی۔''

حور کو مٹی سے نہیں بنایا گیا

حضرت زیدؓ بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو مٹی سے پیدا نہیں کیا بلکہ کستوری، کافور اور زعفران سے پیدا کیا ہے۔ (البدر السافرة)

حور کی مشک عنبر اور نور سے تخلیق

حضور ﷺ سے حوروں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان کو کس چیز سے بنایا گیا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ثلاثة اشياء اسفلهن من المسک و اوسطهن من العنبر و اعلاهن من الکافور و شعورهن و حواجبهن سواد خط من نور.

''تین چیزوں سے پیدا کی گئیں ہیں۔ان کا نچلا حصہ مشک (کستوری) کا ہے اور درمیانہ حصہ عنبر کا ہے اور اوپر کا حصہ کافور کا ہے۔ ان کے بال اور ابرو سیاہ نور سے ان کا خط کھینچا گیا ہے۔'' (ترمذی کذا فی التذکرۃ)

﴿حوروں کی تخلیق کے بعد ان پر خیمے نصب کرنا﴾

حضور اقدس ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا اور کہا کہ مجھے بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ حور عین کو کس طرح پیدا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا:

''اے محمد ﷺ! یخلقهن الله من قضبان العنبر و الزعفران نضروبات عليهن الخيام، اول ما يخلق الله منهن نهداً من مسک اذ فر ابيض عليه يلتام البدن.

''اللہ عزوجل ان کو عنبر اور زعفران کی شاخوں سے پیدا فرماتے ہیں، پھر ان کے اوپر خیمے نصب کر دیئے جاتے ہیں۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے پستانوں کو خوشبو دار گورے رنگ کی کستوری سے پیدا فرماتے ہیں، اس پر باقی بدن کی تعمیر کرتے ہیں۔'' (تذکرۃ القرطبی)

﴿حوروں کے بدن کے مختلف حصے کس چیز سے بنائے گئے ہیں﴾

وروى عن ابن عباس أنه قال: خلق الله الحور العين من اصابع رجليها الى ركبتيها من الزعفران، و من ركبتيها الى ثد؟ من المسک الأزفر و من ثد؟ الى عنقها من العنبر الأشهب و من عنقها الى رأسها من الكافر الأبيض. عليها سبعون الف حلة مثل شقائق النعمان اذا أقبلت يتلأ لأوجهها نورا ساطعا كما تتلأ لأشمس لأهل الدنيا و اذا أقبلت يرى كبدها من رقة ثيابها و جلدها. و فى رأسها سبعون ألف زوابة من المسک الأزفر ولكل زوابة منها وصيفة ترفع زيلها وهى تناوى هذا ثواب اولياء جزاء بما كانوا يعلمون. (التذكرة ٥٦٠)

''حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حورِ عین کو پاؤں کی انگلیوں سے اس کے گھٹنے تک زعفران سے بنایا ہے اور اس کے سینے سے گردن تک شعلہ کی طرح چمکنے والے عنبر سے بنایا اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے تخلیق کیا ہے اور اس کے اوپر گلِ لالہ جیسی ستر پوشاکیں ہوں گی۔ جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کا چہرہ زبردست نور سے ایسے چمک اُٹھتا ہے جیسے دنیا والوں کیلئے سورج چمکتا ہے اور جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ کا اندرونی حصہ لباس اور جلد کی باریکی کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے۔ اس کے سر میں خوشبو دار کستوری کے بالوں کی چوٹیاں ہیں۔ ہر ایک چوٹی کو اُٹھانے کیلئے ایک خدمتگار ہوگی جو اس کے کنارے کو اُٹھانے والی ہوگی۔ یہ حور کہتی ہوگی یہ انعام ہے دوستوں کا اور بدلہ ہے ان اعمال کا جو بجالاتے تھے۔''

﴿قطراتِ رحمت سے حوروں کی تخلیق﴾

و قد بلغنا فی الروایة : ان سحابة مطرت من العرش فخلقن من قطرات الرحمة ثم ضرب علی کل واحدة خیمة علی شاطیٔ الانهار سعتها أربعون میلا و لیس لها باب، حتی اذا حل ولی الله بالخیمة انصدعت الخیمة عن باب الیعلم الی الله أن ابصار المخلوقین من الملائکة و الخدم لم تأخذها و هی مقصورة قد قصر بها عن أبصار المخلوقین والله اعلم. (التذکرة فی احوال الموتی ۵۱۹)

''حضرت ابو الاحوصؒ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک بدلی نے عرش سے بارش برسائی تو ان کے قطراتِ رحمت سے حوروں کو پیدا کیا گیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک پر نہر کے کنارے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا۔ اس خیمے کی چوڑائی چالیس میل ہے۔ اس کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ جب اللہ کا دوست (اس کے پاس) خیمہ میں جانا چاہے گا تو اس خیمہ کو راستہ ہو جائے گا تاکہ ولی کو اس کا علم ہو جائے کہ فرشتوں اور خدمتگاروں کی مخلوق کی نگاہوں نے اس حور کو نہیں دیکھا۔ یہ حوریں ایسی ہیں جو مخلوقات کی نگاہوں سے بالکل اُوجھل ہیں۔

﴿جنت کے گلابوں سے حوروں کی تخلیق﴾

حضرت رباح قیسیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے سنا کہ آپؒ نے فرمایا: (جنات النعیم) جنات الفردوس اور جنات عدن کے درمیان واقع ہیں۔ ان میں ایسی حوریں ہیں جو جنت کے گلاب سے پیدا کی گئیں ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان (جنات النعیم) میں کون داخل ہوگا؟ تو فرمایا۔ وہ حضرات جو گناہ کا ارادہ نہیں کرتے۔ جب وہ میری عظمت کو یاد کرتے ہیں تو مجھے اپنے سامنے پاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو میرے خوف وخشیت میں پروان چڑھتے ہیں۔ (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا)

﴿حوروں پر فرشتوں کا خیمے نصب کرنا﴾

قال ابن ابی الحواریؒ سمعت أبا سلیمان یقول : ینشاء خلق حور العین انشاء فاذا تکامل خلقهن ضرب علیهن الملائکة الخیام. (حادی الارواح ۲۷۷)

''حضرت ابن ابی الحواریؒ کہتے ہیں کہ حور عین کو محض قدرتِ خداوندی سے پیدا کیا گیا ہے جب ان کی تخلیق پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے ان پر خیمے نصب کر دیتے ہیں۔''

حضرت ابن ابی الحواریؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلیمان درانیؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جن کے کناروں پر خیمے نصب کئے گئے ہیں۔ ان میں حورِ عین موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو نئے طریقے سے پیدا کیا ہے۔ جب ان کا حسن کامل ہو گیا تو فرشتوں نے ان پر خیمے لگا دیئے۔ یہ ایک میل در میل کرسی پر بیٹھی ہیں۔ جبکہ اس کی سرینیں کرسی کے اطراف سے باہر نکل رہی ہیں۔ جنت والے اپنے محلات سے (نکل کر ان کے پاس آئیں) گے اور جس طرح سے چاہیں گے ان کے نغمات اور ترانے سنیں گے۔ پھر ہر جنتی ہر ایک کے ساتھ خلوت میں چلا جائے گا۔ (صفۃ الجنۃ)

﴾ بادلوں سے حوروں کی بارش ﴿

حضرت ابوطیبہ کلاعیؒ فرماتے ہیں کہ جنت والوں پر نعمتوں سے بھری ہوئی بدلی ٹکرے ٹکرے ہوکر سایہ کرے گی اور پوچھے گی کہ میں آپ حضرات پر کس نعمت اور لذّت کی بارش کروں؟ پس جو شخص جس قسم کی خواہش کرے گا، اس پر اسی کی بارش کی جائے گی۔ حتیٰ کہ بعض جنتی کہیں گے کہ ہم پر نوخاستہ ہم عمر لڑکیوں کی بارش ہو۔ (صفتہ الجنتہ ابن ابی الدنیا ۲۹۲)

﴾ نہر بیدخ سے حوروں کا ساتھ لانا ﴿

عن الزہریؒ ان امن عباسؓ قال : ان فی الجنة نهراً یقالله البید خ علیه قباب من الیاقوت تحته حور ناشئات یقول أهل الجنة انطلقوا الی البیدح فیجیئون فیتصفحون تلک الحواری فاذا أعجب رجل منهم جاریة مس معصمها فتتبعه. (رواه ابن ابی الدنیا کما فی حادی الارواح ص ۲۷۵)

''حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بیدخ ہے۔اس پر یاقوت کے قبے ہیں جن کے نیچے لڑکیاں اُگتی ہیں اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتی ہیں۔ جنتی آپس میں کہیں گے کہ ہمارے ساتھ بیدخ کی طرف چلو۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور لڑکیوں سے مصافحہ کریں گے۔ جب کوئی لڑکی کسی مرد کو پسند آئے گی تو وہ اس کی کلائی کو چھولے گا تو وہ لڑکی اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری لڑکی اگ آئے گی۔''

﴾ لڑکیاں اُگانے والی نہر ﴿

شمر بن عطیہؒ کہتے ہیں کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جو لڑکیاں اُگاتی ہیں۔ یہ لڑکیاں مختلف آوازوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتی ہیں کہ ویسی خوبصورت آوازیں کانوں نے کبھی بھی نہیں سنیں۔ وہ کہتی ہیں:

نحن الخالدات فلا نموت

و نحن الکاسیات فلا نعری

و نحن الناعمات فلا نجوع

و نحن الناعمات فلا تبأس

ترجمہ: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی مریں گی نہیں۔ ہم لباس پہننے والیاں ہیں کبھی بے لباس نہ ہوں گی۔ ہم ہمیشہ نعمتوں والی ہیں کبھی بھوکی نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی رنج و تکلیف میں نہ جائیں گی۔'' (صفتہ الجنتہ ابونعیم)

﴾ سیب سے حوروں کا نکلنا ﴿

قال خالد بن ولیدؓ : سمعت النبیﷺ یقول : (ان الرجل من اهل الجنة لیمسست التفاحة من التفاح الجنة فینفلق فی یده فتخرج منها حوراء لو نظرت للشمس لأخجلت الشمس من حسنها من غیر ال ینقص من

التـفـاتـحة فـقـال له رجل : يا أبا سليمان ان هذ لعجب و لا ينقض من التفاحة؟ قال نعم كاالسرا ج الذی یو قد منه سراج آخر و سرج لا ينقض ولله علی ما یشاء قدير . (الجامع لاحكام القرآن للقرطبی ص ۱۳۳ ج ۱۷)

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اہلِ جنت میں سے ایک شخص جنت کے سیبوں میں سے ایک سیب کو پکڑے گا تو وہ سیب اس کے ہاتھ میں پھٹے گا۔اس سے ایک (خوبصورت) حور نکلے گی ۔اگر وہ سورج کی طرف جھانک لے تو سورج کی روشنی اس کے سامنے شرمندہ ہو جائے ۔جبکہ سیب سے حور نکلنے کی وجہ سے سیب میں تو کوئی کمی نہیں آئے گی ۔ایک شخص نے پوچھا کہ عجیب بات ہے، اس سیب سے حور نکلے اور اس میں کمی نہ آئے؟ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا، ہاں (ایسا ہی ہوگا) اس کی مثال یہ ہے چراغ سے چراغ روشن کیا جائے، اس میں کمی نہیں ہوتی ۔اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں اس کے کرنے پر قادر ہیں ۔'' (تفسیر قرطبی جلد ۷ اص ۱۳۳)

خیرہ عورت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہر مسلمان کو خیرہ ملے گی اور ہر خیرہ کیلئے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے ۔ان میں سے ہر دروازے میں سے ہر دن ایسے تحفے اور ہدیے اور بزرگی لے کر فرشتے داخل ہوں گے جو ان سے پہلے ان کو نہ ملے ہوں گے ۔وہ عورتیں نہ پریشان ہوں گی نہ وہ بدبودار ہوں گی اور نہ ان کے منہ سے بدبو آئے گی اور نہ خاوند کے علاوہ کسی کی جانب نظر اُٹھانے والی ہوں گی ۔ (حادی الارواح)

عیناء

عن ابو هريرة ان فی الجنة حوراء يقال لها (العيناء) اذا مشت مشی حولها سبعون وألف و صيف عن يمينهاو عن يسارها كذلک وهی تقول : أين الآمرون بالمعروف و ناهون عن المنكر؟ (التذكرة ۵۵۵)

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام 'عینا'' ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کے اردگرد ستر ہزار خدمت کرنے والی لڑکیاں چلتی ہیں ۔اس کے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی (اتنی ہی خدمتگار لڑکیاں) ہوتی ہیں ۔ یہ حور کہتی ہے کہ کہاں ہیں امر بالمعروف کرنے والے اور نہی عن المنکر کرنے والے (میں ان کا انعام ہوں)۔

عیناء مرضیۃ

شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے جہاد کی تیاری کی ۔میں نے اپنے ساتھ والے رفیقوں سے کہا کہ جہاد کے فضائل میں سے ہر ایک شخص دو آیتیں پڑھنے کیلئے تیار ہو جائے تو ایک شخص نے یہ آیت پڑھی:

ان لله اشترى من المؤمنين الفسهم و امو الهم بان لهم الجنة.

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان و مال اس قیمت پر خرید ی کہ ان کیلئے جنت ہے۔''

یہ آیت سن کر ایک لڑکا جو چودہ پندرہ سال کی عمر کا تھا اور اس کا باپ بہت سا مال چھوڑ کر مر گیا تھا، کھڑا ہوا اور کہا۔ اے عبدالواحد! کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لی؟ شیخ نے فرمایا بیشک اس نے خرید لی۔ اس نے کہا تو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا جان و مال جنت کے بدلے میں بیچ دیا۔

میں نے کہا خوب سوچ سمجھ لے۔ تلوار کی دھار بہت تیز ہوتی ہے اور تو بچہ ہے۔ مجھے خوف ہے کہ شاید تجھ سے صبر نہ ہو سکے اور عاجز ہو جائے۔ اس نے جواب میں کہا۔ اے شیخ میں اللہ تعالیٰ سے معاملہ کروں اور پھر عاجز ہو جاؤں، اس کے کیا معنی؟ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنا سب مال اور جان فروخت کر دی۔

شیخ نے کہا، میں اتنی بات کہہ کر بہت پشیمان ہوا اور نادم ہوا اور اپنے جی میں کہا کہ دیکھ اس بچے کی کیسی عقل ہے اور ہم کو باوجود بڑے ہونے کے عقل نہیں۔

مختصر یہ کہ اس لڑکے نے اپنے گھوڑے اور ہتھیار اور کچھ ضروری خرچ کے سوا کل مال صدقہ کر دیا۔ جب چلنے کا دن ہوا تو وہ سب سے پہلے ہمارے پاس آیا اور کہا۔ یا شیخ! السلام علیکم۔ شیخ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے سلام کا جواب دے کر کہا، خوش رہو تمھاری بیع نفع مند ہوئی۔ پھر ہم جہاد کیلئے چلے۔ اس لڑکے کی یہ حالت تھی کہ راستہ میں دن کو روزہ رکھتا اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا اور ہماری اور ہمارے جانوروں کی خدمت کرتا۔ جب ہم سوتے تھے تو ہمارے جانوروں کی حفاظت کرتا تھا۔

جب ہم روم کے شہر کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ وہ جوان چلا چلا کر کہ رہا ہے کہ اے عینا مرضیہ تو کہاں ہے؟ میرے رفیقوں نے کہا شاید مجنون ہو گیا۔ میں نے اسے بلا کر پوچھا کہ بھائی تو کسے پکار رہا ہے اور عینا مرضیہ کون ہے۔ تو اس نے ساری کیفیت کچھ اس طرح بیان کی کہ میں غنودگی کی سی حالت میں تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ عینا مرضیہ کے پاس چلو۔ میں اس کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔ وہ مجھے باغ میں لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نہر جاری ہے، پانی نہایت صاف و شفاف ہے، نہر کے کنارے نہایت حسین لڑکیاں ہیں کہ نہایت گراں بہا زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئیں اور آپس میں کہنے لگیں کہ عیناء مرضیہ کا خاوند ہے۔ میں نے انہیں سلام کر کے پوچھا کہ تم میں عیناء مرضیہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا ہم تو اس کی لونڈیاں اور باندیاں ہیں، وہ تو آگے ہے۔

میں آگے گیا تو ایک نہایت ہی عمدہ باغ میں لذیذ اور ذائقہ دار دودھ کی نہر بہتے دیکھیں اور اس کے کناروں پر پہلی عورتوں سے زیادہ حسین عورتیں دیکھیں۔ انہیں دیکھ کر تو میں مفتون ہو گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور کہا کہ یہ عیناء مرضیہ کا خاوند ہے۔ میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا وہ آگے ہے۔ ہم تو اس کی خدمت کرنے والیاں ہیں، تم آگے جاؤ۔ میں آگے گیا تو کیا دیکھا کہ ایک نہر خالص مزیدار شراب کی جاری ہے اور اس کے کنارے ایسی حسین و جمیل عورتیں بیٹھی ہیں کہ انہوں نے پہلی سب عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے ان سے بھی سلام کر کے پوچھا کہ عیناء مرضیہ کیا تم میں ہے؟ تو انہیں نے کہا نہیں ہم سب تو اس کی کنیزیں ہیں، وہ آگے ہے تم آگے جاؤ۔ میں آگے گیا تو ایک چوتھی نہر خالص شہد کی بہتی دیکھی اور اس کے کنارے کی عورتوں نے پچھلی تمام عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے ان سے بھی

سلام کرکے پوچھا کہ عیناء مرضیہ تم میں سے ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے ولی! ہم تو اس کی لونڈیاں ہیں تم آگے جاؤ۔

میں آگے چلا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید موتیوں کا خیمہ ہے اوراس کے دروازے پر ایک حسین لڑکی کھڑی ہے۔ اور وہ ایسے عمدہ زیور اور لباس سے آراستہ ہے کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئی اور خیمہ میں پکار کر کہا، اے عیناء مرضیہ تمھارا خاوند آگیا۔ میں خیمے کے اندر گیا تو دیکھا کہ ایک جڑاؤ سونے کا تخت بچھا ہوا ہے، اس پر عیناء مرضیہ جلوہ افروز ہے۔ میں اسے دیکھتے ہی فریفتہ ہوگیا۔ اس نے دیکھتے ہی کہا، مرحبا مرحبا اے ولی اللہ! اب تمھارے یہاں آنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ میں دوڑا اور چاہا کہ اسے گلے سے لگالوں، اس نے کہا ٹھہرو ابھی وہ وقت نہیں آیا اور ابھی تمھاری روح میں دنیوی حیات باقی ہے۔ آج رات تم یہیں روزہ افطار کروگے۔ میں یہ خواب دیکھ کر جاگ اُٹھا اور اب میری یہ حالت ہے کہ صبر نہیں ہوتا۔

شیخ عبدالواحدؒ فرماتے ہیں کہ ابھی یہ باتیں ختم نہ ہوئیں تھی کہ دشمن کا ایک گروہ آیا اور اس لڑکے نے سبقت کرکے ان پر حملہ کیا اور نو کافروں کو مار کر شہید ہوا تو میں اس کے پاس آیا اور دیکھا کہ خون میں لت پت ہے اور کھل کھلا کر خوب ہنس رہا ہے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ (روضۃ الریاحین)

﴿عیناء کا خواب میں دیکھنا﴾

و اخرج هناد بن السری عن ثابت البنانی قال کنت انس بن مالک فقدم علیه ابن له من غزاة یقال له ابو بکر فسأله ثم قال ألا أخبرک عن صاحبنا فلان بینما نحن فی غزاتنا اذثار وهو یقول وا أهلاه وا اهلا فنزلنا الیه وظننا ان عارضا عرض له فقلنا له فقال انی کنت أحدث نفسی أن لا اتزوج حتی أستشهد فیزوجنی الله من الحور العین فلما طالت علی الشهادة حدثت نفسی فی سری ان أنا رجعت تزوجت فاتانی آت فی منامی فقال انت القائل ان انا رجعت تزوجت قم فان الله قد زوجک العیناء فانطلق بی الی روضة خضراء معشبة فیها عشر جوار فی ید کل واحدة صنعة تصنعها لم أر مثلهن فی الحسن و الجمال قلت فیکن العیناء قلن لا نحن من خدمها و هی امامک فنطلقت خاذا بروضة أعشب من الاولی و احسن فیها عشرون جارجة فی ید کل واحدة صنعة تصنعها لیس العشر الیهن فی شیء من الحسن و الجمال قلت فیکن العیناء قلن لا نحن من خدمها وهی امامک فضیت فاذا أنا بروضة اخری اعشب من الاولی و اثنانیة و احسن فیها اربعون جارجة فی ید کل واحدة صنعة تصنعها لیس العشر و العشرون الیهن بشیء من الحسن و الجمال قلت فیکن العیناء قلن لا نحن خدمها و هی امامک فانطلقت فاذا أنا بیاقوت مجوفة فیها سریر علیه امرة قد فضل جنبها عن السریر فقلت أنت العیناء قالت نعم مرحبا و ذهبت لا ضع یدی علیها قالت مه ان فیک شیأ من الروح بعد و لکن فطرک عندنا اللیله فما فرغ الرجل من حدیثه حتی نادی منادیا خیل الله ارکبی فجعلت انتظر الی الرجل و انظر الی الشمس و نحن مصافوا

لعدو و اذکر حدیثه مما أدری ایهما بدر رأسه سقطت اول.ا (الدر المنثور ص ۱۵۲ ج ۵)

''حضرت انس بن مالکؓ کے صاحب زادے فرمانے لگے کہ ہم ایک غزوہ میں گئے ہوئے تھے۔ ہمارا ایک ساتھی تھا (ایک دن وہ جوش میں آ کر کہنے لگا) ''وا أھلا و أھلا'' یعنی کیا ہی اچھی شادی ہے، کیا ہی اچھی شادی ہے۔

ہم اس کی طرف اترے کہ اس کو کیا ہو گیا۔ ہم نے اس سے پوچھا کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگا میں نے اپنے دل میں یہ سوچ رکھا تھا کہ کبھی دنیا میں شادی نہیں کروں گا۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ میری شادی حورِعین سے کر دے۔ لیکن جب شہادت میں تاخیر ہو گئی تو میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر میں (گھر کو) واپس لوٹ جاؤں تو شادی کر لوں گا۔ (اسی خیال میں تھا کہ) میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک منادی کہتا ہے کہ تو ہی ہے جس نے کہا تھا اگر میں واپس جاؤں تو شادی کروں گا۔ اُٹھ جا، اللہ تعالیٰ نے تیری شادی (عیناء حور) کے ساتھ کر دی ہے۔ وہ (شخص) مجھے ایک سبز گنجان باغ کی طرف لے کر چلا گیا تو اس باغ میں دس خوبصورت لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں (کچھ عجیب وقسم کی) صنعت (کاریگری) تھی جس میں وہ (لڑکیاں) مشغول تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کیا تمھارے اندر عیناء موجود ہے۔ انہوں نے کہا نہیں ہم تو اس کی خدمتگار ہیں، وہ تو آگے ہے۔ میں وہاں سے آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ زیادہ گنجان باغ میں جا پہنچا جو پہلے باغ سے بہت زیادہ خوبصورت تھا۔ اس میں بیس (خوبصورت) لڑکیاں تھیں۔ (وہ لڑکیاں اتنی خوبصورت تھیں کہ) پہلی والی دس لڑکیاں ان کے مقابلے میں کچھ نہ تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں صنعت تھی جس میں وہ مشغول تھیں۔ میں نے ان سے (بھی) پوچھا کہ تمھارے اندر عیناء تو نہیں۔ تو وہ کہنے لگیں۔ ہم تو اس کی خدمتگار ہیں وہ تو آگے ہے۔

میں وہاں سے اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ پہلے اور دوسرے باغ سے بہت زیادہ خوبصورت گنجان باغ ہے جس میں چالیس لڑکیاں ہیں جو کہ اپنے کھیل میں مشغول ہیں وہ اتنی حسین ہیں کہ پہلی دس اور بیس لڑکیوں کا حسن ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ تم میں عیناء تو نہیں۔ تو وہ بھی بول پڑیں کہ نہیں ہم تو اس کی خدمت کرنے والیاں ہیں، وہ تو آپ کے آگے ہے۔ تو میں وہاں سے کچھ آگے چلا تو اچانک میری نگاہ یاقوت کے ایک کھوکھلے محل پر پڑی۔ جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ اس پر ایک (حسین وجمیل) عورت ٹیک لگائے بیٹھی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ ارے تو عیناء ہے؟ تو وہ کہنے لگی۔ ہاں ہاں میں ہی عیناء ہوں، مرحبا مرحبا (آپ کا آنا مبارک ہو)۔ میں آگے بڑھا اور اس سے مصافحہ کرنے لگا تو وہ کہنے لگی۔ ٹھہر جا! اب تک تو حیات کے عالم میں ہے (جب تجھ سے روح نکلے گی تو پھر تجھ سے ملاقات ہوگی) آج رات کو ہماری ملاقات ہوگی۔ اس صاحب کے خواب دیکھنے کے کچھ دیر بعد لڑائی گرم ہو گئی اور شام ہونے سے پہلے پہلے وہ شہید ہو گیا۔

﴿حورمزید﴾

عن ابی سعید عن رسول اللہ ﷺ قال ان الرجل فی الجنة لیتکیء فی الجنة سبعین مسنداً قبل ان یتحول ثم تأتیه أمرأة فتضرب علی منکبه فینظر وجهه فی خدها اصفی عن مرآة و ان أدنی لؤلؤة تضیء ما بین المشرق

والمغرب فتسلم عليه فيرد السلام و يسالها من انت فتقول انا من المزيد و انه ليكون عليها سبعون ثوباً فينفذها بصره حتى يرا مخ ساقها من وراء ذلک و ان عليها من التيجان ان أدنى لؤلؤة منها لتقضئ ما بين المشرق و المغرب (رواه احمد کذا فی المشکوة ج۲ ص ۵۰۰)

''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنتی آدمی جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال تک ٹیک لگا کر بیٹھے گا پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی جس کے رخساروں میں وہ اپنے چہرے کو آئینہ سے زیادہ صاف دیکھے گا۔ اس پر ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دینے والا ہوگا۔ یہ اس کو سلام کرے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟ وہ بتائے گی، میں ''مزید'' میں سے ہوں۔ اس عورت پر ستر جوڑے ہوں گے۔ ان سے بھی نظر گزر جائے گی حتیٰ کہ وہ اس کی پنڈلی کے گودے کو ان جوڑوں کے پیچھے سے دیکھ لے گا۔ اس عورت پر تاج بھی ہوں گے جن کے ادنیٰ درجے کا موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہوگا۔''

﴿حوروں کی اپنے خاوندوں کیلئے دعائیں﴾

فی مراسیل عکرمة عن النبیﷺ قال: ان الحورالعین لا کثر عدداً منکن یدعو الازواجهن یقلن أللهم أعنه علی دینک وأقبل بقلبه علی طاعتک و بلغه بعزتک یا أرحم الراحمین. (حادی الارواح ۲۷۲)

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حورعین تعداد میں تم سے بہت زیادہ ہیں وہ اپنے خاوندوں کیلئے دعائیں کرتی ہیں کہ اے اللہ! میرے اس خاوند کی دین کے معاملے میں مدد فرما اور اس کے دل کو اطاعت کی طرف متوجہ فرما اور یا ارحم الراحمین اپنے قرب کے ساتھ اس کو ہم تک پہنچا دے۔

﴿دنیوی عورت کی اپنے شوہر کو ایذا دینے پر حور کی تنبیہ﴾

عن معاذ بن جبل عن النبیﷺ قال: لا تؤذی امرأة زوجها فی الدنا الا قالت زوجته من الحورالعین لا تؤذیه قاتلک الله فانما هو عندک دخیل یوشک أن یفارقک الینا. مسند احمد (حادی الارواح ۲۷۲)

''حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت دنیا میں جب بھی خاوند کو ایذا اور تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی حورعین (جنت میں) کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے، اس کو ایذا مت دو۔ یہ تمھارے پاس کچھ وقت کا مہمان ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ یہ تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔''

﴿حور کا دنیا میں اپنے شوہر کو دیکھنا﴾

ابن وهب قال: و حدثنا ابن زید قال: یقال للمرأة من اهل الجنة وهی فی السماء: أتحبینا أن نریک زوجک من اهل الدنیا؟ فتقول: نعم، فیکشف لها عن الحجب ویفتح الأبواب بینها بینه حتی تراه و تعرفه و

تعاهده بالنظر حتى تستبطئ قدومه و تشتاق اليه كما تشتاق المرأة الى زوجها الغائب عنها. و لعله يكون بينه و بين زوجته فى الدنيا ما يكون بين النساء و أزواجهن من مكالمة أو مخاصمة فتغضبه زوجته التى فى الدنيا فيشق ذلک عليها وتقول: ويحک دعيه من شرک أنما هو معک ليال قلائل. (التذكرة فى احوال الموتى و امور الآخرة ٢٥٣)

حضرت ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی عورت کو، جب کہ وہ جنت میں موجود ہے، کہا جاتا ہے کیا تو پسند کرتی ہے کہ اپنے دنیا کے خاوند کو دیکھے تو وہ کہتی ہے ہاں (کیوں نہیں)۔ چنانچہ اس کیلئے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور اسکے خاوند کے درمیان دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتی کہ وہ اس کو دیکھتی اور پہچان رکھتی ہے، اور ٹکٹکی لگا کر دیکھتی رہتی ہے اور یہ کہ وہ اپنے خاوند کو دیر سے آنے والا سمجھتی ہے۔ یہ عورت اپنے خاوند کی اتنی مشتاق ہے کہ جتنا (دنیا کی) عورت اپنے گھر سے کہیں دور دراز گئے ہوئے اپنے خاوند کی واپسی کی مشتاق ہوتی ہے۔

شاید کہ دنیا کے مرد اور بیوی کے درمیان وہی حالت ہوتی ہے جو بیوی کے اپنے خاوند کے درمیان نوک جھونک اور جھگڑا ہوتا ہے تو یہ جنت کی حور دنیا کی بیوی پر ناراض ہوتی ہے اور اس کو صدمہ ہوتا ہے اور اس تکلیف کی بنا پر کہتی ہے کہ تجھے ہلاکت ہو، تو اس کو چھوڑ دے۔ یہ تمھارے پاس چند راتوں اور دنوں کا مہمان ہے (اس کو تکلیف نہ دو)۔

﴿حوروں کا حساب کتاب کے وقت اپنے شوہر کو دیکھنا﴾

حضرت ثابتؒ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا قیامت کے دن حساب کتاب لے رہے ہوں گے اس وقت اس کی بیویاں جنت سے جھانک کر دیکھ رہی ہوں گی۔ جب پہلا گروہ حساب سے فارغ ہوکر (جنت کی طرف) لوٹے گا تو وہ عورتیں اس کو دیکھ رہی ہوں گی اور کہیں گی، اے فلانی! خدا کی قسم یہ تمھارا خاوند ہے۔ وہ بھی کہے گی ہاں اللہ کی قسم یہ میرا خاوند ہے۔ (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا ٢٩٠)

﴿حوروں کا اپنے شوہر کے احوال معلوم کرنے کیلئے اپنے خادموں کو بھیجنا﴾

حضرت ابن ابی حواریؒ کہتے ہیں کہ جنت کی ایک عورت اپنے نوکروں میں سے ایک نوکر سے کہے گی۔ تو تباہ ہو جائے، جا کر دیکھ تو سہی (حساب کتاب میں) ولی اللہ یعنی میرے خاوند کے ساتھ کیا ہوا جب وہ اطلاع پہنچانے میں دیر کرے گا تو وہ دوسرے خدمتگار کو بھیجے گی۔ وہ بھی دیر کرے گا تو تیسرے کو روانہ کر دے گی۔ پھر پہلا آ کر کہے گا کہ میں نے اسے میزانِ عدل کے پاس چھوڑا ہے۔ دوسرا آ کر کہے گا میں نے اس کو پل صراط کے پاس چھوڑا ہے۔ تیسرا آ کر کہے گا کہ وہ جنت میں داخل ہو چکا ہے۔ اسکا حور خوشی اور فرحت سے استقبال کرے گی اور یہ جنت کے دروازے تک پہنچ کر اس سے بغلگیر ہو گی جس سے کبھی نہ نکلنے والی خوشبو جنتی کے ناک میں داخل ہو جائے گی۔

(حادی الارواح ص ٣٠٦)

﴿جنت کے گیٹ پر حور کا اپنے شوہر کا استقبال کرنا﴾

عن یحییٰ بن ابی الکثیر أن الحور العین یتلقین أزواجھن عند ابواب الجنة فیقلن طال ما انتظرناکم فنحن الراضیات فلا نسخط، ونحن المقیمات فلا نظعن، ونحن الخالدات فلا نموت، باحسن أصوات سمعت وتقول أنت حبی و أنا حبک لیس دونک تقصیر ولا واءک معدل. (حادی الارواح ۲۷۸)

''حضرت یحییٰ ابن ابی کثیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حورِعین اپنے خاوندوں سے جنت کے دروازوں پر ملاقات کریں گی اور خوبصورت ترین ترنم کے ساتھ کہیں گی کہ ہم نے عرصہ دراز تک آپ حضرات کا انتظار کیا ہے۔ ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والیاں ہیں کبھی نکالی نہ جائیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ اور یہ بھی کہیں گی کہ آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کی محبوبہ ہوں۔ میں آپ ہی کیلئے ہوں۔ میرے نزدیک آپ کی ہمسری کرنے والا کوئی نہیں۔''

﴿حور کی اپنے شوہر سے ملاقات﴾

قال ابن ابی الدنیا حدثنا محمد بن عباد بن موسیٰ العکلی حدثنا یحییٰ بن سلیم الطائفی حدثنا اسماعیل بن عبداللہ المکی حدثنا ابو عبداللہ انہ سمع الضحاک بن مزاحم یحدث عن الحارث عن علی انہ سأل رسول اللہ ﷺ عن ھذہ الآیہ (یوم نحشر المتقین الی الرحمان وفداً) قال قلت یا رسول اللہ ﷺ ما الوفد الا رکب قال النبی ﷺ والذی نفسی بیدہ انھم اذا خرجوا من قبورھم استقبلوا بنوق بیض لھا اجنحة علیھا رحال الذھب شرک نعالھم نور یتلأ لأ کل خطوة منھا مثل مد البصر و ینتھون الی باب الجنة فاذا حلقه من یاقوتة حمرآء علی صفائح الذھب و اذا شجرة علی باب الجنة ینبع من أصلھا عینان فاذا شربوا من احداھما جرت فی وجوھھم نضرة النعیم، واذا توضؤوا من الاخری لم تشعث اشعارھم ابداً فیضربون الحلقة بالصفیحة فلو سمعت طنین الحلقة فیبلغ کل حوراء أن زوجھا قد اقبل فتستخفھا العجلة فتبعث قیمھا فیفتح له الباب فلولا أن اللہ عزوجل عرفه نفسه لخرله ساجداً مما یری من النور و البھا، فیقول أنا قیمک الذی اکلت بأمرک۔فیتبعه فیقفوا أثرہ فیأتی زوجته فتستخفھا العجلة فتخرج من الخیمة فتعلقه و تقول أنت حبی و أنا حبک و أنا الراضیة فلا اسخط أبدا۔ ا أنا الناعمه فلا أبأس أبداً الکالدة فلا أطعن أبداً۔ فیدخل بیتاً من اساسه الی سقفه مائة ذراع مبنی علی جندل اللؤلؤ و الیاقوت طرائق حمر و طرائق حضر و طرائق صفر، ما منھا طریقة تشاکل صاحبتھا۔ فیأتی الاریکة فاذا علیھا سریر علی سریر سبعون فراشاً علیھا سبعون زوجة علی کل زوجة سبعون حلة یری مخ ساقھا من باطن الجلد یقضی جماعھن فی مقدار الیلة۔ تجری من تحتھم انھار مطردة أنھار من ماءٍ غیر آسن صاف لیس کدر، و انھار من عسل مصفی لم یخرج من البطون النحل، وأنھار من خمر لذہ للشاربین لم یغصرہ

الـرجـال بـاقـدامهـا، وأنهار من لبن لم يتغير طعمه لم يخرج من بطون الماشية، فاذا اشتهوا الطعام جاء تهم طيور بيـض فتـرفـع أجـنـحتها فيأكلون من جنوبها من أى الالوان شاأوا ثم تطير فتذهب، فيها ثمار مندلية اذا اشتهوها انشـعـب الغصن اليهم فيأكلون من أى الثمار شؤوا ان شاء قائماً و ان شاء متكئًا، و ذلک قوله عزوجل: (و جنى الـجـنـتيـن دان)(الـرحـمـن) و بين ايديهم حدم كا للؤلؤ هذا حديث غريب و فى اسناده ضعف و فى رفعة نظر و المعروف أنه موقوف على عليي.

''ابن ابی الدنیاؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؓ کی روایت نقل کی ہے۔انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے اس آیت يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدًا کے متعلق پوچھا۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وفد تو سوار ہی ہوتے ہیں۔تو نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک وہ اپنے قبروں سے نکلیں گے تو وہ اپنے سامنے سفید ایسی اونٹنیوں کو پائیں گے جن کے پر ہوں گے۔ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے۔ان کے جوتوں کے تسمے چمکتے ہوئے روشن ہوں گے۔ ان اونٹنیوں کا ہر قدم حد نظر تک ہوگا اور وہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائیں گے تو اس کی زنجیر سرخ یاقوت کی ہوگی جس کے گردسونے کے تختے ہوں گے۔اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہوگا جس کی جڑوں سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے تو جب ان میں سے ایک سے پانی پئیں گے تو ان کے چہروں میں آرام کی تازگی پھیل جائے گی اور جب دوسرے چشمے سے وضو کریں تو انکے بال کبھی پراگندہ نہ ہوں گے۔پھر وہ زنجیروں کو تختوں پر ماریں گے تو زنجیر کی آواز سنائی دے گی۔پھر وہ آواز حوروں کو پہنچے گی تو وہ معلوم کرلیں گی کہ ان کا خاوند آگیا ہے۔جلد بازی ان کو ہلکا پھلکا کردے گی۔پھر وہ جنت کے قیم کو جلد دروازہ کھولنے کو کہے گی تو وہ اس کیلئے دروازہ کھولے گا۔پس اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان اس کو نہ کرائی ہوتی تو یہ آدمی اس قیم کو دیکھ کر سجدہ میں گر جاتا جبکہ وہ اس کی چمک اور روشنی دیکھے گا۔پھر وہ کہے گا میں تیرا قیم ہوں مجھے تیرے ہی لیے مقرر کیا گیا ہے۔پھر وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی کے پاس پہنچ جائے گا تو وہ جلدی سے اُٹھے گی اور خیمہ سے نکل کر اس سے بغل گیر ہوگی اور کہے گی، تو میری محبت ہے اور میں تیری محبت ہوں۔اور راضی رہوں گی کبھی ناراض نہ ہوں گی اور ہمیشہ خوش وخرم رہوں گی کبھی پریشان نہ ہوں گی اور ہمیشہ رہوں گی کبھی دوسری جگہ نہ جاؤں گی۔پھر وہ اپنے مکان میں داخل ہوگا۔اس کی بنیاد سے لیکر چھت تک سو ذراع کا فاصلہ ہوگا جو موتیوں اور یاقوت کی چٹانوں سے تعمیر کیا گیا ہوگا۔اس کے کچھ پتھر سرخ ہوں گے، کچھ سبز اور کچھ زرد ہوں گے۔ان میں سے کوئی پتھر دوسرے سے مشابہ نہ ہوگا۔پھر وہ آراستہ تخت کے پاس آئے گا تو تخت پر تخت ہوں گے۔ان پر ستر بستر ہوں گے۔ان بستروں پر بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے لباس کے ہوں گے۔اس کے باوجود اس بیوی کی پنڈلی کی ہڈی کے اندر سے گودا دکھائی دے گا۔رات بھر کے اندر میں وہ ان سے اپنے خواہش پوری کرتا رہے گا۔ الحدیث (حادی الارواح ۱۹۸)

﴿حور کی اپنے شوہر سے ملاقات﴾

عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول. ألا أخبركم بأسفل اهل الجنة درجة ؟ قالوا بلى يا رسول الله ﷺ. قال : رجل يدخل من باب الجنة فيتلقاه غلمانه فيقولون مرحبا بسيدنا

قدان لک أن تزورنا قال. فتمدله الزرابی اربعین سنة، سم ینظر عن یمینه و شماله فیری الجنان. فیقول لمن ما ھھنا ؟ فیقال. لک حتی اذا انتھی رفعت له یاقوته حمراء و زبرجدة خضراء لھا سبعون شعبا فی کل شعب سبعون غرفة فی کل غرفة سبعون باباً ـ:فیقال اقراء وارقه فیرقی حتی اذا انتھی الی السریر ملکه اتکأ علیه. سعته میل فی میل له قصور. فیسعی الیه بسبعین صحفة من ذھب لیس فیھا صحفة فیھا من لون اختھا یجد لذة اخرھا کما یجدلذه اولھا ثم یسعی الیه بألوان الا شربه. فیشرب منھا ما اشتھی : ثم یقول الغلمان. ا ترکوه و أزواجه فینطلق الغلمان ثم ینظر فاذا حوراء من الحورالعین جالسة علی سریر ملکھا علیھا سبعون حلة لیس منھا حلة من لون صاحبتھا. فیری مخ ساقھا من وراء اللحم و الدم والعظم والکسوة فوق ذلک. فینظر الیھا فیقول. من أنت؟ فتقول أنا حورالعین من اللاتی خبئن لک. فینظر الیھا اربعین سنة لا یصرف بصره عنھا. ثم یرفع بصره الی الغرفة فاذا أخری أجمل منھا فتقول. ما ان لک أن یکون لنا منک نصیب؟ فیرتقی الیھا أربعین سنة لا یصرف بصره عنھا، ثم اذا بلغ النعیم منھم کل مبلغ وظنوا أن لا نعیم أفضل منه تجلی لھم الرب تبارک اسمه. فینظرون الی وجه الرحمن فیقول. یا اھل الجنة ھللونی فیتجاوبون بتھلیل الرحمن. ثم یقول. یا داؤد قم فمجدنی کما کنت تمجدنی فی الدنیا قال. فیمجد داؤد ربه عزوجل.

(رواہ ابن ابی الدنیا و فی اسنادہ من لا أعرفه الان)

(الترغیب و الترھیب ج ۴ ص ۳۰۴)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی ایک طویل روایت جس میں ادنیٰ درجہ کے جنتی کا جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے اس کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ جب وہ (جنتی) اپنی دارِسلطنت کی انتہا کو پہنچے گا تو اس کے خادم اسکے لئے کھانا لائیں گے پانی پلائیں گے جس سے جب وہ خوب شکم سیر ہوگا تو وہ خادم کہیں گے کہ اب اس کو اپنی بیویوں سے ملاقات کرنے دو تو وہ خدام چلے جائیں گے۔ اتنے میں اس جنتی کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر پڑے گی۔ جو کہ ایک تخت پر بیٹھی ہوئی ہوگی جس نے ستر پوشاکیں پہن رکھی ہوں گی اور ہر پوشاک کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا۔ جنتی کو اس کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت اور خون اور ہڈی اور کپڑے کے اوپر سے نظر آئے گا تو یہ جنتی اس کو دیکھتے ہی کہے گا کہ تو کون ہے وہ کہے گی میں ان حوروں میں سے ہوں جو تیرے لئے پوشیدہ رکھی ہیں یہ جنتی اس کی طرف متوجہ ہوگا تو اس کو دیکھتے دیکھتے چالیس سال گزر جائیں گے۔ پھر اس کے بعد جب اس کی نگاہ ایک اور کمرے میں پڑے گی تو وہاں پہلی عورت سے زیادہ خوبصورت عورت ہوگی وہ کہے گی ارے میاں ہم میں تیرا کوئی حصہ نہیں؟ تو یہ جنتی اس کی طرف چالیس سال بڑھتا رہے گا نگاہ تک بھی اس سے نہ ہٹے گی۔

﴿حور کی طلب میں دعا نہ مانگنے پر حور کا افسوس﴾

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب نمازی سلام پھیرتا ہے اور یہ نہیں کہتا ''اللھم اجرنی من النار

وادخلني الجنة و زوجني من الحور العين '' اے اللہ مجھے دوزخ سے نجات عطافرما اور جنت میں داخل فرما اور مجھے حورعین سے بیاہ دے تو فرشتے کہتے ہیں افسوس کیا یہ شخص بے بس ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرے۔اور جنت کہتی ہے افسوس کیا یہ شخص عاجز ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے اور حور کہتی ہے یہ شخص عاجز ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے کہ وہ اس کی حورعین سے شادی کردے۔ (طبرانی)

﴿حور کب تک متوجہ رہتی ہے﴾

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشادفرمایا: ''ان العبد اذا قام فی الصلاۃ فتحت له الجنان و کشف الحجب بینه و بین ربه و استقبله الحور ما لم یتمخط او یتنخم '' جب یہ مسلمان نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کو کھول دیا جاتا ہے اور اس کے اور اس کے رب کے درمیان پردے ہٹادیئے جاتے ہیں اور حور اس کی طرف اپنا رخ کر لیتی ہے جب تک کہ وہ نہ تھوکے اور ناک نہ سنکے۔ (طبرانی)

﴿حور کا صبح تک انتظار﴾

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: ''من بات لیلة فه خفة من الطام یصلی تدارکت علیه جواری الحور العین حتی یصبح''. (طبرانی)

جوشخص تھوڑا کھانا کھاکر نماز پڑھتے ہوئے رات گزاردیتا ہے تو صبح تک حورعین انتظار میں رہتی ہے۔(کہ شاید اللہ تعالیٰ اس نیک بندے سے ہمیں بیاہ دے واللہ اعلم)

﴿حور کا پیغام﴾

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے استقبال کے لئے سنورتی ہے پھر جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام میسرہ ہے اس کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور دروازوں کے کنڈے ہلتے ہیں اس سے ایسی بھینی بھینی آواز پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں نے اس زیادہ خوبصورت آواز نہیں سنی ہوگی پس حورعین ظاہر ہوجائیں گی بالاخانوں سے باہر نکل کر کہیں گی کوئی ہے (جو ہم) سے شادی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کو پیغامِ نکاح دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی (ہم سے) کردے۔اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں اے رضوان جنت کے سب دروازے کھول دے اور اے مالک دوزخ کے سب دروازے بند کردے۔ (شعبہ الایمان بیہقی)

(جنت کے حسین مناظر ۳۹۰)

﴿لعبہ کا پیغام﴾

عن ابن مسعود قال : أن فی الجنة حوراء یقال لها اللعبه کل حورا لجنان یعجبن بها یضر بن بأیدهن علی

كنفهاد يقلن طوبى لك يا لعبة لو يعلم الطالبون لك لجدوا، بين عينيها مكتوب من كان يبتغى أن يكون له مثلى فليعمل برضاء ربى. (حادى الارواح)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کو لعبہ کہتے ہیں جنتیوں کی تمام حوریں اس سے تعجب کرتی ہیں اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہیں اے لعبہ تجھ کو خوشخبری ہو اگر طالبین کو تیرا پتا چل جائے تو وہ آپ تک پہنچنے میں نہایت ہی کوشش سے کام لیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے اس کو چاہیے کہ میرے رب کی رضا کیلئے عمل کرے۔

عن ابن عباسؓ أنه قال : ان فى الجنة حورا لقال لعبة خلقت من اربعة اشياء : من المسك و العنبر و الكافور الزعفران و عجن طينها بماء الحيوان، فيقال لها العزيز كونى فكانت، جميع الحور عشاق لها، و لو بزقت فى البحر بزقة لعذب ماء البحر، مكتوب على نحرها : من أحب أن يكون كه مثلى فليعمل بطاعة ربى.

(تنبيه الغافلين ٣٣)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام لعبہ ہے اس کو چار چیزوں سے پیدا کیا گیا ہے۔ مشک، عنبر، کافور، زعفران اور اس کا گارا نہر حیوان کے پانی سے گوندا گیا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو جا تو وہ ہوگئی۔ (وہ ایسی حور ہے کہ) جنت کی ساری حوریں اس پر عاشق ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کو شیریں کر دے۔ اس کی گردن پر لکھا ہے کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے تو اسے میرے رب کی اطاعت اور فرماں برداری کرنی چاہیے۔

قال ابن عباس : أن فى الجنة حوراء يقال لها لعبة لو بزقت فى البحر لعذب ماء البحر كله مكتوب على نحرها من أحب أن يكون له مثلى فليعمل بطاعة ربى عزوجل. (التذكرة ٥٥٥)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کو لعبہ کہتے ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اسے شیریں کر دے اس کی گردن پر لکھا ہے کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے تو اس کو میرے رب کی اطاعت اور فرماں برداری کرنی چاہیے۔

حوروں کی تعداد

﴿ دو حوریں ﴾

عن ابى هريرة عن النبىﷺ أن أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والتى تليها على أضواء كوكب درى فى السماء ولكل امرئ منهم زوجتان يرى مخ سوقهما من وراء اللحم وما فى الجنة اعزب.

متفق عليه (كذا فى حادى الارواح ٢٦٨)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے جو حضرات داخل ہوں گے، وہ چودویں کی رات کے چاند کی طرح (روشن چہرے اور جسموں والے) ہوں گے اور اس کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے زیادہ چمکدار ستاروں کی طرح (روشن) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص کیلئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے جھلکتا

ہوانظر آئے گا اور جنت میں کوئی انسان بغیر اہلِ خانہ کے نہ ہوگا۔'' (بخاری شریف)

﴿ادنیٰ جنتی کی بہتر بیویاں﴾

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ . أدنیٰ أھل الجنۃ الذی لہ ثمانون ألف خادم و اثنان و سبعون زوجۃ و ینصب لہ قُبۃ من لؤلؤٍ و زبرجد و یاقوت کما بین الجابیۃ الی صنعاء .

رواہ الترمزی .(کذا فی الترغیب ج۴ ص ۳۰۵)

''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ادنیٰ درجے کے جنتی کے اسی ہزار خدام ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی ہر ایک جنتی کیلئے لؤلؤ یاقوت اور زبرجد کا ایک قبہ نصب کیا جائے گا۔ (جس کی لمبائی) جابیہ سے صنعا تک ہوگی ۔''

﴿وراثت میں حوروں کا ملنا﴾

عن ابی امامۃ عن رسول اللہ ﷺ یقال : ما من یدخل الجنۃ الا و یزوج ثنتین و سبعین زوجۃ ثنتان من الحور العین و سبعون من اھل میراثہ من اھل الدنیا لیس منھن امرأۃ الا ولھا قبل شھی ولہ ذکر لا ینثنی.

(حادی الارواح ۲۷۱)

''حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے، اس کی بہتر حوروں سے اور دو دوزخیوں کی میراث سے شادی کر دیں گے۔ ان عورتوں میں سے ہر ایک کی قبل خواہش کرتی ہوگی اور مرد کا نفس کمزور نہیں ہوتا ہوگا۔ (ابن ماجہ)

﴿ایک ہزار حوریں﴾

عن ابن عمرؓ قال : ان أدنٰی أھل الجنۃ منزلۃً لہ ألف قصرٍ بین کل قصرین مسیرۃ سنۃ یری أقصاھا کما یری ادناھا فی کل قصرٍ من الحور العین و الریاحین و الدان ما یدعون بشیء لا اتی بہ.

(الترغیب و التراھیب ج۴ ص ۳۰۵)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ایک ہزار محل ہوں گے اور ہر دو محل کے درمیان ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوگا۔ جنتی اس کے آخری حصہ کو بھی ایسے ہی دیکھے گا جیسے اس کے قریبی حصہ کو دیکھے گا۔ ہر محل میں حور عین ہوں گی، خوشبودار پودے ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے۔ وہ جس چیز کی خواہش کرے گا اس کو پیش کی جائے گی۔

﴿ساڑھے بارہ ہزار عورتوں سے نکاح﴾

و عن عبداللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالٰی عنھما قال : قال رسول اللہ ﷺ : ان الرجل من اھل الجنۃ لیزوج خمس مائۃ حوراء و اربعۃ آلا بکر و ثمانیۃ آلاف ثیب یعانق کل واحدۃٍ منھن مقدار عمرہ فی الدنیا .

رواه البیهقی و فی اسناده راوٍ لم یسم. (کذا فی الترغیب ج ۴ ص ۳۲۷)

حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی مرد کی پانچ سو حوروں اور چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں سے شادی کی جائے گی۔ جنتی ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنی دنیوی زندگی کی مقدار کے برابر معانقہ کرے گا۔

﴿چار ہزار خدمت گار لڑکیاں﴾

حضرت ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک غرفہ ایسا ہے جس کا نام ''سخا'' ہے۔ جب اللہ کا ولی اس میں جانے کا ارادہ کرے گا تو حضرت جبریلؑ اس غرفہ کے پاس جا کر پکاریں گے تو وہ حضرت جبریلؑ کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ اس غرفہ میں چار ہزار خدمت کے لائق لڑکیاں ہوں گی جو اپنے دامن اور بالوں کو نازو انداز سے اٹھاتے ہوئے چلیں گی اور وہ عود کی انگیٹھیوں سے خوشبو حاصل کریں گی۔

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

﴿ستر حوریں﴾

و ذکر ابن وهب قال : اخبرنا زید عن أبیه قال : قال رسول الله ﷺ انه لیجاء للرجال الواحد بالقصر من اللؤلؤة الواحدة فی ذلک القصر سبعون غرفة فی کل غرفة زوجة من الحور العین فی کل غرفة سبعون بابا یدخل علیه بن کل باب رائحة من رائحة الجنة سوی الرائحة التی تدخل علیه من الباب الآخر وقراء قول الله عزوجل (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین) (التذکرة ۵۴۴)

ابن زیدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کو ایک ہی لؤلؤ سے بنے ہوئے محل کے پاس لے جایا جائے گا۔ اس محل کے ستر بالا خانے ہوں گے۔ ہر بالا خانے میں حور عین سے ایک بیوی ہوگی۔ ہر بالا خانے کے ستر دروازے ہوں گے۔ اس جنتی پر ہر دروازے سے ایک ایسی خوشبو داخل ہوگی جو اس خوشبو سے مختلف ہوگی جو دوسرے دروازے سے داخل ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا: فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین '' کسی شخص کو خبر نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے۔''

﴿قصر عدن کی دو کروڑ پچاس لاکھ عورتیں﴾

قال عبدالله بن عمروؓ : ان فی الجنة قصر یقال له عدن، حوله البروج و له خمسة آلاف باب علی کل باب خمسة آلاف حرة، لا یدخل الا نبی او صدیق او شهید. (تفسیر کبیر ج۱۶ ص۱۳۶)

''حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام 'عدن' ہے اس کے گرد کئی گنبد ہیں۔ اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے میں پانچ ہزار پاکیزہ عورتیں ہیں۔ اس میں نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

فائدہ: پانچ ہزار کو پانچ ہزار سے ضرب دی جائے تو دو کروڑ پچاس لاکھ حوریں ہوئیں۔

﴿دس کروڑ حوریں﴾

عن مجاهد ان عمر بن الخطاب قرأ علی المنبر (جنات عدن) فقال : و هل تدرون ما جنات عدن؟ قال قصر فی الجنة له خمسه آلاف باب، علی کل باب خمسة و عشرون ألفا من حور العین، لا یدخله الا نبی هنیئاً لصاحب القبر. و اشار الی قبر رسول اللهﷺ، و صدیق.هنیئاً لأبی بکر، و شهید و انی لعمر شهادة، ثم قال : و الذی اخرجنی من ضری؟ انه لقادر علی ان یسوقها الی.

(اخرجه ابن ابی شیبة فی مصنفه ج ۱۳ ص ۱۲۶)

حضرت عمرؓ نے منبر پر یہ آیت پڑھی (جنات عدن) پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جنت عدن کیا ہے؟ فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کے چار ہزار دروازوں کے پٹ ہیں، ہر دروازے میں پچیس ہزار حوریں ہیں۔ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا مگر نبی۔ فرمایا اس قبر والے کیلئے مبارک ہو۔ حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یا صدیق داخل ہوگا (اس محل میں) حضرت ابو بکر کیلئے بھی مبارک ہو۔ یا شہید داخل ہوگا مگر عمر کیلئے شہادت کا رتبہ کہاں؟ پھر فرمایا وہ ذات جس نے مجھے (کفر کی) بدحالی سے نکالا، وہ اس پر قادر ہے کہ مجھے شہادت کا رتبہ عطا فرمائے۔

﴿دو کروڑ چالیس لاکھ دس ہزار حوریں﴾

عن الحسن قال : سألت عمران من حصین و أبا هریره رضی الله تعالیٰ عنهما عن تفسیر هذه الایة (و مساکن طیبة) فقال : علی الخبیر سقطت سألنا عنها رسول الله ﷺ فقال : (قصر من لؤلؤة فی ذلک القصر سبعون داراً من یاقوتة حمراء فی کل دار سبعون بیتا من زبرجدة خضراء فی کل بیت سبعون سریرا، علی کل سریر سبعون فراشا من کل لون، علی کل فراش سنعون امرأة من الحورالعین فی کل بیت سبعون مائدة، علی کل مائدة سبعوناً من الطعام، فی کل بیت سبعون و صیفا و وصیفة فیعطی الله تبارک و تعالیٰ المؤمن من القوة فی غداة واحدة ما یأتی علی ذلک کله. (کتاب النصیحة کذا فی التذکرة ۴۴۵)

حضرت عمران بن حصینؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے آیت 'و مساکن طیبة فی جنات عدن' کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: جنت میں ایک محل ہے لولو کا اس محل میں ستر گھر ہیں سرخ یاقوت کے۔ پھر ہر گھر میں ستر کمرے ہیں سبز زمرد کے اور ہر کمرے میں ستر تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر بچھونے ہوں گے اور ہر بچھونے پر حورعین میں سے ایک عورت ہوگی۔ ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہوں گے۔ ہر دسترخوان پر ستر قسم کے کھانے رکھے ہوں گے۔ ہر کمرے میں ستر لڑکے اور ستر لڑکیاں (خدمتگار) ہوں گی۔ اللہ رب العزت مؤمن کو ایک صبح میں اتنی طاقت عطا فرمائے گا کہ وہ ان نعمتوں سے مستفید ہو سکے۔

نوٹ: ہر گھر میں چار ہزار نو سو کمرے ہوئے اور ہر کمرے میں تین لاکھ سینتالیس ہزار تخت ہوئے اور ان تختوں پر دو کروڑ چالیس لاکھ بچھونے

اورحوریں ہوئیں۔

﴿چار ارب نوے کروڑ حوریں﴾

قال كعب: ان في الجنة ياقوتة ليس فيها صدع. ولا وصل، فيها سبعون ألف دار، في كل دار سبعون ألفا من الحور العين، لا يدخلها الا نبي او صديق او شهيد او امام عادل او محكم في نفسه، قال : قلنا : يا كعب! وما المحكم في نفسه؟ قال: الرجل يأخذ العدو فيحكمونه بين ان يكفر او يلزم الاسلام فيقتل، فيتخار ان يلزم الاسلام. (اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه ج۱۳ ص۱۲۷)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں یاقوت (کی ایک ایسی چٹان) ہوگی جس میں نہ شگاف ہوگا نہ کوئی جوڑ۔ جس میں ستر ہزار گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ستر ہزار حوریں ہوں گی اس میں صرف نبی، صدیق، شہید یا امام عادل یا محکم فی نفسہ داخل ہوں گے۔

فائدہ: محکم فی نفسہ اس اسیر کو کہتے ہیں جو کسی دشمن اسلام کی قید میں ہو۔ جس کو یہ کہا جائے کہ تم کافر ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے تو اس نے قتل ہو جانا قبول کر لیا مگر اللہ کے ساتھ کفر نہ کیا۔

﴿ایک عورت کے ایک لاکھ چالیس ہزار خدمتگار﴾

عن ابن مسعود الغفاری من الحور العين في خيمة من درة مجفوفة مما تعت الله (حور مقصورات في الخيام) على كل امرأة منهن سبعون حلة ليس منها حلة على لون الأخرى، و يعطى سبعين لونا من الطيب ليس منهن لون على ريح الآخر، لكل امرأة منهن سبعون سريراً من ياقوته حمراء موشحة بالدر و الياقوت، على كل سرير سبعون فراشاً على كل فراش أريكة، لكل امرأة منهن سبعون ألف وصيفة لحاجتها، و سبعون ألف وصيف، مع كل وصيف صحفة من ذهب فيها لون من طعام تجد لأخر لقمة لذة لا تجد لأوله، و يعطى زوجها مثل ذلك على سرير من ياقوت أحمر عليه سواران من ذهب موشخ بياقوت احمر، هذا بكل يوم صامه من شهر رمضان سوى ما عمل من الحسنات. (رواه الحكيم الترمزي في نوادر الأصول كذا في التذكرة للقرطبي ۵۵۷)

حضرت ابو مسعود غفاریؓ سے قرآن کی اس آیت حور مقصورات في الخيام کی تفسیر منقول ہے کہ وہ حوریں کھوکھلے موتی کے ایک خیمہ میں رہائش پذیر ہوں گی۔ ان میں سے ہر عورت نے ستر ایسے رنگ برنگ پوشاک پہنے ہوں گے کہ ایک پوشاک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا۔ اور ان مین سے ہر عورت کو ستر الوان کی ایسی خوشبوئیں دی جائیں گی کہ ایک خوشبو دوسری خوشبو سے نہیں ملتی ہوگی۔ ہر عورت کیلئے سرخ یاقوت سے بنے ہوئے تخت ہوں گے، جن کے کناروں پر دُر اور یاقوت کی دھاریاں لگی ہوئی ہوں گی۔ ہر تخت پر ستر بچھونے بچھے ہوئے ہوں گے اور بچھونے پر تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک عورت کی حوائج کو پورا کرنے کیلئے ستر ہزار

کنیزیں ہوں گی اور ستر ہزار خادم ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس سونے کا ایک مجمعہ ہوگا جس میں مختلف انواع کے ایسے کھانے ہوں گے جس کے آخری لقمے کی جو لذت ہوگی وہ پہلے لقمہ میں نہیں ہوگی۔

اس عورت کے شوہر کو بھی اس طرح کے انعامات دیئے جائیں گے جو سرخ یاقوت کے تخت پر بیٹھا ہوگا، جس نے سونے سے بنے ہوئے دو کنگن پہنے ہوئے ہوں گے جن میں سرخ یاقوت کی دھاریاں بنی ہوئی ہوں گی۔ یہ سارا ثواب اس کو صرف رمضان المبارک کے ایک روزہ کے بدلے میں ملے گا۔ باقی اعمال کا اجر و ثواب علیحدہ رہے گا۔

﴿حوروں کا حسن و جمال﴾

حضرت ابو ہریرۃؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ : ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر و التي تليها على اضوأ كوكب دري في السماء ولكل امرىء منهم زوجتان يرئ مخ ساقهما من وراء اللحم وما في الجنة اعزب. (متفق عليه)

ترجمہ : ''سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی اور دوسری جماعت آسمان میں خوب چمکنے والے ستارے کی طرح خوبصورت ہوگی۔ ان حضرات میں ہر ایک کیلئے دو بیویاں ہوں گی ان کی پنڈلی کا گودا اس کے حسن (و نزاکت) کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔''

مسند احمد میں روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''ہر جنتی کی دو بیویاں ایسی ہوں گی کہ ستر ستر جوڑے پہننے کے باوجود بھی ان کی پنڈلیوں کی جھلک نمودار رہے گی بلکہ اندر کا گودا بھی صفائی کی وجہ سے دکھائی دے گا۔'' (ابن کثیر)

﴿حور کے چہرے کا حسن﴾

وروى عن ابن عباسؓ قال : لو أن حوراء أخرجت كفها بين السماء والأرض لافتتن الخلائق بحسنها و لو اخرجت نصيفها لكانت الشمس عند حسنة مثل الفتيلة في الشمس لا ضوء لها و لو اخرجت وجهها لأضاء حسنها ما بين السماء والأرض. رواه ابن ابي الدنيا موقوفا. (كذا في الترغيب ج ۴ ص ۳۳۰)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیان ظاہر کر دے تو تمام مخلوق اس کے حسن کی دیوانی ہو جائے۔ اور اگر وہ اپنے دوپٹہ کو ظاہر کر دے تو اس کے حسن کے سامنے سورج چراغ کی طرح بے نور نظر آئے۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو کھول دے تو اس کے حسن سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ جگمگا اٹھے۔

﴿حور کے ہاتھ کا حسن﴾

عن ابن عباسؓ قال : لنا جلو سامع كعب يوماً قال لو ان يداً من الحور دليت من السماء لا ضاءت لها الأرضُ كما تضئي الشمس لاهل الدنيا ثم قال انما قلت يدها فكيف بالوجه و بياضه و حسنه وجماله.

(حادی الارواح ص ۲۷۶)

''حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت کعبؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے۔ اگر حور اپنے ہاتھ کو آسمان سے نیچے کردے تو دنیا کو روشن کردے گی جیسے سورج دنیا کو روشن کردیتا ہے۔ پھر کہنے لگے یہ تو اس کا ہاتھ ہے پس اس کے چہرے کی سفیدی اور حسن و جمال کا عالم کیا ہوگا۔''

﴿حور کی پیشانی﴾

روی عن النبی ﷺ : انه وصف حوراء لیلة الاسراء. فقال : ولقد رأیت جبنیها کالهلال فی طول البدر منها ألف و ثلاثون ذراعا فی رأسها مائة ضفیرة ما بین الضفیرة سبعون ألف ذؤابة و الذؤابة أضوأ من البدر مکلل بلدر و صفوف الجواهر. علی جبینها سطران مکتوبان بالدرا لجوهر فی السطر الأول : بسم الله الرحمن الرحیم . و فی سطر الثانی من ارادا مثلی فلیعمل بطاعة ربی فقال لی جبریل یا محمد : هذه و امثالها لأمتک فأبشر یا محمد و بشر امتک و أمرهم بالاجتهاد. (التذکرة للقرطبی ۵۵۲ ج۲)

حضور اقدس ﷺ سے روایت نقل ہے کہ جب آپ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ نے حور کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس کی پیشانی کو چودھویں کے حسین چاند کی طرح دیکھا جس کی لمبائی ایک ہزار تیس ہاتھ کے برابر تھی۔ اس کے سر میں سو مینڈھیاں تھیں۔ ہر مینڈھی سے دوسری مینڈھی تک ہزار چوٹیاں تھیں اور ہر چوٹی چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن تھی۔ موتی کا چاند سجایا تھا اور جوہر کی لڑیاں اس کی پیشانی پر پڑتی تھیں۔ جوہر کے ساتھ دو سطریں لکھی تھیں۔ پہلے سطر میں '' بسم الله الرحمن الرحیم '' لکھی اور دوسری میں یہ لکھا ہوا تھا ''من ارادا مثلی فلیعمل بطاعة ربی ''جو شخص میری جیسی حور کا طلبگار ہو اس کو چاہیے کہ وہ میرے پروردگار کی اطاعت کرے پھر حضرت جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا اے محمد ﷺ! یہ اور اس طرح کی حوریں آپ ﷺ کی امت کیلئے ہیں آپ ﷺ بھی خوش ہوں اور اپنے امت کو بھی اس کی خوشخبری سنا دیں اور ان کو نیک اعمال میں محنت اور کوشش کا حکم دے دیں۔

﴿حور کی مسکراہٹ﴾

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سطح نور فی الجنة فرفعوا رؤوسهم فاذا هو من ثغر حوراء ضحکت فی وجه زوجها. (حادی ۴۷۷)

''جنت میں ایک نور چمکا جب لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک حور کی مسکراہٹ تھی جس نے اپنے خاوند کے چہرے کو دیکھ کر مسکراہٹ ظاہر کی تھی۔'' (متفق علیہ)

﴿حور کے بال﴾

وردی عن أنسؓ بن مالک قال : حدثنی رسول الله ﷺ قال : حدثنی جبریلؑ قال : یدخل الرجل علی

الحوراء فتستقبله بالمعانقة و المصافحة. قال رسول الله ﷺ : فبأی بنان تعاطیه لو ان بعض بنانها بدا لغلب ضوؤه جؤ الشمس و القمر و لو أن طاقةً من شعرها بدت لملأت ما بین المشرق والمغرب من طیب الحدیث.

(الترغیب ج۴ ص۳۲۸)

''حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے بیان فرمایا کہ جنتی حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ اس کا معانقہ اور مصافحہ سے استقبال کرے گی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں (آپ کو معلوم ہے کہ) وہ ہاتھ کی کیسی (حسین) انگلیوں سے استقبال کرے گی؟ اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے۔ اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹھ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو اپنی خوشبو سے معطر کردے۔''

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حورعین میں ہر عورت کے بال گدھ کے پروں سے بہت زیادہ طویل ہیں۔

(درالمنثور ص۳۳ ج۴)

﴿حور کا لعاب﴾

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لو ان حوراء بزقت فی البحر لعذب ذلک البحر من عذوبة ریقها.

''اگر کوئی حور (کڑوے) سمندر میں تھوک دے تو اس کے لعاب کی مٹھاس سے وہ سمندر شیریں ہو جائے۔''

(ترغیب ترہیب ص۳۳۰ ج۴)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے اگر کوئی جنتی عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو وہ سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔ (ترغیب ص۳۳۰ ج۴)

﴿حور کی خوشبو﴾

عن مجاهد قال انه لیوجد ریح المرأة من الحورا العین من میسرة خمسین سنة. اخرجه ابن ابی شیبة.

(ج۱۳، ص۱۰۶)

''حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کی حورعین میں سے ہر حور کی خوشبو پچاس سال کے سفر سے محسوس ہوگی۔''

﴿حور کے جھانکنے سے دنیا کا معطر ہونا﴾

و عن سعید بن عامر بن خدیمؓ قال سمعت رسول الله ﷺ یقول لو ان امرأة من نساء اهل الجنة اشرفت لمات الارض ریح مسک ولأذهبت ضوء الشمس و القمر .

(الحدیث رواه الطبرانی لذا فی الترغیب ج۴، ص ۳۲۸)

حضرت سعید بن عامر بن حدیمؓ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی خاتون جھانک لے تو تمام روئے زمین کو کستوری کی خوشبو سے معطر کردے اور سورج کی روشنی ماند کردے۔

﴿حور کے اعضاء میں چہرہ نظر آنا﴾

عن حکم بن ابان أنه سمع عکرمة یقول : ان الرضل من أهل الجنة لیلبس الحلة فیتلون فی ساعة سبعین لونا، و ان الرجل منهم لیری وجهه فی وجه زوجته، [و انها لتری وجهها فی وجهه] و انه لیری وجهه فی نحرها، و انها لتری وجهها فی نحره، و انه لیری وجهه فی معصمها، و انها لتری وجهها فی ساعده، و انه الیری وجهه فی ساقها، و انها لتری وجهها فی ساقه. (أخرجه عبدالرزاق فی مصنفه ج ۱۱ ص ۴۱۴)

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ جنتی مرد اپنے چہرے کو اپنی بیوی کے چہرے میں دیکھے گا اور اس کی بیوی اپنے چہرے کو اس کے سینے میں دیکھے گی۔ یہ اپنا چہرہ اس کی کلائی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرے کو اس کی کلائی میں دیکھے گا وہ اپنے چہرے کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرے کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گی۔ یہ بیوی ایسی پوشاک پہنے گی جو ہر گھڑی میں ستر رنگوں میں تبدیل ہوگی۔

﴿جام شراب پینے سے حسن میں اضافہ﴾

عن عبدالله قال : ان الرجل من اهل الجنة لیؤتی بالکأس وهو جالس مع زوجته فیشر بها ثم یلتفت الی زوجته فیقول : قد ازددت فی عینی سبعین ضعفا حسنا. (اخرجه ابن ابی شیبة فی مصنفه ج۱۳ ص ۱۰۸)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی کے پاس ایک گلاس پیش کیا جائے گا جبکہ وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوگا وہ اس کو پی کر بیوی کی طرف متوجہ ہوگا پھر یہ کہے گا تو میری نگاہ میں اپنے حسن میں ستر گنا بڑھ چکی ہے۔

﴿حور کی پنڈلی کا حسن﴾

و عن عبدالله ابن مسعودؓ أن النبی ﷺ قال : ان المرأة من نساء اهل الجنة لیری بیاض ساقها من وراء سبعین حلته حتی یریٰ مخها، و ذلک بأن الله عزوجل یقول : (کأنهن الیاقوت و المرجان) فأم الیاقوت فانه حجر لو أدخلت فیه سلکا ثم استصفیته لأریته من ورائه. (رواه ابن ابی الدنیا، کذا فی الترغیب ج۴ ص ۳۲۸)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کی عورتوں میں ہر عورت کی پنڈلی کی گوری رنگت ستر پوشاکوں کے پیچھے سے بھی دکھائی دے گی حتی کہ اس کا خاوند اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھتا ہوگا اور وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت میں فرمایا ''کأنهن الیاقوت و المرجان '' گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں کوئی دھاگہ ڈالے پھر اس کو دیکھنا چاہے تو اس کو باہر سے دیکھ سکتا ہے۔

حور کا تاج

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو خوشبو سے معطر کر دے اور ان کے درمیانی حصے کو روشن کر دے۔ ولنصیفها علی راسها خیر من الدنیا وما فیها۔ اور اس کے سر کا تاج دنیا و مافیھا سے قیمتی ہے۔

حور کی تسبیح

عن یحیی بن أبی کثیر : اذا سبحت المرأة من الحور العین لم یبق شجر فی الجنة الا وردت.

(حادی الارواح ص ۲۷۸)

حضرت یحییٰ ابن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ جب حورعین تسبیح پڑھتی ہے تو جنت کے ہر درخت پر پھول لگ جاتے ہیں۔

حور کے زیورات کی تسبیح

یروی ان الحوراء اذا مشت یسمع تقدیس الخلاخل من ساقیها و تمجید الأسورة من ساعدیها و ان عقد الیاقوت یضحک فی نحرها و فی رجلیها نعلان من ذهب شرکهما من لؤلؤ یصران بالتسبیح.

ایک روایت میں آیا ہے کہ حور جب راستے میں چلتی ہے تو اس کی پنڈلیوں کے پازیب اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے ہیں اور اسکی کلائیوں کے کنگن اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کے سینے کا یاقوتی ہار ہنسے گا اور دونوں پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہوں گی جن کے تسمے موتی کے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے اور تقدس و تمجید و تسبیح کی یہ آوازیں سنی جائیں گی۔

حور کی چمک دمک

و عن انسؓ بن مالک ان رسول الله ﷺ قال : لغدوة فی سبیل الله أو روحة خیر من الدنیا و ما فیها و لقاب قوس احدکم او موضع قیده یعنی سوطه من الجنة خیر من الدنیا و ما فیها، و لو اطلعت امرأة من نساء اهل الجنة الی الارض لملأت ما بینهما ریحا و لأضاءت ما بینهما و لنصیفها علی رأسها خیر من الدنیا وما فیها.

(رواه البخاری و مسلم)

حضرت انسؓ سے رویت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صبح کی ایک گھڑی یا شام کی ایک گھڑی اللہ کہ رستے میں گزار دینا دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو تمام زمین کو روشن کر دے۔ اور روئے زمین معطر کر دے۔ اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔

﴿حور کے ناز و نخرے﴾

روی عن الحسنؒ قال : بینما ولی الله فی الجنة زوجته من الحور العین علی سریر من یاقوت احمر و علیه قبة من نور، اذ قال لها : قد اشتقت الی مشیتک قال فتنزل من سریر یاقوت احمر الی روضة مرجان اخضر، و ینشی ء الله عزوجل لها فی تلک الروضه طریقین من نور، احدهما نبت الزعفران، و الآخر نبت الکافور، فتمشی فی نبت الزعفران و ترجع فی نبت الکافور و تمشی بسبعین ألف لون من الغنج. (بستان الواعظین ۱۹۰)

حضرت حسنؒ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دوست جنت میں ایسی حالت میں ہوگا کہ اس کی بیوی حورعین میں سے سرخ یاقوت سے بنی ہوئی چارپائی پر جلوہ افروز ہوگی، جس کے اوپر نور کا قبہ سجایا گیا ہوگا۔ جب اس کا شوہر اسے کہے گا کہ (اب) میں آپ کی آمد کا مشتاق ہو چکا ہوں تو وہ حور (فوراً) اپنی سرخ یاقوت کی چارپائی سے سبز مرجان کے باغیچہ میں اترے گی۔ (اس کے اترتے ہی) اللہ جل شانہ اس حور کیلئے اس باغیچہ میں نور کے دو راستے بنادے گا۔ ایک ان میں سے زعفران اور دوسرا نور کا ہوگا۔ تو یہ حور زعفران کے راستے سے جاتے ہوئے کافور کے راستہ سے واپس ہوگی۔ اور (یہ اپنے اس چلنے کے دوران) ستر ہزار نخروں سے بھری ہوئی چال دکھائے گی۔

﴿حوروں سے ہم بستری﴾

اہل جنت، جنت میں اپنی بیویوں سے خوب لذت اٹھائیں گے۔ ہم بستری کی وجہ سے نہ منی خارج ہوگی، نہ مذی، نہ کمزوری لاحق ہوگی۔ پاک، صاف ستھرے ہوں گے، ایک عجیب مستی میں ہوں گے۔ جسکے بارے میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

ان اصحاب الجنة الیوم فی شغل فاکهون. (یٰس ۵۵)

حضرت عکرمہؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اہل جنت کا شغل باکرہ عورتوں سے جماع کرنا ہے۔ امام حاکمؒ نے امام اوزاعیؒ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اہل جنت کا شغل باکرہ عورتوں سے جماع ہوگا۔

حضرت مقاتلؒ فرماتے ہیں کہ اہل جنت کنواری عورتوں سے جماع کرنے کی وجہ سے جہنم میں پڑے اپنے رشتہ داروں سے غافل ہوجائیں گے۔ پس نہ ان کا تذکرہ کریں گی نہ ان کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔

ابوالاحوصؒ فرماتے ہیں کہ باکرہ عورتوں سے جماع کی وجہ سے آراستہ کمروں میں لگے ہوئے تختوں سے بھی غافل ہوجائیں گے۔

﴿جنتی کی شہوت﴾

عن سعید بن جبیر. ان شهوته لتجری فی جسده سبعین عاماً یجد اللذة و لا یلحقهم بذلک جنابة فیحتاجون الی التطهیر و لاضعف ولا انحال قوة بل وطئهم وطء التذاذ و نعیم لا آفة فیه بوجه من الوجوه.

(حادی الارواح ص ۲۸۱)

حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ بے شک اس (جنتی) کی شہوت ستر سال تک اس کے جسم میں گردش کرتی رہے گی جس سے وہ لذت پاتا رہے گا اور اس کی وجہ سے اس کو جنابت لاحق نہ ہوگی کہ اس کو غسل اور طہارت کی ضرورت پڑے اور نہ ہی کمزوری ہوگی اور نہ ہی طاقت میں لاغری ہوگی بلکہ انکی ہمبستری لذت حاصل کرنے کیلئے ہوگی اور ایسی نعمتیں ہوں گی جن پر کسی بھی لحاظ سے آفت نہ آئے گی۔

﴿ایک دن میں سو کنواریوں سے جماع﴾

تقدم حدیث ابی هریره (قیل یا رسول الله ﷺ انفضی الی نسائنا فی الجنة؟ فقال ان الرجل لیصل فی الیوم الی مائة عذراء. (حادی الارواح ص ۲۷۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے ہم بستری کر سکیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا بیشک آدمی دن میں سو کنواریوں سے جماع کرے گا۔

﴿دنیا جیسی لذت حاصل کرنا﴾

وروی الطبرانی و عباالله بن احمد و غیرهما من حدیث لقیط بن عامر انه قال : یا رسول الله ﷺ علی ما یطلع من الجنة؟ قال علی انهار من عسل مصفی و انهار من کأس ما بها صداع و لا ندامة و انهار من لبن لم یتغیر طعمه و ماء غیر آسن، و فاکهة العمر الهک مما تعلمون خیر من مثله. و ازواج مطهرة (قلت) یا رسول الله ﷺ أولنا فیها أزواج مصلحات؟ قال الصالحات للصالحین تلذ ذوابهن مثل لذتکم فی الدنیا و تلذذکم، غیر ان لا توالد. (حادی الارواح ص ۲۷۹)

حضرت لقیط بن عامرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم جنت میں کس کس نعمت سے لطف اندوز ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صاف شفاف شہد کی نہروں سے اور شراب ایسی نہروں کے پیالوں سے جن میں نہ تو نشہ ہوگا اور نہ ندامت ہوگی، اور ایسے پانی سے جو کبھی خراب نہ ہوگا اور ایسے میوں سے، تمھارے خدا کی قسم! جن کو تم جانتے ہو جبکہ وہ ان میوں سے بہت بہتر ہوں گے اور پاک و صاف بیویوں سے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمارے لیے جنت میں اس قابل بیویاں ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے نیک عورتیں ہوں گی، وہ ان بیویوں سے اس طرح لطف اندوز ہوں گی جس طرح تم دنیا میں لطف اندوز ہوتے ہو اور وہ تم سے لطف اندوز ہوں گی پس یہ بات ضروری ہے کہ وہاں تو آلہ تناسل نہ ہوگا۔

﴿جماع کے بعد بکارت کا لوٹنا﴾

عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ انه قال : یا رسول الله ﷺ انطأ فی الجنة قال نعم و الذی نفسی بیده دحماً

دحماً فاذا قام عنها رجعت مطهرة بكراً. (حادی الارواح ص ۲۷۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم جنت میں وطی کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ہاں تم ضرور وطی کرو گے ''دحماً دحماً'' دھکا دینے کی طرح کود کود کر۔پس جب وہ آدمی اس سے پیچھے ہٹے گا تو وہ عورت پھر مطہرہ اور باکرہ بن جائے گی۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اهل الجنة اذا جامعوا نسائهم عدن ابكاراً.

''بے شک جنت والے اپنی عورتوں سے جماع کریں تو وہ عورتیں پھر باکرہ بن جائیں گی۔''

﴿اہل جنت کا اپنی بیویوں سے جماع﴾

عن ابی هريرة عن رسول الله ﷺ انه سئل : هل يمس اهل الجنة ازواجهم؟ قال نعم والذی بعثنی بالحق بذكر لا يمل و فرج لا يحفى و شهوته لا تنقطع. (حادی الارواح ص ۲۸۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا اہل جنت اپنی بیویوں سے جماع کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایسے آلہ تناسل کے ساتھ وطی کریں گے جس میں فتور نہ آئے گا اور عورت کی ایسی شرم گاہ ہوگی جو رکاوٹ نہ ڈالے گی اور ایسی شہوت ہوگی جو ختم گی۔

﴿ستر سال تک لذت محسوس کرنا﴾

امام ابن ابی الدنیاؒ نے حضرت سعید بن جبیرؒ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جنت میں مرد کا قد ستر میل کے برابر ہوگا اور عورت کا قد تیس میل کے برابر ہوگا۔اس عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے۔مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی لذت اسے محسوس ہوگی۔ (صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا ص ۲۷۱)

ابن ابی شیبہؒ نے اس روایت کو یوں نقل کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیرؒ نے بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جنتیوں میں سے ہر مرد کا قد نوے میل اور عورت کا قد اسی میل ہوگا اور عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے۔مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی لذت اسے محسوس ہوگی۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۰۴ ج ۱۳)

﴿ہر دفعہ دیکھنے سے نئی خواہش کا پیدا ہونا﴾

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں جو چاہیں گے وہی ہوگا، وہاں اولاد نہیں ہوگی۔فرمایا کہ جنتی جب ایک مرتبہ اہلیہ کو دیکھے گا تو اس کو خواہش ہوگی، پھر دوبارہ دیکھے گا تو اور خواہش پیدا ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۱۶ ج ۱۳)

﴾جنابت کستوری بن کر خارج ہوگی﴿

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک پیشاب اور جنابت جنتیوں کے پہلوؤں کے نیچے سے پسینہ کی شکل میں بہہ کر قدموں تک جاتے جاتے کستوری بن جائے گی۔ (طبرانی)

﴾حوروں کے گیت اور نغمے﴿

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

و یوم تقوم الساعة یومئذ یتفرقون. فاما الذین آمنوا و عملوا الصالحات فهم فی روضة یحبرون. (روم:۱۴)

''اور جس دن قیامت ہوگی اس دن لوگ جدا جدا ہوں گے۔ پس بہر حال وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو وہ باغوں میں آؤ بھگت کئے جائیں گے۔''

عامرؒ بن نساف سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن کثیرؒ سے ارشاد خداوندی فهم فی روضة یحبرون کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حبرة لذت اور سماع کو کہتے ہیں۔ (اس لحاظ سے معنی ہوگا کہ وہ باغ میں لذت دیئے جائیں گے اور خوش کرنے والے نغمے سنائے جائیں گے)۔

﴾حوروں کی ایک اجتماع گاہ﴿

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں حور عین کا ایک اجتماع منعقد ہوگا جس میں اپنی ایسی خوش کن آوازیں بلند کریں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی آوازیں نہ سنی ہوں گی۔ وہ کہیں گی:

نحن الخالدات فلا نبید — و نحن الناعمات فلا نبأس

و نحن الراضیات فلا نسخط — طوبی لم کان لنا و کناله

''ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں پس ہم ہلاک نہ ہوں گی اور ہم نعمتوں والی ہوں گی پس ہم بدحال نہ ہوں گی اور ہم راضی رہنے والی ہیں پس ہم ناراض نہ ہوں گی خوش بختی ہے اس کیلئے جو ہمارا ہے اور ہم اس کے ہیں۔''

﴾ایک نہر کے کنارے پر حوروں کے نغمے﴿

عن ابی هریرة قال: ان فی الجنة نهراً طول الجنة حافتاه العذاری قیام متقابلات یغنین بأصوات حتی سمعها الخلائق ما یرون فی الجنة لذة مثلها فقلنا. یا ابو هریرة و ما ذاک الغناء؟ قال انشاء الله التسبیح و التحمید و التقدیس و ثناء علی الرب عزوجل. (حادی الارواح ص ۲۹۲)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جو جنت کی لمبائی کے برابر ہے، جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں

آمنے سامنے کھڑی ہوں گی جو آوازوں کیساتھ گیت گائیں گی یہاں تک کہ مخلوق اس کو سنے گی تو اس جیسی لذت کسی اور چیز میں نہ دیکھے گی۔
تو ہم نے کہا۔ اے ابو ہریرہؓ! وہ گیت کیا ہوں گے؟ تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح، تمحید اور ثناء پر مشتمل ہوں گے۔

دو حوروں کے گیت

عن ابی امامة عن رسول الله ﷺ قال : ما من عبد يدخل الجنة لا يجلس عند رأسه و عند رجيله ثنتان من الحور العين يغنيانه بأحسن صوت سنعه الانس و الجن و ليس بمزامير الشيطان. (حادی الارواح ص ۲۹۳)

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اس کے سر اور پاؤں کی طرف دو حور عین بیٹھیں گی جو اس کیلئے بہترین آواز کیساتھ، جس کو جن و انس نے نہیں سنا ہوگا، گیت گائیں گی اور وہ شیطانی بانسریاں نہ ہوں گی (بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس بیان ہوگی)۔

جنت کے ایک درخت کے نیچے حوروں کے نغمے

قال ابن وهب حدثنی سعيد بن ابی ايوب قال و قال رجل من قريش لابن شهاب هل فی الجنة سماع فأنه حبب الی السماع؟ فقال أی و الذی نفس ابن شهاب بيده أن فی الجنة لشجراً حمله اللؤلو و الزبرجد تحته جوارنا هدات يتغنين بألوان يقلن نحن الناعمات فلا نبأس و نحن الخالدات فلا نموت فأذا سمع ذلک الشجر صفق بعضه بعضاً فاجبن الحواری. فلا ندری أصوات الحواری أحسن ام اصوات الشجر.

(رواه الطبرانی كذا فی حادی الارواح ص ۲۹۳)

ایک قریشی شخص نے حضرت امام شہاب الدین زہریؒ سے پوچھا کہ کیا جنت مین گانا بھی ہوگا کیونکہ مجھے خوبصورت آواز بہت پسند ہے۔ تو آپ نے فرمایا جس ذات کے قبضہ قدرت میں شہاب الدین کی جان ہے، بالکل ہوگا۔ جنت میں یک درخت ہوگا جس کے پھل موتی اور زبرجد ہوں گے۔ اس کے نیچے ابھرے ہوئے گول پستانوں والی کنواری لڑکیاں ہوں گی اور وہ کہیں گی کہ ہم نعمتوں والیاں ہیں پس ہم بدحال نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں پس ہم مریں گی نہیں۔ تو جب درخت یہ آواز سنے گا تو اس کی شاخیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر بانسری کی سی آواز پیدا کریں گی تو ان لڑکیوں کے گیت کا جواب دیں گی۔ تو ہم جان نہیں سکتے کہ ان لڑکیوں کی آواز زیادہ خوبصورت ہوگی یا درخت کی۔

حوروں کا اپنے خاندوں کے سامنے نغمے سنانا

قال ابن وهب و حدثنا الليث بن سعد عن خالد بن يزيد ان الحور العين يغنين ازواجهن فيقلن نحن الخيرات الحسان ازواج شباب كرام، و نحن لخالدات فلا نموت، وا نحن الناعمات فلا نبأس، و نحن الراضيات فلا نسخط، و نحن المقيمات فلا نظعن، فی صدر احداهن مكتوب انت حبی و انا حبک انتهت

نفسی عندک لم تر عینانی مثلک. (حادی الارواح ص ۲۹۳)

ابن وھبؒ نے اپنی سند کے ساتھ خالد بن ولید بن یزید سے روایت کی ہے کہ بیشک حورِعین اپنے خاوندوں کے سامنے گیت گائیں گی۔پس وہ کہیں گی کہ ہم عمدہ خوبصورت ہیں، باعزت جوانوں کی بیویاں ہیں اورہمیشہ رہنےوالی ہیں پس ہم ناراض نہ ہوں گی اور ہم یہاں ہی ٹھہرنے والی ہیں یہاں سے کوچ نہ کریں گی۔ان مین سے ہرایک کے سینے پرلکھاہوگا انت حبی وانا حبک تومیرا محبوب اورمیں تیری محبوبہ ہوں،میرے نفس کی انتہاتو ہے،میری آنکھوں نے تیرے جیسانہیں دیکھا۔

حوروں کا مہر

﴿نیک اعمال کے بدلے میں نیک بیویاں﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

و بشر الذین آمنو و عملوا الصلحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کلما رزقو منھا من ثمرۃ رزقاً قالو ھذا الذی رزقنا من قبل و اتوا بہ متشابھا و لھم فیھا ازواج مطھرۃ و ھم فیھا خالدون. (البقرۃ ۲۵)

اورخوشخبری سنا دیجئے آپ ان لوگوں کوجوایمان لائے اورنیک کام کئے اس بات کی کہ بےشک اس کے واسطےبہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سےنہریں،جب کبھی دیئے جائیں گے رزق وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذاتو ہربار یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جوہم کوملاتھااس سے پہلے اورملے گابھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا،اوران کے واسطے ان بہشتوں میں بیویاں ہوں گی صاف اورپاک کی ہوئی اوروہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے۔

﴿دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے﴾

قال یحیٰ بن معاذ : ترک الدنیا شیدید، و فوت الجنۃ اشد، وترک الدنیا مھر الآخرۃ.

(التذکرۃ ص۵۵۷)

حضرت یحیٰ بن معاذؒفرماتے ہیں کہ دنیا کوچھوڑنامشکل ہےمگرآخرت کے انعامات کافوت ہوجانابہت زیادہ شدید ہےحالانکہ دنیا کا چھوڑنا آخرت کاحق مہر ہے۔

﴿مسجد کی صفائی حورعین کا حق مہر ہے﴾

(حدیث)جناب حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سیدوعالم حضرت محمدﷺ نے ارشادفرمایا:

کنس المساجد مھور الحورالعین. (تذکرۃ ص ۵۵۷. ج۲)

مسجدوں کوصاف کرنا حورعین کے حق مہر ہیں۔

﴿راستہ کی تکلیف دہ چیزیں ہٹانا اور مسجد صاف کرنا﴾

(حدیث)حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا :

یا علی اعط الحور العین مهورهم : اماطة الاذی عن الطریق و اخراج القمامة من المسجد فذلک مهر الحور العین. (التذکرة)

''اے علیؓ! حورعین کے حق مہرادا کرو راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینے سے اور مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے کے ساتھ کیوں کہ یہ حورعین کے مہر ہیں۔''

﴿کھجوروں اور روٹی کے ٹکڑے کا صدقہ﴾

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مهور الحور العین قبضات التمر و فلق الخبز. (تذکرة ص ۴۷۹ ج ۲)

''مٹھی بھر کھجوریں اور روٹی کا ٹکڑا (صدقہ) حورعین کا حق مہر ہیں۔''

(تذکرہ ص ۴۷۹ ج ۲)

﴿معمولی سے صدقات کرنے میں جنت کی حوریں﴾

قال أبی هریرة : یتزوج احدکم فلانة بنت فلان بالمال. الکثیر و یدع الحور العین باللقمة و التمرة و الکسوة. (التذکرة ۵۵۷)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص فلاں کی بیٹی فلاں سے کثیر مال کے حق مہر کے بدلے شادی کر لیتا ہے مگر حورعین کو ایک لقمہ اور کھجور اور معمولی سے کپڑے (کے صدقہ نہ کرنے کی وجہ) سے چھوڑ دیتا ہے۔

﴿حوروں کا طلبگار کیوں سوئے۔حکایت﴾

حضرت سحنونؒ فرماتے ہیں کہ مصر میں ایک آدمی رہتا تھا نام اس کا سعید تھا، اس کی والدہ عبادت گزار خواتین میں سے تھیں جب یہ شخص رات کے نوافل کے لئے کھڑا ہوتا تو اس کی والدہ اس کے پیچھے کھڑی ہوا کرتی تھیں جب اس آدمی پر نیند کا غلبہ ہوتا تھا اور نیند کے غلبے سے اونگھنے لگتا تھا تو اس کی والدہ اس کو آواز دے کر کہتی تھیں اے سعید! وہ شخص نہیں سوتا جو دوزخ سے ڈرتا ہو اور حسین وجمیل حوروں کو نکاح کا پیغام دے رکھا ہو چنانچہ وہ اس سے مرعوب ہو کر پھر سیدھا ہو جاتا تھا۔

(تذکرہ ص ۴۷۹ ج ۲)

﴿تہجد حور کا حق مہر ہے﴾

حضرت ثابتؒ سے منقول ہے کی میرے والدگرامی رات کی تاریکی میں کھڑے ہوکر عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں سے میل و مشابہت نہیں کھاتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں اللہ کی باندی ہوں۔ میں نے کہا تم اپنا نکاح مجھ سے کردو۔ اس نے کہا آپ میرے نکاح کا پیغام میرے پروردگار کے حضور پیش کریں اور حق مہر ادا کریں۔ میں نے پوچھا تمہارا حق مہر کیا ہے؟ تو اس نے کہا طویل تہجد پڑھنا اسی موقعہ کیلئے لوگوں نے اشعار کہے ہیں ؎

یا خاطب الحور فی خدرها	و طالبا ذاک علی قدرها
انهض بجد لا تکن وانیا	و جاهد النفس علی صبرها
و جانب الناس و ارفضهم	و حالف الوحدة فی ذکرها
و قم اذا اللیل بدا وجهه	و صم نهار افهو من مهرها
فلو رئات عیناک اقبالها	و قد بدت رمانا صدرها
و هی تتماشی بین اترابها	و عقد ها یشرق فی نحرها
لهان فی نفسک هذا الذی	تراه فی دنیاک من زهرها

ترجمہ:

۱۔ اے حور کو اس کی باپردہ جگہ میں نکاح کا پیغام دینے والے، اور اس کو اس کے عالی مقام کے باوجود اس کی طلب کرنے والے!

۲۔ کوشش کر کے کھڑا ہو جا سست مت ہو اور اپنے نفس کو صبر کا جہاد سکھا۔

۳۔ اور لوگوں سے کنارہ کش رہ بلکہ ان کو چھوڑ دے اور حور کی فکر میں تنہائی میں رہنے کی قسم کھالے۔

۴۔ جب رات اپنا چہرہ دکھائے تو کھڑا ہو جا (عبادت کیلئے) اور دن کو روزہ رکھ یہ اس حور کا حق مہر ہے۔

۵۔ جب تیری آنکھیں اس کو اپنے سامنے دیکھیں گی اور اس کے سینے کے انار ظاہر نظر آئیں گے۔

۶۔ اور یہ اپنی ہم جولیوں کے ساتھ چل رہی ہوگی اور اس کا ہار اس کے سینے پر چمک رہا ہوگا۔

۷۔ تو جو کچھ تیرے نفس نے دنیا کی رعنائیوں اور حسن و جمال کو دیکھا تھا سب بے قیمت نظر آئے گا۔

(تذکرہ ص ۴۷۹ ج ۲)

﴿عبادت کے ساتھ بیدار رہنے سے حوروں کے ساتھ عیش نصیب ہوگا﴾

حضرت مضر القاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھ پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ میں اپنا وظیفہ پورا کیے بغیر سو گیا تو خواب میں ایک لڑکی کو

دیکھا گویا اس کا چہرہ ماہِ تمام ہے اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس نے کہا کہ شیخ آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔اس نے کہاتو آپ اس کو پڑھیں۔میں نے اس کو کھولاتو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔اللہ کی قسم! میں جب بھی اس کو یاد کرتا ہوں میری نیند اڑتی ہے۔

الھتک اللذائذ و الامانی　　عن الفردوس والظلل الدوانی

و لذۃ نومۃ عن خیر عیش　　مع الخیرات فی غرف الجنان

تیقظ من منامک ان خیرا　　من النوم ال تھجد باقرآن

ترجمہ:

۱۔ تجھے لذتوں اورخواہشات نے بے پرواہ کردیا ہے جنت الفردوس اور جھکے جھکے سایوں سے۔

۲۔ اورنیند کی لذت نے جنتیوں کے بالا خانوں میں حسین ترین عورتوں کے ساتھ پُرتعیش زندگی گزارنے سے۔

۳۔ اُٹھ بیدار ہو جا اپنی نیند سے کیونکہ نیند کرنے کی بجائے قرآن پاک کے ساتھ تہجد پڑھنا بہتر اور خوب ہے۔

(تذکرہ ص۸۰ ج ۲)

﴿حضرت مالک بن دینارؒ کا واقعہ﴾

حضرت مالک بن دینارؒ بیان فرماتے ہیں کہ میرے چند وظائف ایسے تھے جن کو ہر رات میں پورا کر کے سویا کرتا تھا۔ایک رات میں ویسے ہی سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسن و جمال کی ملکہ حسین لڑکی ہے اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے اس نے کہا کیا آپ اس کو اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں،تو اس نے وہ رقعہ مجھے دے دیا اس رقعہ میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

لھاک النوم من طلب الامانی

و عن تلک الا و انس فی الجنان

تعیش مخلدا لا موت فیھا

و تلھو فی الخیام مع الحسان

تنبہ من منامک ان خیرا

من النوم التھجد بالقرآن

ترجمہ:

۱۔ آپ کو نیند نے اپنی (جنت کی) طلب سے بےفکر کر رکھا ہے اور جنتوں میں محبت کرنے والی دوشیزاؤں سے بھی۔

۲۔ آپ (جنت میں) ہمیشہ زندہ رہیں گے اس میں کبھی موت نہ آئے گی،آپ خیموں میں حسین و جمیل بیویوں سے کھیل کود کرتے ہوں گے۔

۳۔ بیدار ہو جائیے اپنی نیند سے کیونکہ نیند سے بہتر تہجد ادا کرنا ہے قرآن پاک کی قرأت کے ساتھ۔ (تذکرہ ص۸۰ ج ۲)

﴿حسن و جمال میں بنی ٹھنی لڑکیاں اور ان کا حق مہر﴾

شیخ مظہر سعدیؒ اللہ تعالٰی کے شوق میں برابر ساٹھ سال روتے رہے تھے۔ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا گویا نہر کا ایک کنارا مشک خالص سے بہہ رہا ہے اس کے دونوں کناروں پر لؤلؤ کے درخت ہیں جو سونے کی شاخوں کے ساتھ لہلہار ہے ہیں۔ اتنے میں چند لڑکیاں حسن و جمال میں یکتا بن ٹھن کر آئیں اور پکار پکار کر یہ الفاظ گانے لگیں۔

سبحان المسبح بکل لسان، سبحان الموجود بکل مکان ، سبحان الدائم فی کل زمان، سبحانہ سبحانہ.

''یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی ہر زبان بیان کرتی ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر جگہ موجود ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانہ میں ہمیشہ رہنے والی ہے، پاک ہے وہ، پاک ہے وہ۔

میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ سبحانہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تو انہون نے یہ جواب دیا ۔

ذرأنا اله اناس رب محمدﷺ

لقوم علی الاقدام با اللیل قوم

یناجون رب العالمین لحقھم

و تسرہ ھموم القوم و الناس نوم

ترجمہ:

۱۔ ہمیں لوگوں کے معبود اور حضرت محمدﷺ کے پروردگار نے اس قوم کیلئے پیدا کیا ہے جو رات کو (اپنے پروردگار کے سامنے عبادت کیلئے) قدموں پر کھڑے رہتے ہیں۔

۲۔ اپنے (معبود) رب العالمین سے اپنے حق کے حصول کیلئے مناجات کرتے ہیں (اللہ تعالٰی کے ذوق وشوق میں ان کی یہ حالت ہے) شب کو ان کے افکار پر برابر چلتے رہتے ہیں جبکہ اور لوگ پڑے سو رہے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا بس بس یہ کون لوگ ہوں گے جن کی اللہ تعالٰی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے؟ انہوں نے پوچھا کیا آپ نہیں جانتے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں ان کو نہیں جانتا۔انہوں نے کہا وہ لوگ ہیں جو راتوں کو تہجد پڑھتے ہیں اور سوتے نہیں۔

(تذکرۃ قرطبی ص ۴۸۰ ج ۲)

﴿حور کی قیمت﴾

حضرت مالک بن دینارؒ ایک روز بصرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ کہ ایک کنیز کو نہایت جاہ و جلال اور حشم و خدم کے ساتھ جاتے دیکھا۔ آپؒ نے اسے آواز دے کر پوچھا کہ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟ اس نے کہا شیخ کیا کہتے ہو ذرا پھر سے کہو، مالک بن دینارؒ نے کہا کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے یا نہیں۔اس نے کہا بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تجھ جیسا مفلس خرید لے گا؟ کہاں تو کیا چیز ہے میں تجھ

سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں وہ سن کر ہنس پڑی اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے گھر لے آؤ۔ خادم لے آیا وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اس سے سارا قصہ بیان کیا وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ ایسے درویش کو ہم بھی دیکھیں یہ کہہ کر مالک بن دینار کو اپنے پاس بلایا دیکھتے ہی اس کے قلب پر ایسا رعب چھا گیا کہ پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہا یہ کنیز میرے ہاتھ بیچ دو۔ اس نے کہا آپ اس کی قیمت دے سکتے ہیں؟ فرمایا اس کی قیمت ہی کیا ہے؟ میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی گٹھلیاں ہیں۔ یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں تجویز فرمائی؟ کہا اس میں بہت سے عیب ہیں، عیب دار شے کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے جب اس نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو شیخ بولے سنو جب یہ عطر نہیں لگاتی تو س میں سے بو آنے لگتی ہے، جو منہ نہ صاف کرے تو منہ گندا ہو جاتا ہے بو آنے لگتی ہے اور جو کنگھی چوٹی نہ کرے اور تیل نہ ڈالے تو جوئیں پڑ جاتی ہیں اور بال پراگندہ اور غبار آلود ہو جاتے ہیں، اور جب اس کی عمر زیادہ ہوگی تو بوڑھی ہو کر کسی کام کی بھی نہ رہے گی۔ حیض اسے آتا ہے، پیشاب پاخانہ یہ کرتی ہے۔ طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے۔ ہر قسم کی قدورتیں اور رنج وغم اسے پیش آتے رہتے ہیں۔ یہ تو ظاہری عیب ہیں اب باطنی سنو خود غرض اتنی ہے کہ تم سے اگر محبت ہے تو غرض کے ساتھ ہے یہ وفا کرنے والی نہیں اور اس کی دوستی سچی دوستی نہیں۔ تمھارے بعد تمھارے جانشین سے ایسے ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے جس کیلئے میری ایک کوڑی بھی خرچ نہیں ہوئی اور وہ اس سے فائق ہے کافور، زعفران مشک اور جوہر نور سے اس کی پیدائش ہے۔ اگر کسی کھارے پانی میں اس کا لعاب دہن گرا دیا جائے تو وہ شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے اور جو کسی مُردے کو اپنا کلام سنا دے تو وہ بھی بول اٹھے اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شرمندہ ہو جائے اور جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اجالا ہو جائے اور اگر وہ پاشاک و زیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آ جائے تو تمام جہان معطر اور مزیّن ہو جائے اور زعفران کے باغوں اور یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح طرح کے آرام میں رہی ہے اور تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے اپنے عہد کی پوری ہے، دوستی کو نبھانے والی ہے۔ اب تم بتاؤ ان مین سے کون سی خریدنے کے لائق ہے۔ کہا کہ جس کی آپ نے حمد و ثناء کی ہے یہی خریدنے اور طلب کرنے کی مستحق ہے۔ شیخ نے فرمایا اس کی قیمت ہر وقت ہر شخص کے پاس موجود ہے اس کی قیمت یہ ہے کہ رات بھر میں ایک گھڑی کیلئے تمام کاموں سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ جب تمھارے سامنے کھانا چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ کی رضا کیلئے دے دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راہ میں اگر کوئی نجاست یا اینٹ ڈھیلا پڑا ہو تو اسے اٹھا کر راستے سے پرے پھینک دیا کرو، اور اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگدستی اور فکر و فاقہ اور بقدر ضرورت سامان پر اکتفاء کرنے میں گزار دو اور اس مکار دنیا سے اپنی فکر کو بالکل الگ کر دو اور حرص سے برکنار ہو کر قناعت کی دولت اپنا لو۔ پھر اسکا ثمر یہ ہوگا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام و راحت کا مخزن ہے عیش اڑاؤ گے۔

اس شخص نے سن کر کہا اے کنیز سنتی ہے شیخ کیا فرماتے ہیں سچ یا جھوٹ؟

کنیز نے کہا سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی ارشاد فرماتے ہیں، کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں

فلاں جائیداد تجھے دی، اور غلاموں سے کہا کہ تم کو بھی آزاد کیا اور فلاں فلاں زمین تمھارے نام کردی، اور یہ گھر اور تمام مال اللہ کی راہ میں صدقہ کیا اور پھر دروازے پر ایک بہت موٹے کپڑے کو کھینچ لیا اور تمام پوشاک فاخرہ اتار کر اسے پہن لیا اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کہا تمھارے بعد میرا کون ہے اس نے بھی اپنا لباس پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہوگئی۔ مالک بن دینارؒ نے یہ حال دیکھ کر ان کیلئے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے اور ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت ہی میں جان دے دی۔

حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال صالحہ

﴿غصہ پینے پر حور ملے گی﴾

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من کظم غیظا و هو یقدر علی ان ینفذه دعاه الله تعالیٰ علی رؤوس الخلائق یوم القیامة حتی یخیره فی ای الحور شاء.

جس شخص نے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتیٰ کہ اس کو اختیار دیں گے حوروں میں سے جس کو چاہے لے لے۔ (مسند احمد ص ۴۴۰ ج ۳)

﴿حور لینے کے تین کام﴾

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثه من کان فیه واحدة زوج من الحور العین رجل أئتمن علی امانة خفیة شهیة فاداها من مخافة الله تعالیٰ و رجل عفی عن قتله و رجل قرأ (قل هو الله احد) فی دبر کل صلاة.

تین کام ایسے ہیں جس شخص کے پاس ان میں سے ایک بھی ہوگا اس کی حورعین کے ساتھ شادی کی جائے گی۔

۱۔ وہ شخص جس کے پاس ضرورت کی امانت خفیہ طور پر رکھی گئی اور اس نے اس کو خوفِ خدا کی وجہ سے ادا کر دیا۔

۲۔ وہ شخص جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا۔

۳۔ وہ شخص جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد ”قل هو الله احد“ (پوری سورۃ اخلاص) کی تلاوت کی۔ (ترغیب اصبہانی)

فائدہ: ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی سا عمل جتنی مرتبہ کرے انشاء اللہ اتنی حوریں ملیں گی۔

﴿اچھے طریقے سے ہر روزہ رکھنے کا انعام سو حوریں﴾

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الجنة تتزين من الحول الى الحول فى شهر امضان، و ان الحور لتتزين من الحول الى الحول فى شهر رمضـان، فـاذا دخل شهر رمضان. قالت الجنة : اللهم اجعل فى هذا الشهر من عبادك سكانا، و يقلن الحور : اللهـم اجـعل لنا فى هذا الشهر من عبادك ازواجا، تقر اعيننا بهم، و تقر اعينهم بنا، قال رسول الله ﷺ :(من صـام نـفسـه فى شهر رمضان، لم يشرب و لم يرم فيه مومنا ببهتان، ولـم يعمل فيه خطيئة زوجه الله تعالىٰ فى كل ليـلة مـائة حـوراء و بـنـى له قصراً فى الجنة من لؤلؤ و ياقوت ق زبرجد، لو ان الدنيا كلها جعلت فى هذا القصر لكان منها كمربط عنز فى الدنياً.

جنت ایک سال سے دوسرے سال (کے شروع ہونے تک) ماہ رمضان کیلئے سنورتی ہے، اور حور بھی ایک سال کے شروع سے دوسرے سال کے شروع تک رمضان المبارک کیلئے سنورتی ہے، جنت کہتی ہے اے اللہ! میرے لیے اپنے بندوں میں سے اس مہینہ میں مکین مقرر فرما دے، اور حوریں یہ دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! ہمارے لیے اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے خاوند مقرر فرما دے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا جس شخص نے خود رمضان المبارک میں روزہ رکھا، کچھ کھایا پیا نہیں اور کسی مؤمن پر بہتان بھی نہیں لگایا اور اس روزے کی حالت میں کوئی گناہ بھی نہ کیا اللہ تعالیٰ (روزے کی) ہر رات میں اس کیلئے سو حوروں سے اس کی شادی کریں گے۔ اور اس کیلئے جنت میں لولو، یاقوت اور زبرجد کا محل بنائیں گے اگر تمام دنیا کو اس محل میں منتقل کر دیا جائے تو یہ دنیا میں بکریوں کی جگہ جتنا نظر آئے گا۔ (البدور السافرۃ ص ۲۰۴۷)

﴿درج ذیل ورد کے انعامات﴾

ارشاد خداوندی ہے "لـه مقاليد السموات و الارض" (اسی کے پاس ہیں چابیاں آسمانوں اور زمینوں کی) اس کی تفسیر میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال فرمایا (کہ آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں کیا ہیں یعنی کون سی عبادات اس کی یا اس سے اعلیٰ درجہ یعنی جنت کی وارث بناتی ہیں) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا الـه الا الـلـه، و الـلـه اكبر، و سبحان الله و بحمده، و استغفر الله، ولا حول و لا قوة الا بالله، الاول و الآخـر و الـظـاهـر و الـبـاطـن، وبيـده الـخيـر يحيى و يميت و هو على كل شىء قدير، و من قالها اذا صبح عشر مـرات، أحـزر مـن ابـليس و جنوده و يعطى قنطارا من الاجر، و يرفع له درجة من الجنة و يزوج من الحور العين، فان مات من يومه طبع بطابع الشهداء.

ترجمه:

لا الـه الا الـلـه، و الـلـه اكبر، و سبحان الله و بحمده، و استغفر الله، ولا حول و لا قوة الا بالله، الاول و الآخـر و الـظـاهـر و الـبـاطن، وبيده الخير يحيى و يميت و هو على كل شىء قدير. جو شخص ان کلمات کو دس مرتبہ صبح کے وقت پڑھے گا، اس کی شیطان اور اس کے (ضرر رساں) لشکر سے حفاظت کی جائے گی، اس کو اجر کا ایک قطار عطا کیا جائے گا، اس کے لئے

جنت میں ایک درجہ بلند کیا جائے گا، اس کی حورعین سے شادی کی جائے گی اور اگر اس دن (جس دن اس نے یہ وظیفہ پڑھا تھا) فوت ہوگیا اس کیلئے شہداء والی مہر لگادی جائے گی۔ (البدور السافرۃ)

﴿حوریں چاہئیں تو یہ اعمال کرو﴾

شیخ محمد بن حسین بغدادیؒ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کیلئے گیا ایک روز مکہ مکرمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا کہ ایک بوڑھا مرد ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے نظر آیا۔ لونڈی کا رنگ بدلا ہوا، جسم دبلا تھا اور اس کے چہرے سے نور چمکتا تھا اور روشنی ظاہر ہوتی تھی وہ ضعیف شخص پکار رہا تھا کہ کوئی لونڈی کا طلب گار ہے؟ کوئی اس کی رغبت کرنے والا ہے؟ کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے؟ میں اس لونڈی کے سب عیبوں سے بری الذمہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس کے قریب گیا اور کہا قیمت تو لونڈی کی معلوم ہوگئی مگر اس میں عیب کیا ہے؟ کہا یہ لونڈی مجنونہ ہے غمگین رہتی ہے، راتوں کو عبادت کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے، نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے ہر جگہ تنہا اکیلی رہنے کی عادی ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی میرے دل نے اس لونڈی کو چاہا اور قیمت دے کر اس کو خرید لیا اور اپنے گھر لے گیا۔ لونڈی کو سر جھکائے دیکھا پھر اس نے اپنا سر میری جانب اٹھا کر کہا۔ اے میرے چھوٹے مولا خدا تم پر رحم کرے تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا عراق میں رہتا ہوں۔ کہا کون سا عراق بصرے والا یا کوفے والا؟ میں نے کہا کوفے والا نہ بصرے والا۔ پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینۃ الاسلام بغداد میں رہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا واہ واہ۔ وہ عابدوں اور زاہدوں کا شہر ہے۔ راوی کہتے ہیں مجھے تعجب ہوا میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی، ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی، زاہدوں عابدوں کو کیسے پہچانتی ہے؟ میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دل لگی کے طور پر پوچھا تم بزرگوں میں سے کن کن کو پہچانتی ہو؟ کہا میں مالک بن دینارؒ، بشر حافیؒ، صالح مزنیؒ، ابو حاتم سجستانیؒ معروف کرخیؒ، محمد بن حسین بغدادیؒ، رابعہ عدویہؒ شعوانہؒ، میمونہؒ ان بزرگوں کو پہچانتی ہوں۔ میں نے کہا ان بزرگوں کی تم کو کہاں سے شناخت ہے؟ لونڈی نے کہا اے جوان کیسے نہ پہچانوں؟ خدا کی قسم وہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، یہ محبّ کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں۔ پھر میں نے کہا اے لونڈی؟ میں محمد بن حسین ہوں۔ اس نے کہا میں نے اے ابو عبداللہ خدا سے دعا مانگی تھی کہ خدا تم کو مجھ سے ملادے۔ تمھاری وہ خوش آواز جس سے مریدوں کے دل زندہ کرتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسے ہے؟ میں نے کہا اپنے حال پر ہے۔ کہا تمہیں خدا کی قسم مجھے قرآن شریف کی کچھ آیتیں سناؤ میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اس نے بڑے زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی۔ میں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی اور کہا اے ابو عبداللہ یہ تو اس کا نام ہے۔ کیا حال ہوگا اگر میں اس کو پہچانوں اور جنت میں اس کو دیکھوں۔ خدا تم پر رحم کرے اور پڑھو۔ میں نے یہ آیت پڑھی۔ "ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم ......ساء ما یحکمون"۔ (یعنی کیا گمان کرتے ہو جنہوں نے گناہ کئے ہیں کہ ہم ان کو ایمان والوں اور نیک عمل والوں کے برابر کریں گے، ان کی موت اور زندگی برابر ہے بُرا ہے جو حکم لگاتے ہیں)۔

اس نے کہا اے ابو عبداللہ! ہم نے نہ کسی بت کی پوجا کی اور نہ کسے معبود کو قبول کیا پڑھتے جاؤ خدا تم پر رحم کرے۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔

انا اعتدنا للظالمین نارا سے سائت مرتفقاتک۔(یعنی ہم نے ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی ہے۔ان کے گرد آگ کے خیمے ہوں گے اگر پانی طلب کریں گے گرم پانی پگھلے ہوئے تانبے کی مثل پائیں گے جوان کے چہرے جلس دے گا،اس کا پینا بھی برا ہےاورآرام گاہ بھی بری ہے)۔

پھر کہا اے ابو عبداللہ تم نے اپنے نفس کے ساتھ نامیدی لازم کر لی ہے۔اپنے دل کو خوف اور امید کے درمیان آرام دو۔اور کچھ پڑھو خدا تم پر رحم کرے۔

پھر میں نے پڑھا(وجوه یومئذ مسفرة ضاحکة مستبشرة، وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة)۔"یعنی بعضے چہرے قیامت کے دن خوش ہشاش بشاش ہوں گے اور بعض چہرے ترو تازہ اپنے پروردگار کو دیکھنے والے ہوں گے"۔پھر کہا مجھے اس کے ملنے کا شوق کتنا زیادہ ہوگا جس دن وہ اپنے دوستوں کے واسطے ظاہر ہوگا،اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے۔

پھر میں نے پڑھا(یطوف علیهم ولدان مخلدون باکواب و اباریق و کاس من معین)۔"لڑکے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جنت والوں کیلئے ہاتھوں میں کوزے اور لوٹے اور پیالے شراب معین کے لئے ہوئے گھومیں گے،نہ پینے والوں کا سر پھرے گا اور نہ وہ بہکیں گے"۔پھر کہا اے ابو عبداللہ میں خیال کرتی ہوں تم نے حور کو پیغام دیا ہے کچھ ان کے مہر کیلئے بھی خرچ کیا ہے؟ میں نے کہا اے لونڈی مجھے بتادے وہ کیا چیز ہے میں تو بالکل مفلس ہوں۔کہا شب بیداری اپنے اوپر لازم کرو اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو اور فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرتے رہو۔پھر وہ لونڈی بیہوش ہوگئی۔میں نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی پھر دوبارہ مناجات پڑھتے ہوئے بیہوش ہوگئی۔میں نے پاس جا کر دیکھا وہ مر چکی تھی مجھے اس کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا۔پھر میں بازار گیا تا کہ اس کے کفن دفن کا سامان لاؤں،واپس آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنائی ہوئی اور خوشبو لگی ہوئی ہے اور جنت کے دو سبز جوڑے اس پر پڑے ہوئے ہیں۔کفن میں دو سطروں میں لکھا ہوا ہے۔

سطرِ اوّل: لا الٰه الا لله محمد رسول الله اور دوسرے پر الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون . میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔اس کے سرہانے میں نے سورۃ یٰسین پڑھی اور حجرے میں غمگین روتا ہوا واپس آ گیا۔پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو رہا تھا خواب میں دیکھا کہ وہ لونڈی بہشت میں ہے جنتی حلّے پہنے زعفران زار کے تختے میں ہے، سندس اور استبرق کا فرش ہے،سر پر تاج مرصّع موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے ہیں،پاؤں میں یاقوت سرخ کی جوتی ہے جس سے عنبر و مشک کی خوشبو آ رہی ہے اس کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن ہے میں نے کہا اے لونڈی ٹھہر! کس عمل نے تجھے اس مرتبہ پر پہنچایا؟ کہا فقیروں مسکینوں کی محبت،کثرت استغفار،مسلمانوں کی راہ سے ایذا دینے والی چیزیں دور کرنے سے مجھ کو یہ مرتبہ ملا ہے۔

(روض الریاحین)

حور کے ذریعے تہجد کی ترغیب

شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری پنڈلی میں درد ہو گیا تھا اس کی وجہ سے نماز میں بڑی تکلیف ہوتی تھی ایک

رات جونماز کیلئے اٹھاتو اس میں سخت درد ہوا اور بمشکل نماز پوری کر کے چادر سر ہانے رکھ کر سو گیا۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و جمیل لڑکی جو سراپہ حسن کی پتلی تھی چند خوبصورت بنی ٹھنی لڑکیوں کے ہمراہ ناز و انداز کے ساتھ میرے پاس آ کر بیٹھ گئی۔دوسری لڑکیاں جو اس کے ہمراہ تھیں اس کے پیچھے بیٹھ گئیں ان میں سے ایک سے اس نے کہا اس شخص کو اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائے وہ سب کی سب میری طرف متوجہ ہوئیں اور سب نے مل کرا ٹھایا میں یہ سب کیفیت خواب میں دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنی خواصوں سے کہا کہ اس کیلئے نرم نرم بچھونے بچھاؤ اور اپنے اپنے موقع سے تکیے رکھ دو انہوں نے فوراً سات بچھونے اوپر نیچے بچھائے کہ میں نے عمر بھر کبھی ایسے بچھونے نہ دیکھے تھے۔پھر اس پر نہایت خوبصورت سبز رنگ کے تکیے نصب کیے پھر حکم کیا کہ اسے اس فرش پر لٹا دو مگر یہ دیکھو یہ جاگنے نہ پائے مجھے انہوں نے اس بچھونے پر لٹا دیا اور میں انہیں دیکھتا تھا اور سب باتیں سنتا تھا۔پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے چاروں طرف پھول پھلواری رکھ دو انہوں نے سنتے ہی طرح طرح کے پھول رکھ دیئے پھر وہ میرے پاس آئی اور اپنا ہاتھ میرے اسی درد کی جگہ رکھا اور ہاتھ سے سہلایا پھر کہا کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھی شفا دی اس کا یہ کہنا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو بھلا چنگا پایا گویا کبھی بیمار ہی نہ تھا۔وہ دن آج کا دن پھر کبھی بیمار نہ ہوا اور میرے دل میں اب تک اس کے اس کہنے کی کہ ''اٹھ کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفا دی'' کی لذت وحلاوت موجود ہے۔

(روض الریاحین)

﴿حور کو دیکھنے والے بزرگ کی حکایت﴾

ایک صالح شخص نے اللہ کی چالیس سال عبادت کی ایک روز اس پر ناز کا مقام غالب ہوا تو اس کے غلبہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا خداوند! آپ نے جو کچھ میرے لیے جنت میں تیار کیا اور جس قدر حوریں میرے لیے مہیا فرمائی ہیں وہ مجھے دنیا میں دکھا دیجیے ابھی مناجات ختم نہ ہونے پائی تھیں کہ محراب پھٹی اور ایک حسین و جمیل حور نکلی کہ اگر وہ دنیا میں آ جائے تو تمام دنیا مفتون و مجنون ہو جائے۔عابد نے کہا نیک بخت تو کون ہے آدم زاد ہے یا پری؟ اس نے عربی کے چند شعر پڑھے جن کا مضمون یہ تھا کہ تو مولیٰ سے جو چاہتا تھا وہ تجھے ملا اور مجھی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ میں تیری مونس ہوں اور تمام رات تجھ سے باتیں کروں عابد نے پوچھا تو کس لئے ہے، کہا آپ کیلئے، تجھ جیسی مجھے کتنی ملیں گی؟ کہا سو اور ہر ایک حور کی سو خادمہ، اور ہر خادمہ کی سو باندیاں اور ہر باندی پر سو انتظام کرنے والیاں۔عابد یہ سن کر بہت خوش ہوا اور خوشی میں آ کر پوچھا کہ اے پیاری کیا کسی کو مجھ سے زیادہ انعام ملے گا حور نے کہا تم بیچارے تو کچھ بھی نہیں ہو اتنا تو ادنیٰ سے ادنیٰ کو جو صبح شام استغفر اللہ العظیم پڑھ لیتے ہیں اور سوائے اس کے ان کا کچھ کام نہیں انہیں مل جائے گا۔ (روض الریاحین)

﴿جتنے آپ کے اعمال خوبصورت ہوں گے اتنا ہی آپ کی حوریں حسین ہوں گی﴾

شیخ ابو بکر ضریرؒ فرماتے ہیں: کہ میرے پاس ایک خوبصورت غلام تھا دن کو روزہ رکھتا تھا رات بھر نماز پڑھتا تھا وہ ایک دن میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ آج میں سو گیا تھا کہ معمولی اوراد بھی ترک ہو گئے۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا سامنے سے محراب پھٹ گئی اور اس

سے چند حسین لڑکیاں نکلی ہیں ان میں سے ایک لڑکی نہایت ہی بدصورت تھی میں نے عمر بھر ایسی کبھی نہ دیکھی تھی میں نے پوچھا تم سب کس کیلئے ہواور یہ بدصورت کس کیلئے ہے؟ انہوں نے کہا ہم سب تیری گزشتہ راتیں ہیں اور بری صورت والی تیری یہ رات ہے جس میں تو سورہا ہے اگر تو اسی رات میں مرگیا تو یہی تیرے حصہ میں آئے گی یہ خواب بیان کرکے اس جوان نے ایک چیخ ماری وار جاں بحق تسلیم ہوگیا۔
(اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنتیوں کی حوریں اتنی ہی حسین ہوں گی جتنا انہوں نے اپنی عبادات کو حسین انداز سے ادا کیا ہوگا)
(روض الریاحین)

﴿پانچ صدیوں سے حور کی پرورش﴾

شیخ ابوسلیمان درانیؒ کہتے ہیں کہ میں ایک رات سوگیا تھا اور معمول کے وظائف بھی رہ گئے تھے خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت حسین حور ہے جو کہہ رہی ہے اے ابوسلیمان! تم مزے سے پڑے سورہے ہو اور میں تمھارے لئے پانچ سو برس سے پرورش کی جارہی ہوں۔ (روض الریاحین)

﴿ایک نومسلم کا انتظار کرنے والی حور﴾

شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جہاز میں سوار تھا تلاطم امواج سے جہاز ایک جزیرے میں جا پہنچا اس جزیرے میں ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ایک بت کی پرستش کررہا ہے ہم نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے۔اس نے بت کی طرف اشارہ کیا ہم نے کہا تیرا یہ معبود خالق نہیں بلکہ خود دوسرے کی مخلوق ہے اور ہمارا معبود وہ ہے جس نے اسے اور سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔اس بت پرست نے دریافت کیا بتاؤ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم اس ذات پاک کی عبادت کرتے ہیں جس کا آسمان میں عرش ہے اور زمیں میں اس کی داروگیر ہے اور زندہ ومردہ میں اس کی تقدیر جاری ہے۔اس کے نام پاک میں اس کی عظمت وبڑائی نہایت بڑی ہے۔اس نے پوچھا تمہیں یہ باتیں کس طرح معلوم ہوئیں؟ ہم نے کہا، اس بادشاہ حقیقی نے ہمارے پاس ایک سچے رسول کو بھیجا۔اس نے ہمیں ہدایت کی۔

پھر اس نے پوچھا وہ رسول کہاں ہیں اور ان کا کیا حال ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ جس کام کیلئے خدا نے انہیں بھیجا تھا، جب وہ پورا کرچکے تو انہیں خدا نے اپنے پاس بلالیا۔اس نے کہا، رسول خدا ﷺ نے تمھارے پاس کیا نشانی چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا، اللہ کی کتاب۔اس نے کہا مجھے دکھاؤ۔ہم اس کے پاس قرآن شریف لے گئے۔اس نے کہا، میں تو جانتا نہیں، تم پڑھ کر سناؤ۔ہم نے اسے ایک سورت پڑھ کر سنائی۔وہ سن کر روتا رہا اور کہنے لگا جس کا یہ کلام ہے اس کا حکم تو دل وجان سے ماننا چاہئے۔پھر وہ مسلمان ہوگیا۔

ہم نے اسے دین کے احکام اور چند سورتیں سکھائیں۔جب رات ہوئی اور ہم سب اپنے اپنے بچھونوں پر لیٹ رہے تو وہ بولا۔ بھائیو! یہ معبود جس کا تم نے مجھے پتا اور صفات بتائیں، سوتا بھی ہے؟ ہم نے کہا، وہ سونے سے پاک ہے۔وہ ہمیشہ زندہ قائم ہے۔اس نے کہا، کیسے برے بندے ہو کہ تمھارا مولا نہیں سوتا اور تم سوتے ہو۔اس کی یہ باتیں سن کر ہمیں بڑی حیرت ہوئی۔

مختصراً یہ کہ ہم وہاں چند روز رہے۔جب وہاں سے کوچ کا ارادہ ہوا تو اس نے کہا، بھائیو! مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ہم نے قبول کر

لیا۔ چلتے چلتے ہم ابادان پہنچے۔ میں نے اپنے یاروں سے کہا کہ یہ ابھی مسلمان ہوا ہے اس کی کچھ مدد کرنی چاہئے۔ ہم سب نے چند درہم جمع کر کے اسے دیئے اور کہا کہ اسے اپنے خرچ میں لانا۔ وہ کہنے لگا، لا الہ اللہ، تم عجیب آدمی ہو۔ تم ہی نے مجھے رستہ بتایا اور خود ہی راہ سے بھٹک گئے۔ مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ میں اس جزیرے میں بت کی عبادت کیا کرتا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کو پہچانتا نہ تھا اس وقت بھی اس نے مجھے ضائع نہیں کیا۔ تو پھر جب میں اسے جاننے لگا تو اب وہ مجھے کس طرح ضائع کر دے گا۔

تین دن بعد مجھے ایک شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ نومسلم مر رہا ہے اس کی خبر لو۔ یہ سن کر میں اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ تجھے کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں، جس ذات پاک نے تجھے جزیرے میں پہنچایا اسی نے میری سب حاجتیں پوری کر دیں۔

خواجہ عبدالواحدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کہیں بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سرسبز باغ ہے، اس میں ایک قبہ ہے اور مکلّف تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک نہایت حسین اور نوعمر عورت جلوہ افروز ہے اور کہتی ہے۔ ”خدا کیلئے اس نومسلم کو جلدی بھیجو، مجھے اس کی جدائی میں بڑی بیقراری اور بےصبری ہے۔“

اتنے میں میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ سفر آخرت طے کر چکا تھا۔ میں نے اسے غسل اور کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں وہی قبہ اور باغ اور تخت اور وہی عورت اور پہلو میں نومسلم کو دیکھا کہ وہ یہ آیت پڑھ رہا ہے:

والملائکة یدخلون علیھم من کل باب سالم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار.

”اور فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے ہر دروازے سے آئیں گے کہ سلامتی ہے تم پر پس کیا اچھا بدلہ ہے آخرت کا۔“

(روضۃ الریاحین)

آذان کی آواز پر حور کا سنگھار

(حدیث) حضرت مریم بن ابی مریم سلونیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کلما نادی المنادی فتحت ابواب السماء، و استجیب الدعاء، و تزین الحور العین.

”جب مؤمن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے اور حور بناؤ سنگھار کرتی ہے۔“

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اذان چونکہ نماز کیلئے دے جاتی ہے اور لوگ اس کو سن کر نماز ادا کرنے آتے ہیں اس لئے ان کے اعمال کے آسمان پر چڑھنے کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور چونکہ اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے، اس لئے دعا مانگنے والے کی دعا بھی اس وقت قبول ہوتی ہے اور کسی بھی نیک عمل کی قبولیت پر ان بیاہی حوریں وہ جو ابھی مسلمان کیلئے مخصوص نہیں ہوئی ہوتیں، زیب و زینت کرتی ہیں کہ شائد اس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کسی نیک بندے کیساتھ اس کے نیک عمل کو قبول کرنے کی وجہ سے منسوب کر دیں اور جو حوریں پہلے سے مسلمانوں کیساتھ منسوب ہو چکی ہیں، وہ اپنے خاوند کے نیک اعمال کرنے کی خوشی میں یا نیک عمل کرنے کی وجہ سے درجہ میں ترقی ہونے سے بطور خوشی کے یا اپنے جنتی شوہر کو مزید نیک اعمال کی ترغیب دلانے کیلئے اذان کے وقت سنگھار کرتی ہیں۔ واللہ اعلم۔ (البدور السافرہ)

﴿ایک عجیب وغریب اثر﴾

و قد روی ابن جریر عن وھب بن منبه ھھنا اثراً غریباً عجیباً، قال وھب ان فی الجنةشجرة یقال یھا طوبی یسیرا الراکب فی ظلھا مائة عام لا یقطعھا، زھرھا ریاط . و ورقھا برود. و قصبانھا عنبر . و بطھاؤھا یاقوت . و ترابھا کافور . و وحلھا مسک، یخرج من اصلھا انھار الخمر و اللبن و العسل . و ھی مجلس لاھل الجنة. فبینما ھم فی مجلسھم اذأتتھم الملائکة من ربھم. یقودون نجبا مزمومة بسلاسل من ذھب وجوھھا کالمصابیح من حسنھا ووبرھا. کخز المرعزی من لینه علیھا رحال الواحھا من یاقوت و دفوفھا من ذھب . و ثیابھا من سندس و استبرق فیفتحونھا . و یقولون. ان ربنا ارسلنا الیکم لتزوروه و تسلموا علیه قال فیرکبونھا . قال فھی اسرع من الطائر و اوطا من الفراش. نجبا من غیر مھنة، یسیر الراکب الی جنب اخیه و ھو یکلمه و یناجیه لا تصیب اذن راحلة منھا اذن الأخری. ولا برک راحله برک الأخری. حتی ان الشجرة لیتنحٰی عن طریقھم لئلا تفرق بین الرجل و اخیه. قال فیأتون الی الرحمان الرحیم فیسفر لھم عن وجھه الکریم. حتی ینظروا الیه فاذا رأوه قالوا. اللھم انت اسلام و منک السلام و حق لک الجلال و الاکرام قال. فیقول تبارک و تعالی عند ذلک. انا السلام و منی السلام و علیکم حقت رحمتی ق محبتی مرحبا بعبادی الذین خشونی بالغیب و الطاعوا امری قال : فیقولون ربنا انا لم نعبدک حق عبادتک ولم نقدرلک حق قدرک. فأذن لنا بالسجود قدامک. قال فیقولون الله. انھا لیست بدار نصب ولا عبادة ولکنھا دار ملک و نعیم و انی قد رفعت عنکم نصب العبادة فسئلونی ما شئتم. فان لکل رجل منکم امنیته فیسألونه حتی ان اقصرھم امنیته لیقول. ربی تنافس اھل الدنیا فی دنیاھم فتضایقوا فیھا. رب فاتنی من کل شیء کانوا فیه من یوم خلقتھا االی أن انتھت الدنیا. فیقولون الله. لقد قصرت بک امنیتک ولقد سألت دون منزلتک، ھذالک منی،(وسأتحفک بمنزلتی) لانه لیس فی عطائی نکد الا قصرید. قال ثم یقول اعرضوا علی عبادی ما لم یبلغ امانیھم ولم یخطرلھم علی بال. قال فیعرضون علیھم حتی تقصربھم امانیھم التی فی انفسھم. فیکون فیما یعرضون علیھم براذین مقرنة علی کل اربعة منھا سریر من یاقوته واحدة علی کل سریر منھا قبة من ذھب .فی کل قبة منھا فرش من فرش الجنة متظاھر. فی کل قبة منھا جاریتان من الحورالعین. علی کل جاریة منھن ثوبان من ثیاب الجنة و لیس فی الجنة لون الا وھو فیھما ولا ریح طیب الاقد عبق بھما. ینفذ ضوء وجوھھما غلظ القبة. حتی یظن من یراھما من دون القبة یرٰی مخھما من فوق سوقھما کلسلک الا بیض فی یاقوتة حمراء. یریان له من الفضل علی صاحبه کفضل الشمس علی الحجارة أو افضل و یرٰی ھو لھما مثل ذلک و یدخل علیھما. فیحییانه و یقبلان و یعانقال به و یقولان له. و الله ما ظننا ان الله یخلق مثلک. ثم یامر الله تعالٰی الملائکة. فیسیرون بھم

صفاً في الجنة حتى ينتهي كل رجل منهم الى منزلته التي اعدت له. (تفسير ابن کثیر ص ۴۹۷ ج۲)

علامہ ابن جریرؒ نے وھب بن منبہؒ کا ایک عجیب وغریب اثر نقل فرمایا ہے جسے ہم قارئین کرام کے استفادہ کیلئے یہاں پورا نقل کرتے ہیں۔

وھب بن منبہؒ فرماتے ہیں:

''جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے۔اس کے سایہ میں شاہسوار سو سال تک بھی چلتا رہے تو اس کا سایہ ختم نہ ہوگا۔ اس کے پھول ریشمی کپڑے کے ہوں گے۔اس کے پتے چادریں ہوں گی۔اس کی ٹہنی عنبر کی ہوں گی،اس کی کنکر یاقوت ہیں،اس کی مٹی کافور ہے،اس کا کیچڑ کستوری۔اس درخت کی جڑوں سے شراب، دودھ اور شہد کی نہریں نکلتی ہیں۔اہل جنت کے باہم مل بیٹھنے کی جگہ یہ ہے۔ایک دفعہ وہ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوں گے کہ ان کے رب کی طرف سے فرشتے آجائیں گے۔وہ بڑی تیز رفتار اونٹنیاں لائیں گے۔جن کی مہاریں سونے کی زنجیریں ہوں گی۔ان کے چہرے خوبصورتی کے لحاظ سے چراغ کی طرح روشن ہوں گے۔ان کی اون نرمی میں مرعزی ریشم کی طرح ہوگی۔ان پر کجاوے ہوں گے جن کی پھٹیاں یاقوت کی ہوں گی، پالکیاں سونے کی ہوں گی۔ان کے اوپر سندس، استبرق، ریشم کے کپڑے ہوں گے۔فرشتے ان کو بٹھاتے ہوئے اہل جنت سے عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور سلام عرض کرلیں۔اہل جنت ان سواریوں پر سوار ہوجائیں گے۔یہ سواریاں پرندوں سے بھی تیز رفتار چلیں گی، بستر سے بھی زیادہ نرم ونازک ہوں گی۔وہ بغیر کسی تکلیف کے دوڑیں گی۔ہر ایک سوار اپنے ساتھی کے پہلو بہ پہلو باہم گفتگو کرتا ہوا جائے گا۔کسی سواری کا کان دوسری سواری کے ساتھ نہ چھوئے گا۔کسی کا پہلو کسی کے پہلو کیساتھ نہ لگے گا۔چلتے چلتے اگر راستہ میں کہیں درخت آجائے تو خود درخت راستہ سے ہٹ جائے گا تاکہ ان دونوں بھائیوں میں دوری پیدا نہ ہوجائے۔چلتے چلتے رحمٰن ورحیم کی بارگاہ اقدس میں جا پہنچیں گے۔اللہ تعالیٰ اپنا روشن چہرہ ان کے سامنے کھول دے گا تاکہ یہ لوگ اس کے چہرے کو دیکھ لیں۔جب زیارت کرلیں گے تو کہیں گے اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، جلال واکرام کا صرف تو ہی حقدار ہے۔اہل جنت کی یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں ہی سلام ہوں اور سلامتی مجھ ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔میری رحمت اور محبت تمھارے لیے واجب ہوچکی ہے، میں اپنے بندوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ سے ڈرتے رہے اور میرے احکام پر عمل کرتے رہے۔اہل جنت عرض کریں گے کہ اے اللہ ہم تیری کما حقہ عبادت نہ کرسکے اور تیری تعریف کا بھی حق ادا نہ کرسکے لہذا ہمیں اجازت دے کہ تیرے سامنے تجھے سجدہ کریں۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ جگہ عبادت اور تکلیف کی نہیں، یہ ایسا گھر ہے جہاں سے انعام واکرام کی بارش ہوگی میں نے اب عبادت کا بوجھ ختم کردیا ہے، اب جو چاہتے ہو سوال کرو کیونکہ اس وقت جو مانگو گے ملے گا۔چنانچہ کم از کم جس کا سوال ہوگا وہ یہ ہوگا کہ اے اللہ دنیا والے دنیا کے حصول میں ایک دوسرے کی ریس کرتے رہے اور با ہم خطرے میں مبتلا رہے۔اے میرے رب! تو مجھے ہر وہ چیز عطا فرما جو دنیا والوں کو تو نے ابتدائے آفرینش سے دنیا ختم ہونے تک دی تھی۔تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تیری آرزوئیں بہت مختصر ہیں، تو نے اپنے مرتبے کے مطابق سوال نہیں کیا۔یہ تو میں نے تجھے دیا اور میں تجھے اپنے مرتبے کی مطابق تحفہ دوں گا کیوں کہ

میری عطا میں بخیلی اور کوتاہی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندوں کے سامنے وہ چیزیں پیش کرو جہاں تک ان کی آرزوئیں بھی نہیں پہنچیں اور ان کے دل میں ان کا خیال تک بھی نہیں آیا۔ پھر دوسرے اس کو یاد دلائیں گے، یہاں تک کہ ان کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی یعنی وہ تمام چیزیں جو ان کے دل میں ہوں گی ان کو پیش کر دی جائیں گی، ان میں گھوڑے بھی ہوں گے، ہر چار جتے ہو گھوڑوں پر ایک ہی یاقوت کا تخت بچھا ہوا ہوگا اور ہر تخت پر خالص سونے کا ایک قبہ ہوگا۔ ان میں سے ہر قبے میں جنتی بستر ہوں گے۔ ان میں سے ہر قبے میں دو نو جوان سفید رنگ کی موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان میں سے ہر لڑکی پر جنتی کپڑوں میں سے دو کپڑے ہوں گے اور جنت کا کوئی رنگ ایسا نہ ہوگا جو ان دونوں کپڑوں میں نہ ہو۔ اور کسی عطر کی خوشبو ایسی نہ ہوگی جس کی مہک ان کپڑوں سے نہ آتی ہو۔ ان کے چہروں کی چمک قبے کی دبیز تہوں سے پار ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ جو ان کو دیکھے گا وہ سمجھے گا کہ یہ قبے سے باہر ہیں۔ ان کی ہڈی کا گودا پنڈلی کے اوپر سے ایسا نظر آئے گا جیسے سرخ یاقوت میں سفید دھاگہ پرو رکھا ہو۔ وہ عورتیں اپنے شوہر کو دیکھ کر محسوس کریں گی کہ اس کو اپنی سہیلیوں پر فضیلت حاصل ہے جیسے سورج کو پتھر کے ٹکڑے پر یا اس سے بھی بہتر، اور وہ بھی ان دونوں کو ایسا ہی دیکھے گا۔

پھر جنتی شخص ان کے پاس جائے گا تو وہ اسے سلام کریں گی اور اس کا بوسہ لیں گی اور اس سے بغلگیر ہوں گی اور اس سے کہیں گی کہ خدا کی قسم! ہمارے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ جیسے آدمی پیدا کیے ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیں گے اور وہ فرشتے ان اہل جنت کو جنت میں صف بنا کر لے چلیں گے اور چلتے چلتے اس مقام تک جا پہنچیں گے جو اس کے رب کریم نے تیار کیا ہے۔"

﴿حوروں کے بارے میں شوقیہ اشعار﴾

وللہ کم من خیرۃ ان تبسمت

اضاء لھا نور من الفجر اعظم

اور اللہ ہی کا فضل ہے اس میں کتنی ہی حسین حوریں ہیں کہ اگر وہ مسکرائیں

تو ان کی مسکراہٹ کی وجہ سے فجر صادق سے بھی بڑھ کر روشنی پھیلے

فیا لذۃ الابصار ان ھی اقبلت

و یا لذۃ الاسماع حین تکلم

پس اگر وہ سامنے آئیں گی تو آنکھوں کو کیسی لذت حاصل ہوگی

اور کانوں کو کیسی لذت ملے گی جب وہ کلام کریں گی

و یا خجلة الغصن الرطیب اذا انثنت

و یا خجلة الفجرین حین تبسم

اور تر و تازہ ٹہنی کی ندامت کیسی ہو گی جب وہ عورتیں جھک کر چلیں گی

اور ان عورتوں کی مسکراہٹ فجر کی رنگینیوں کو شرمندہ کر کے رکھ دے گی

ان قلت ذا قلب علیل بحبها

فلم یبق الا وصلها لک مرهم

پس اگر تو ان کی محبت میں بیمار دل والا ہے

تو ان سے ملے بغیر تیرے لئے مرہم نہیں

و لا سیما فی لثمها عند ضمها

و قد صا منها تحت جیدک معصم

اور انکو گلے لگاتے وقت ان کے بوسے ضرور لینا

اس حال میں کہ اسکی کلائی تیری گردن کے نیچے ہو

تراہ اذا ابدت له حسن وجهها

یلذ به قبل الوصال و ینعم

سوچ جب وہ اپنے دیکھنے والے کیلئے اپنا حسن ظاہر کرے گی

وہ تو وصال سے پہلے ہی لذت اور خوشی پا لے گا

تنکه منها االعین عند اجتلائها

فواکه شتی طلعها لیس یعدم

ان کو دیکھتے ہوئے آنکھیں لطف و سرود اور مزہ اٹھائیں گی

ایسے مختلف میووں کا جن کے شگوفے بھی کبھی ختم نہ ہوں گے

عنا قيد من كرم و تفاح جنة

و رمان اغصان من القلب مغرم

انگوروں کے گچھوں اور جنت کے سیبوں

اور ٹہنیوں پر لگے اناروں سے دل فریفتہ ہوئے جاتے ہوں گے

و للورد ما قد البسته خدودها

و للخمر ما قد ضمه الريق و الفم

پھولوں کی رونق فقط ان عورتوں کے رخساروں کا پہنایا ہوالبادہ ہوگا

شراب میں ان کے منہ اور تھوک کی آمیزش ہی کی وجہ سے لذت ہوگی

تقسم منها الحسن فی جمع واحد

فيا عجبا من واحد يتقسم

اس عورت کا حسن پوری جماعت میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

لها فرق شتی من الحسن اجمعت

بجملتها ان السلو محرم

وہ عورت حسن کے مختلف انداز جمع کئے ہوئے ہے

سو اس سے غافل ہونا حرام قرار دیا گیا ہے

تذكر با لرحمٰن من هو ناظر

فينطق با لتسبيح لا يتلعثم

جنت کی عورت کا حسن رحمٰن کی یاد دلا دے گا سو جو بھی اسے دیکھے گا

وہ فوراً اللہ کی حمد و تقدیس بیان کرے گا اور ذرا بھی تاخیر نہ کرے گا

اذا قابلت جیش الهموم بوجهها

تولی علی اعقابه الجیش یهزم

جب غموں کے لشکر اس عورت کے چہرے کا سامنا کریں گے

تو وہ شکست خوردہ لشکر کی طرح اُلٹے پاؤں بھاگ جائیں گے

فیا خاطب الحسناء ان کنت راغبا

فهذا زمان المهر فهو المقدم

پس اے ان عورتوں سے نکاح کے خواہش مند اگر تو واقعی انکی رغبت رکھنے والا ہے

تو اس دنیا میں صحیح عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے نیک اعمال کا مہر انکے لئے آگے بھیج

ولما جریٰ ماء الشباب بغصنها

تیقن حقا انه لیس یهزم

اور جب اس عورت کے بدن میں جوانی کا پانی گردش کرے گا

تو آپ پختہ یقین کر لیں گے کہ وہ پانی بوڑھا نہ ہوگا

وکن مبغضا للخائنات لحبها

فطحظی بها من دونهن و تنعم

اور تو ان جنت کی عورتوں کی محبت کی خاطر خیانت کرنے والی عورتوں سے بغض رکھنے والا ہو جا

ان دنیا کی عورتوں سے بچ کر ہی تو ان جنتی عورتوں کیساتھ حصہ پائے گا اور سرور حاصل کرے گا

وکن ایما ممن سوا ها فانها

لمثلک فی جنات عدن تایم

اور تو ان جنت کی عورتوں سے ایسے ہی وفا کر

جیسے وہ ہمیشگی کہ باغات میں تیرے لیے بے نکاحی بیٹھی ہیں

فضل الرحمٰن الرشیدی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

و یکے از خدام

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم کٹھائی اوگی (مانسہرہ)

جمعرات ۱۰ اگست ۲۰۰۰ء

